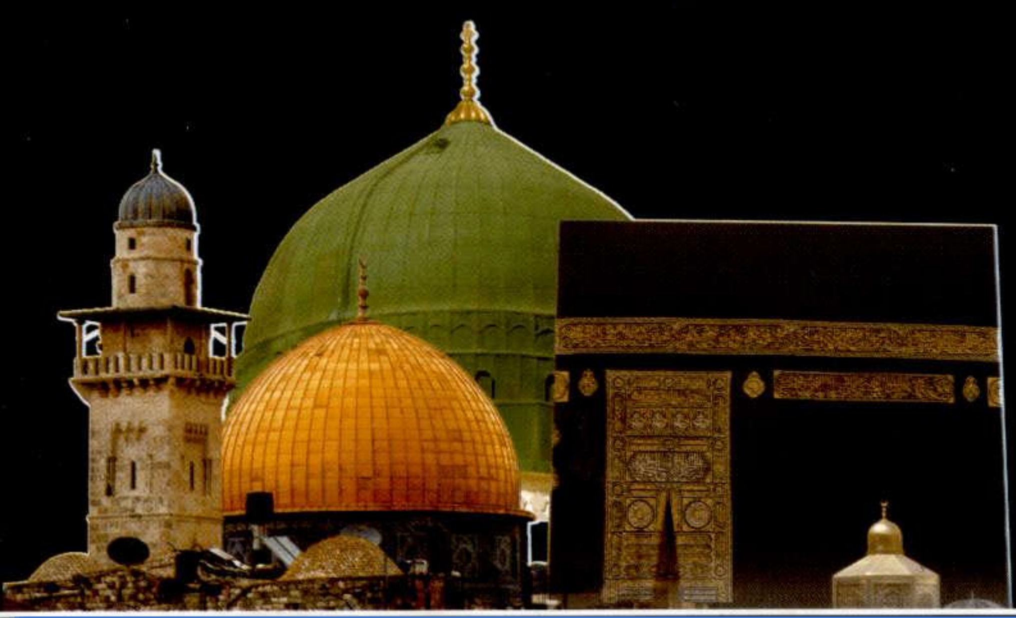
نقوشِ تاریخِ اسلامی

مقدّس مقامات کا تصویری البم

• سعودی عرب • فلسطین • اردن • شام • مصر • متفرق



مؤلّف
مولانا محمد ھاشم عارف مکاتی

ایم آئی ایس پبلشرز



اِنتساب

میرے پیارے والدین

"محمد عارف مکاتی" اور "بلقیس ٹبہ"

کے نام

جن کی تربیت اور دعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے

اِس کام کی توفیق مرحمت فرمائی ۔

- نام کتاب: نقوش تاریخ اسلامی
- نام مؤلف: مولانا محمد ہاشم عارف مُکاتی
- اشاعت اول: محرم ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری 2009ء
- ٹائٹل اور لے آؤٹ ڈیزائننگ: آصف سعید
- مطبع: حسان پرنٹنگ پریس
- ناشر: **ایم آئی ایس پبلشرز**

فون: +92-21 4944448, 4931044

تعارف

ایم آئی ایس (Mutimedia Innovative Society) پیارے پیارے بچوں کے لیے سبق آموز اور دلچسپ کہانیوں، کھلکھلاتے لطیفوں، تاریخی فیچرز، سائنسی فکشن اور ایک نئے انداز میں کارٹون اپنی میشن کے علاوہ تلاوتِ قرآن کریم، خوب صورت حمد و نعت اور نظموں پر مشتمل آڈیو کیسٹس اور ویڈیو سی ڈیز تیار کرنے والا ایک منفرد ادارہ ہے۔ نیز اس ادارہ کے تحت تاریخی و اسلامی واقعات، مشہور رائٹرز کے جاسوسی ناولز اور دیگر اچھے اچھے موضوعات پر مشتمل کتابیں بھی شائع کی جاتی ہیں۔

ایم آئی ایس کا مقصد پھول جیسے بچوں کو غیر اخلاقی لٹریچر سے بچاتے ہوئے صحت مند تفریح و تربیت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ ایک مہذب معاشرہ تشکیل دے سکیں۔

ایم آئی ایس اپنی مصنوعات کی تیاری، معیار اور انہیں مفید تر بنانے کے لیے ایک خطیر سرمایہ خرچ کر رہا ہے، جب کہ بطور Trust کام کرتے ہوئے منافع انتہائی کم حاصل کر رہا ہے۔

امید ہے کہ ایم آئی ایس کے اس نیک مشن میں ہمارے معاون بنیں گے۔

فہرست

سعودی عرب

• مکّہ مُکرّمہ

• مُتفرّق مُقامات

• مَدینہ مُنوّرہ

فلسطین

اُردن

شام

مِصر

مُتفرّق

عرضِ مؤلّف

عمرہ پر بھیجیں یا.........والدین کا لاڈلا ہونے کے ناطے پہلی بات فوراً منظور ہوگئی۔ چنانچہ اگست ۲۰۰۴ء میں پہلی بار بفضل اللہ تعالیٰ عمرے کی سعادت نصیب ہوئی اور روئے زمین پر موجود سب سے مقدس مقامات ''حرمین شریفین''یعنی بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ بہت سے مقامات ایسے تھے جن کے بارے میں پہلے سے کچھ علم نہ تھا۔ اگلے سال اللہ نے دوبارہ قبول فرمایا۔ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقت کیمرہ بھی ساتھ تھا چنانچہ اکثر مقامات کی تصاویر محفوظ کیں۔ مدینہ منورہ میں جن صاحب نے زیارات کروائیں وہ بہت سے تاریخی مقامات سے آگاہ تھے جن کا اکثر حضرات کو علم نہیں ہوتا، پھر مفتی ابولبابہ صاحب کے سیرت پر مضامین اور تصاویر کو دیکھ کر شوق بڑھتا چلا گیا، چنانچہ دیگر مقامات کی تلاش کی جستجو ہوئی تو کتابوں کو جمع کرنا شروع کیا، لائبریریوں کی خاک چھانی اور انٹرنیٹ سے استفادہ کیا۔ غرضیکہ ۳،۴ سال کی مسلسل محنت کے بعد اچھا خاصا مواد جمع ہوگیا۔ بعض تصاویر ایسی نادر تھیں کہ جن کی زیارت سے پہلی بار نگاہ فیضیاب ہوئی تھی۔

جب کافی بڑی مقدار میں مقامات مقدسہ کی تصاویر جمع ہوگئیں تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ ان تمام تصاویر کی اشاعت عام ہونی چاہیے تاکہ تمام لوگ اس سے مستفید ہوں اور یہ موضوع بھی ایسا ہے جس پر چند ہی افراد نے کام کیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ''نقوشِ تاریخِ اسلامی'' نامی یہ البم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں سعودی عرب، شام، اردن، مصر، یمن، عراق، ایران وغیرہ کے مقامات شامل ہیں۔ جن جن مقامات کی تصاویر ملتی گئیں ان کو شامل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائیں۔ قارئین سے التماس ہے کہ بندہ اپنی کم علمی کا معترف ہے لہٰذا اگر ایسی کسی غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ کو آگاہ فرمائیں۔

والسلام

محمد ہاشم عارف

2 ذی قعدہ، 1429ھ

تقریظ

حسنِ نیت و عمل

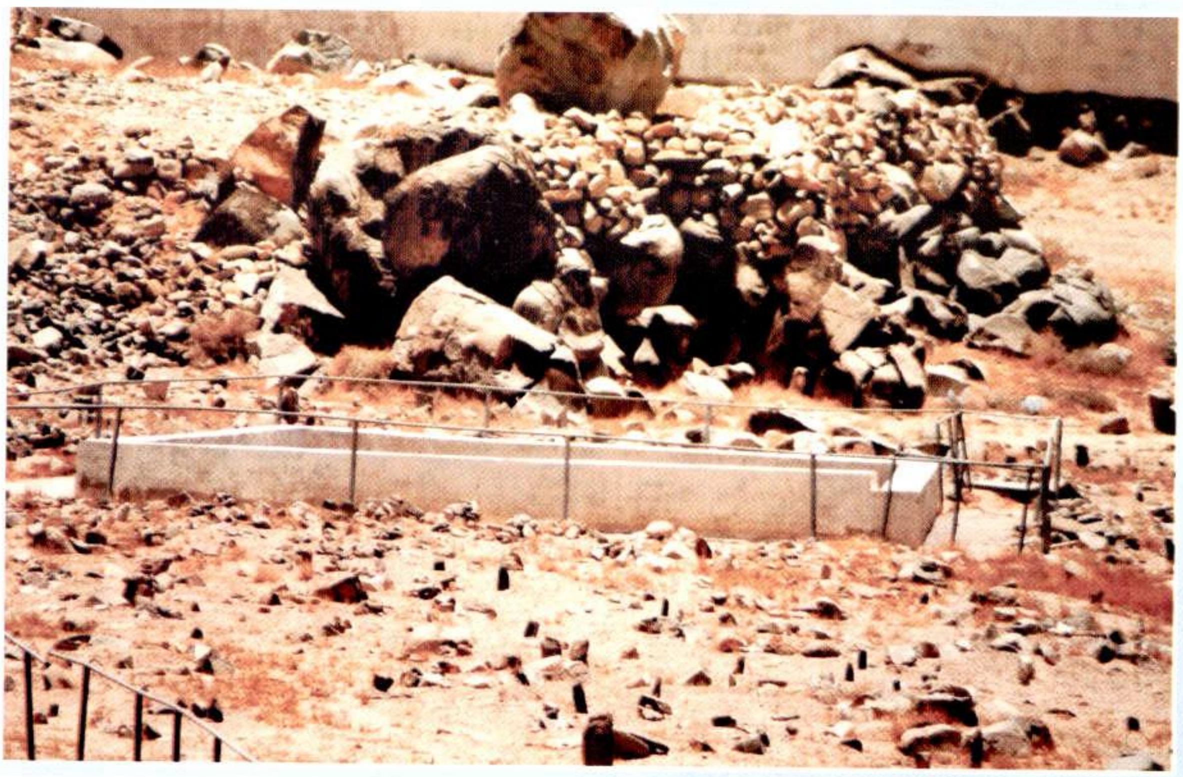
''ایک تصویر ایک ہزار الفاظ پر بھاری ہوتی ہے۔'' اسے چینی مفکر کنفیوشس کا قول قرار دیا جاتا ہے۔قول یہ کسی کا ہو لیکن اس کا صحیح استعمال دنیا میں کم ہی ہوا ہے۔الفاظ ہوں یا تصاویر، نقش ہو یا عکس، ہمارے اس ترقی یافتہ دور میں انسانی ذہن پر اثر انداز ہونے والے ان عناصر کو خیر کی دعوت کے لیے کم اور شر کے پھیلانے کے لیے کچھ زیادہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔اس کی وجہ یہ رہی کہ ایک طرف ان محیر العقول ایجادات میں اسلامی ذہن اور مسلمان ہنر مندوں کا حصہ کم رہا، جنھوں نے ''ابلاغ'' کے عمل کو تیز رفتار ترین اور متحرک اور موثر ترین بنادیا۔ دوسری طرف ان ایجادات کے مثبت اور تعمیری استعمال میں بھی مسلمان پیچھے اور بدی کی قوتیں پیش پیش رہیں۔لہذا ایک طوفان بدتمیزی ہے جو رنگا رنگ تصاویر کے جلو میں برپا ہے اور تھمنے میں نہیں آرہا۔کتب خانے چھان ماریں، لائبریریاں گھوم جائیں، آپ کو مشکل سے ہی ایک آدھ تصویری کتاب (Pictorial Book) ملے گی جو کسی تعمیری مقصد کے لیے ترتیب دی گئی ہو..... البتہ منفی رخ کی طرف جائیں تو تلاش کی ضرورت نہیں، نظر اٹھاتے ہی دجالی فتنے زور وشور کے ساتھ تخریبی کارروائیوں میں ہمہ وقت، ہر جگہ نت نئے انداز میں خلا کو پر کرنے میں مشغول و منہمک دکھائی دیں گے۔

بیروت اور سعودی عرب کے کچھ اہل علم نے اس چیز کا احساس کرتے ہوئے عزم کیا اور ماشاء اللہ تھوڑے ہی عرصے میں جغرافیۂ قرآنی، سیرت نبوی، غزوات، مقدس مقامات اور اسلامی تاریخ کے حوالے سے تصویروں، نقشوں اور معلوماتی خاکوں سے مزین بہترین اور معیاری کتابیں وجود میں آگئیں۔زیر نظر کتاب انہی لائق تحسین کاوشوں کی ایک کڑی ہے جس میں نوجوان مصنف نے تین چار سال کی محنت سے اچھا خاصا منتخب مواد جمع کیا ہے تاکہ خاموش تصاویر بولتا داعی بن کر امت مسلمہ کو عظمتِ رفتہ کی یاد دلائیں اور اسے اپنے تاریخی ورثے سے جوڑے رکھیں۔بندہ کو اس موضوع سے کسی قدر دلچسپی ہے، اس لیے مصنف کی فرمائش پر ان کے تیار کردہ اس مجموعے کو صفحہ بہ صفحہ دیکھا۔جو سمجھ میں آیا، عرض کیا۔مشورے بھی ہوتے رہے اور غور وفکر بھی۔یہ کہنے میں باک نہیں کہ ان کی اس محنت میں سلیقہ بھی ہے اور معیار بھی۔انفرادیت بھی ہے اور حسن نیت وعمل بھی۔امید ہے کہ دعوت دین کا یہ مفید طرز، اسلوب کے منفرد انداز اور طباعت کا عمدہ معیار لیے قارئین کے ہاتھ

مسجد العریش

بدر کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک اونچی جگہ سائبان بنایا گیا تھا۔ جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کی کمان کر رہے تھے۔ مسجد العریش نامی یہ خوبصورت مسجد اسی جگہ بنائی گئی ہے۔


بدر کے میدان میں لگا ہوا کتبہ جس میں تمام شہداءِ بدر کے اسماء گرامی درج ہیں


میدانِ بدر میں موجود شہداء بدر کی قبریں

فلسطین

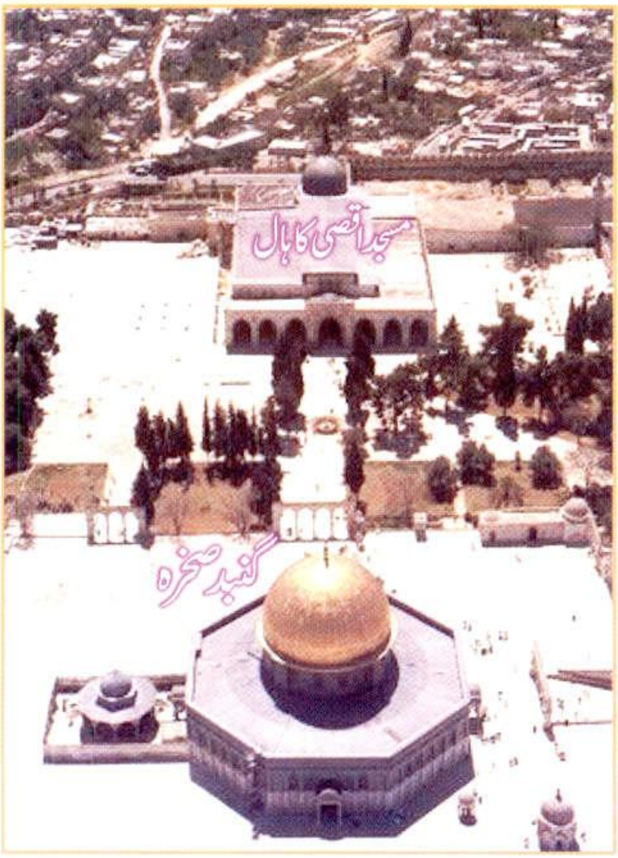
• مسجدِ اقصیٰ • بیت اللحم • الخلیل (حبرون) • متفرق مقامات



اس چار دیواری کے اندر موجود تمام جگہ مسجد اقصیٰ کہلاتی ہے







ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر



1 حرم کی چاردیواری کے ساتھ بنوامیہ کے حکمرانوں کے مکانات جو کھدائی سے دریافت ہوئے

2 دیوار براق (دیوار گریہ): مسجد براق یہاں تھی جسے شہید کردیا گیا

3 مقبرہ رحمت: قدیم قبرستان جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبریں بھی موجود ہیں

4 القدس شہر کی قدیم آبادی

مسجد اقصیٰ: حدود حرم میں واقع مسجد اقصیٰ

حرمین شریفین کے بعد روئے زمین کا تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔ یہاں بے شمار انبیاء علیہم السلام، جلیل القدر صحابہ کرام اور اولیاء عظام سجدہ ریز ہوتے رہے۔ اس کی فضاؤں میں وہ انوار و برکات نازل ہوتے ہیں جو خالق السموات والارض کی خصوصی رحمت کا مظہر ہیں



نہیں اب دیکھی جاتی اے خدا امت کی بربادی
خدایا پھر عطا کر مسجدِ اقصیٰ کو آزادی

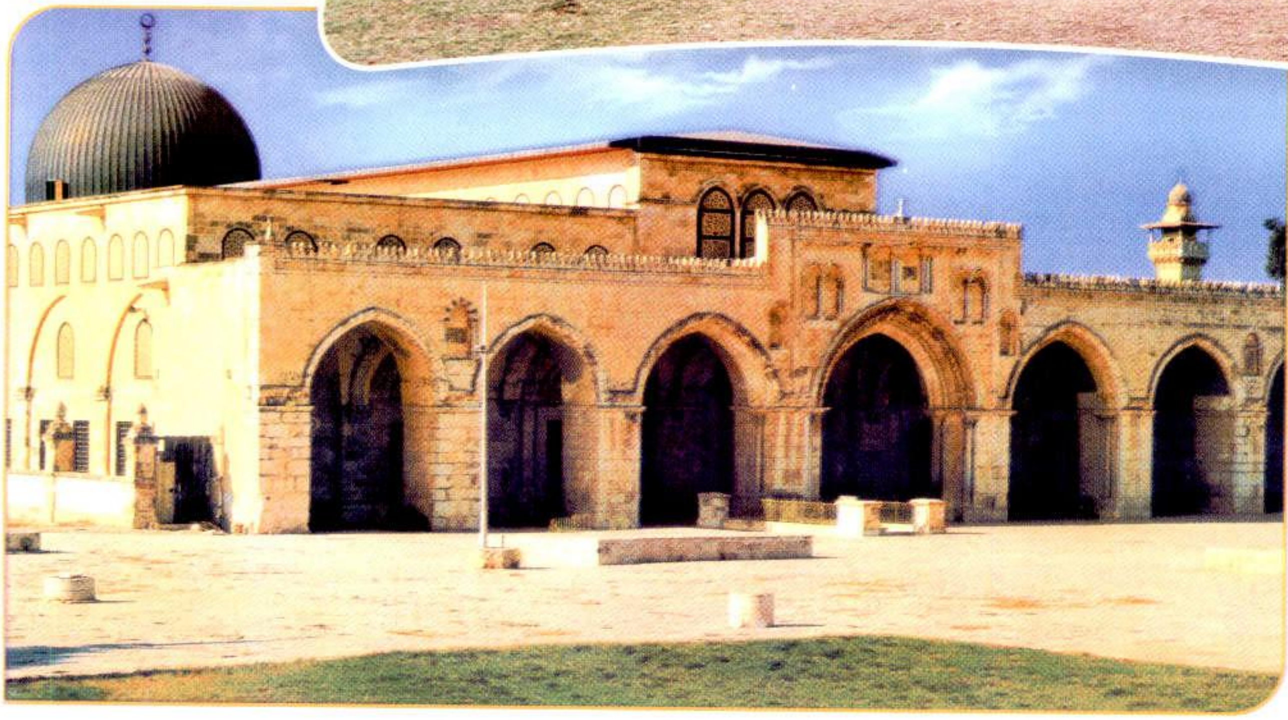
(حفیظ جالندھری)



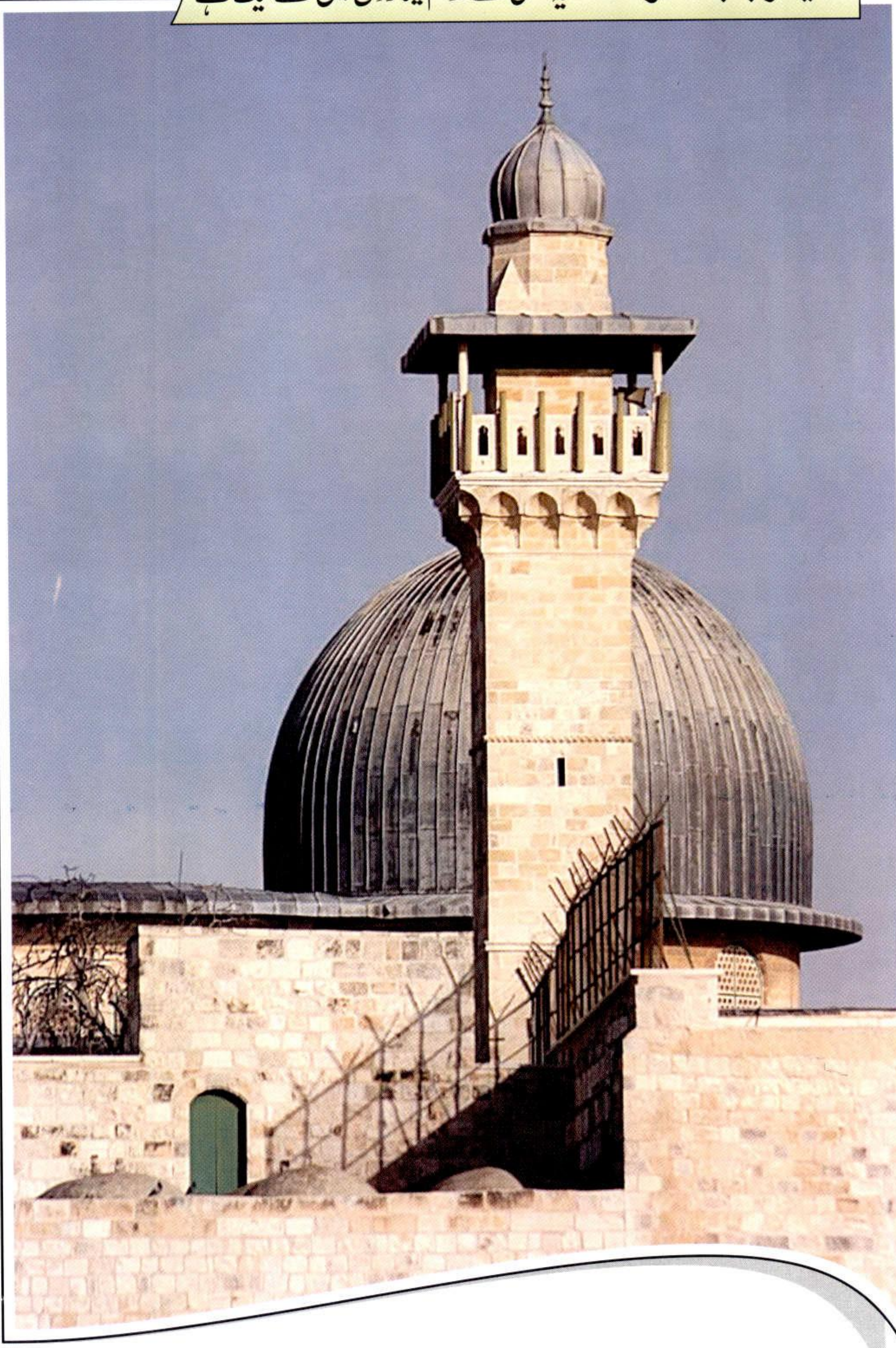
مسجد اقصیٰ کے مختلف مناظر







مینار باب الغوانمه: یہ اقصیٰ کے قدیم میناروں میں سے ایک ہے



مسجد اقصیٰ کا صحن کی جانب سے منظر۔قدیم تعمیر شدہ وضو کا حوض بھی نظر آرہا ہے





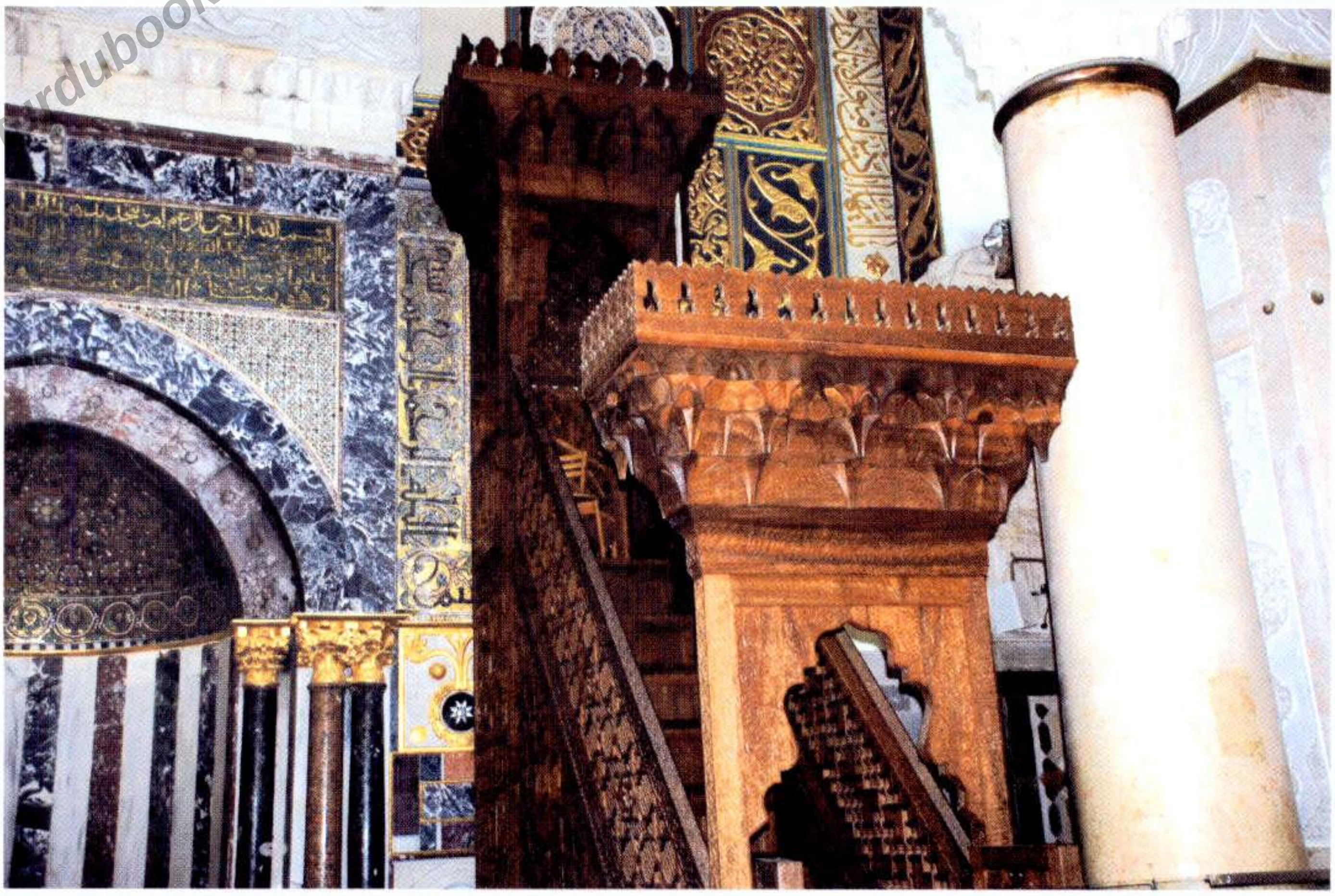


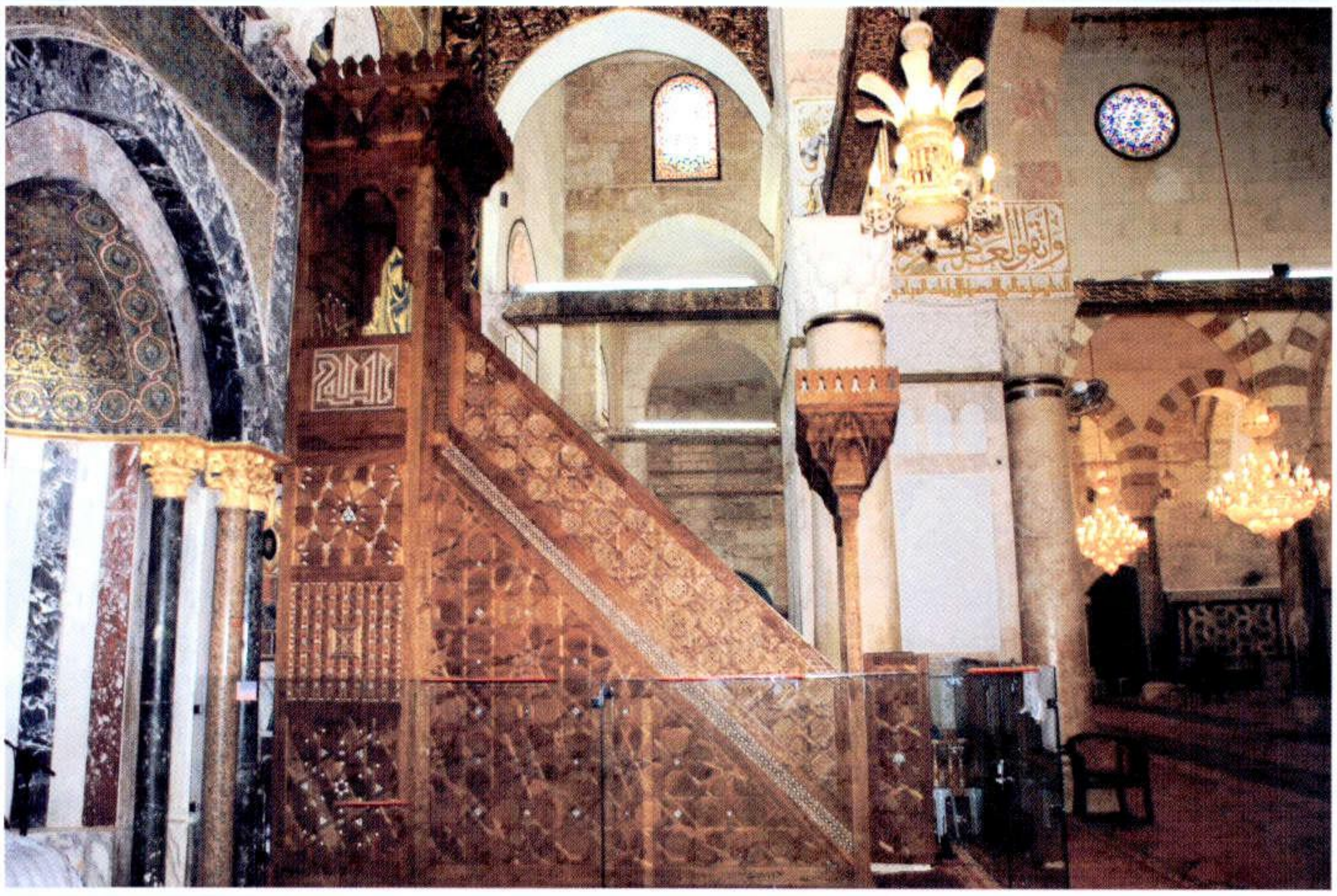
مسجد کے دائیں اور بائیں طرف کے مناظر



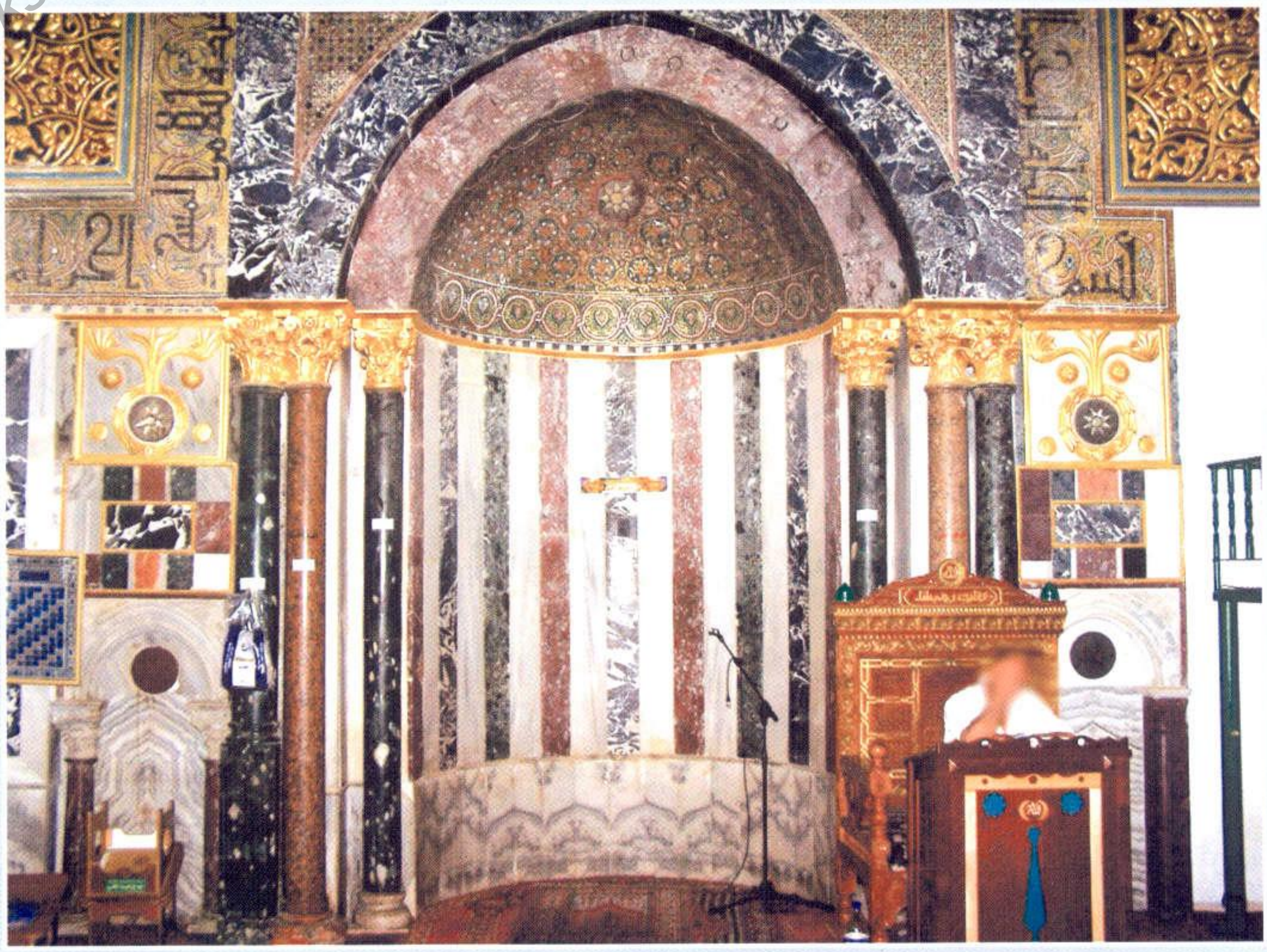


شاہ اردن کی جانب سے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے منبر کی طرز پر بنوایا گیا منبر





مسجد اقصیٰ کی محراب اور محراب کے اوپر کیے گئے نقش ونگار





مسجد اقصیٰ:

مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصے کا ایک خوبصورت اور دل ربا منظر
اسلامی بادشاہوں نے اس مسجد کو انتہائی عقیدت و محبت سے تعمیر کیا ہے۔

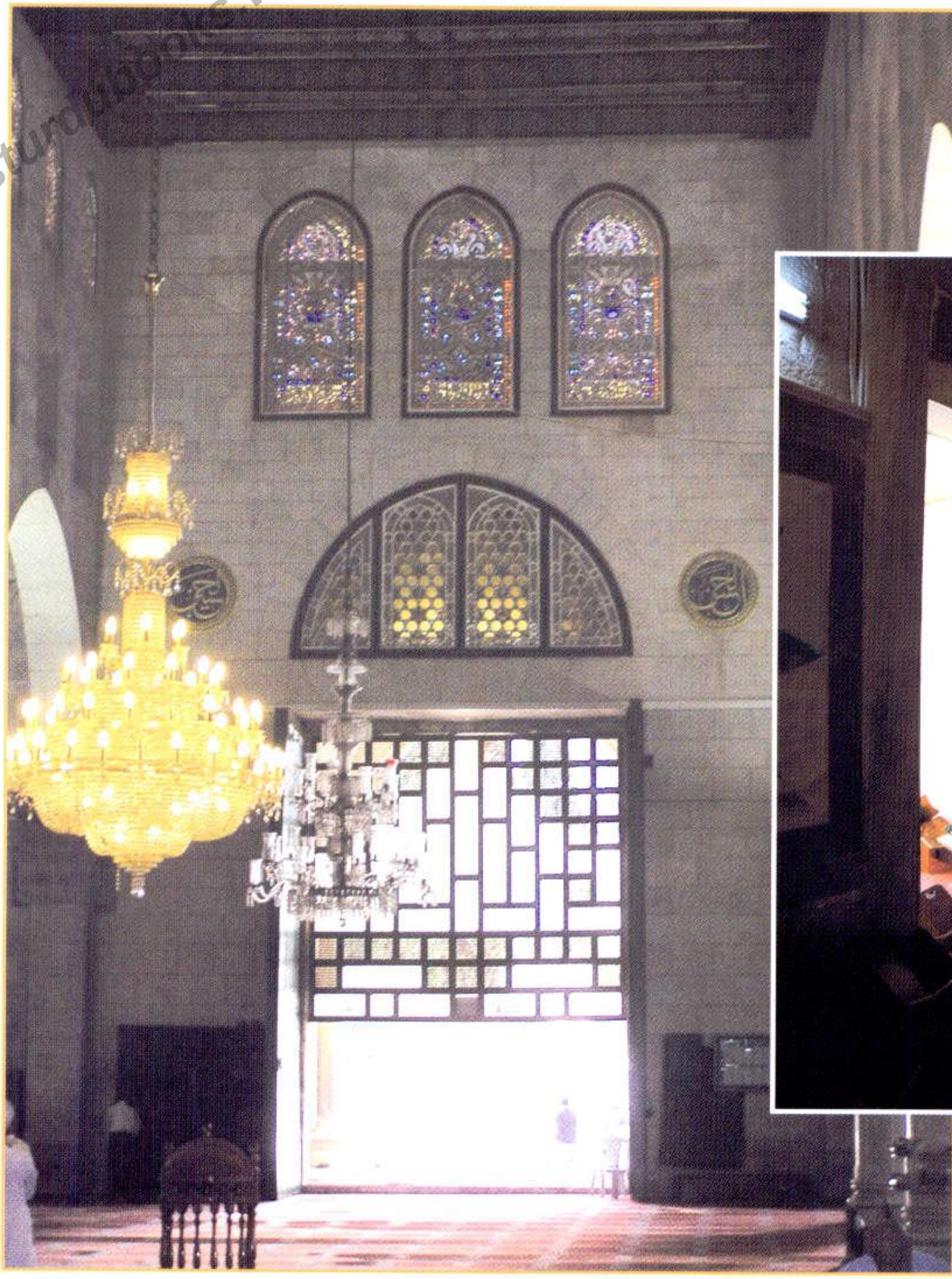


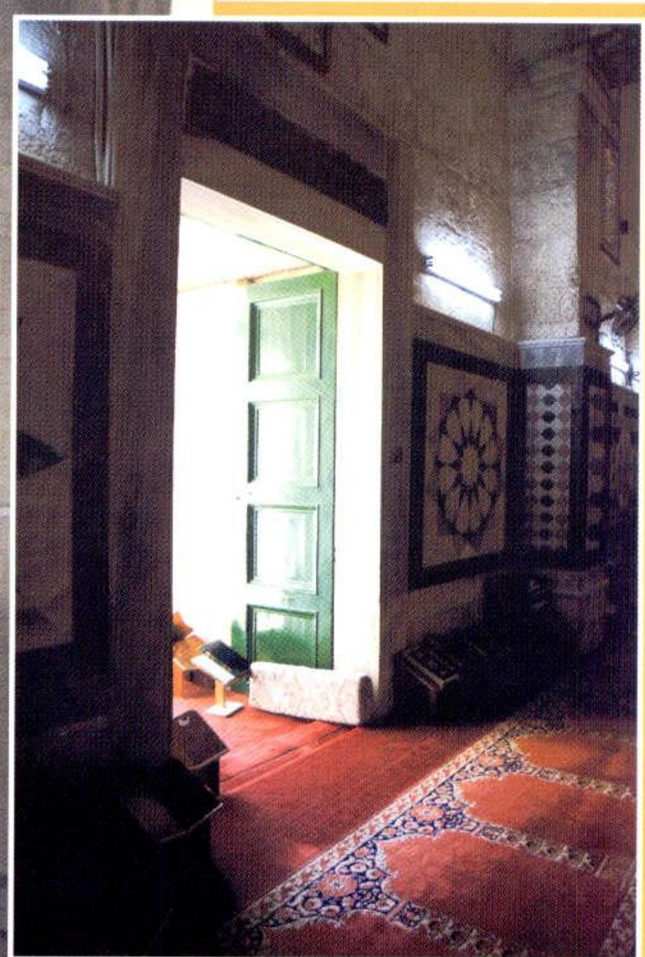
وقتِ فرصت کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

(اقبال)



مسجد اقصیٰ کے دروازے، برآمدے اور محراب کی تصاویر









مسجد اقصیٰ کی خوبصورت تعمیر کے دو مناظر

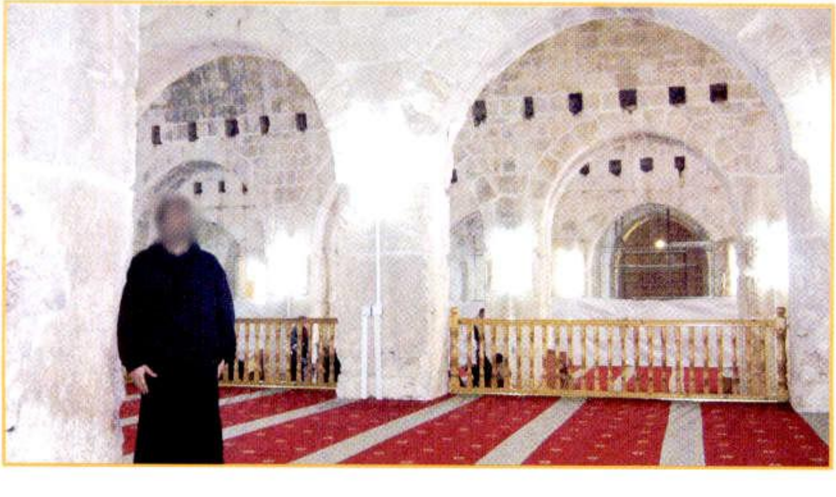




مسجد اقصی کے تہہ خانے کے مناظر

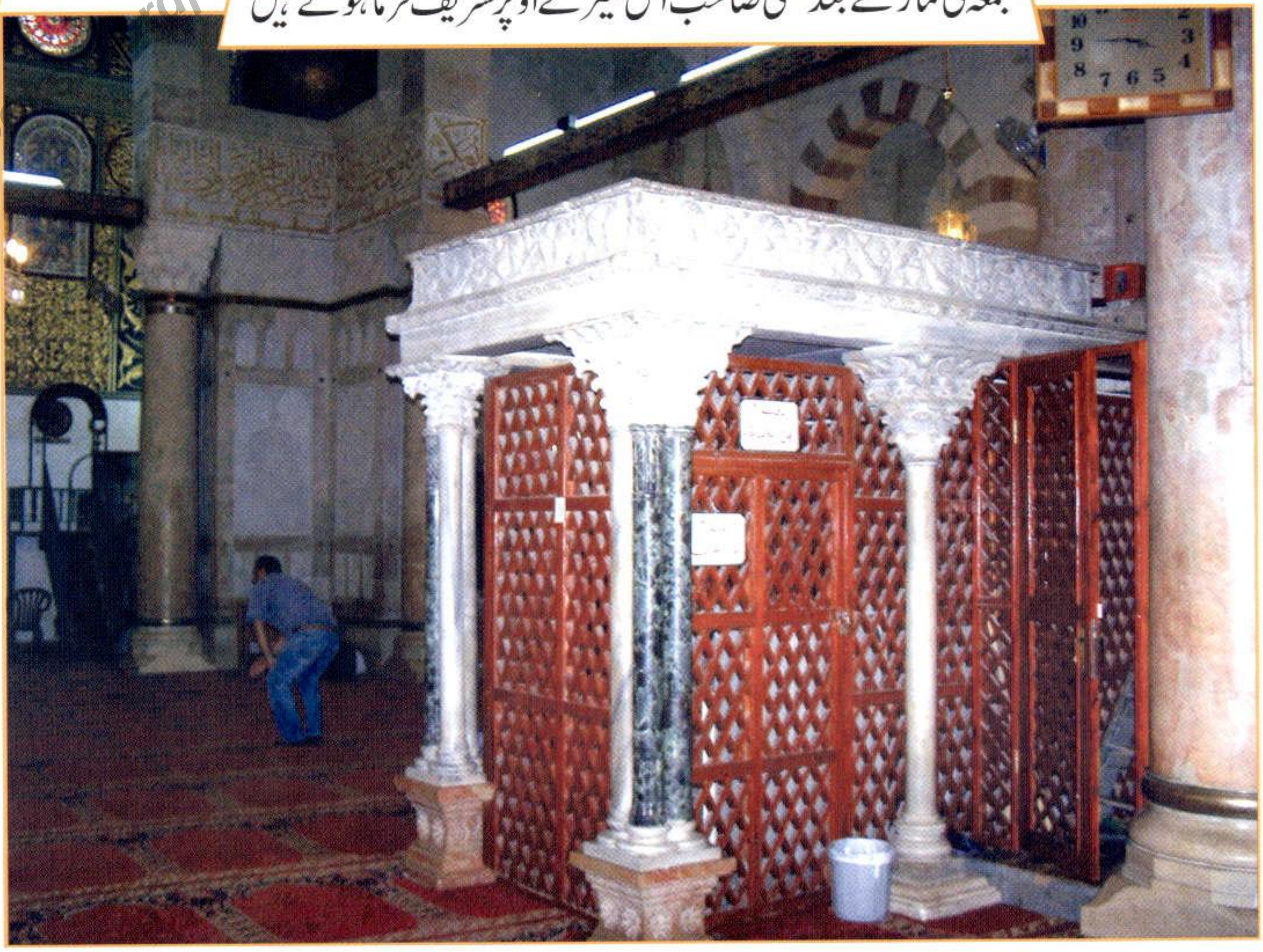


مسجد اقصیٰ کے تہہ خانے میں قائم قدیم ستون

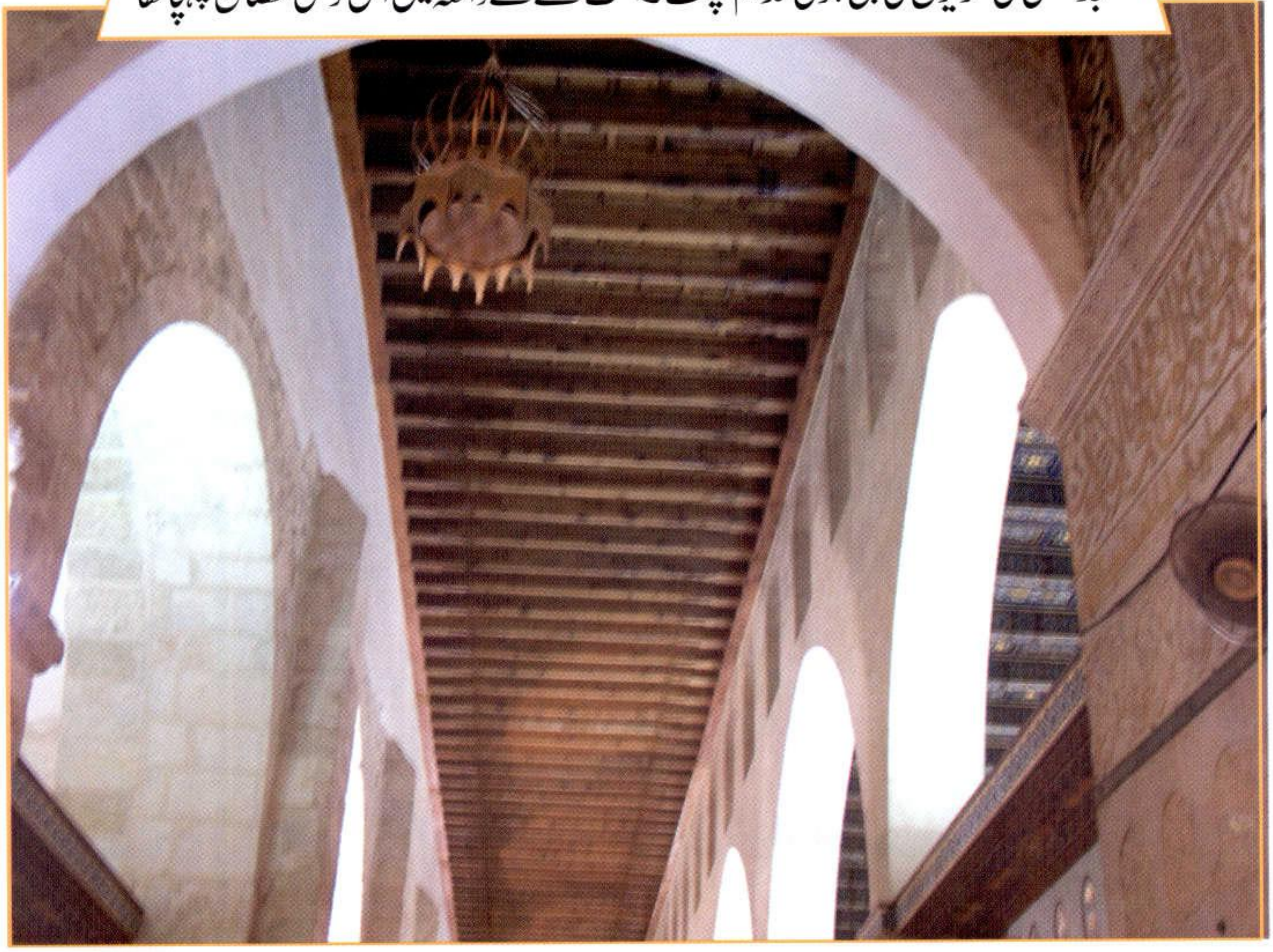




جمعہ کی نماز کے بعد مفتی صاحب اس تعمیر کے اوپر تشریف فرما ہوتے ہیں

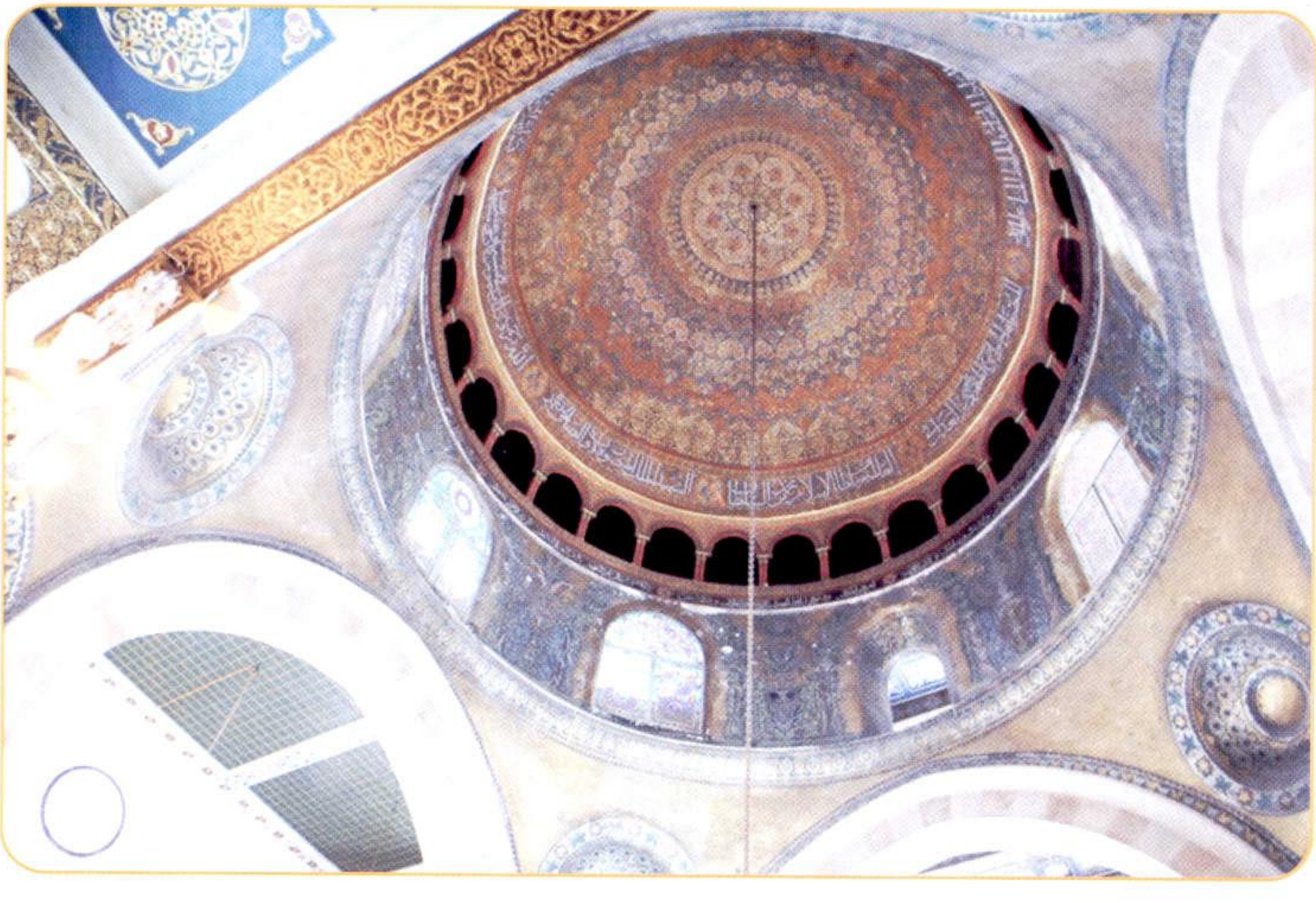


مسجد اقصیٰ کی لکڑیوں کی بنی ہوئی قدیم چھت۔ آگ لگنے کے واقعہ میں اس کو بھی نقصان پہنچا تھا

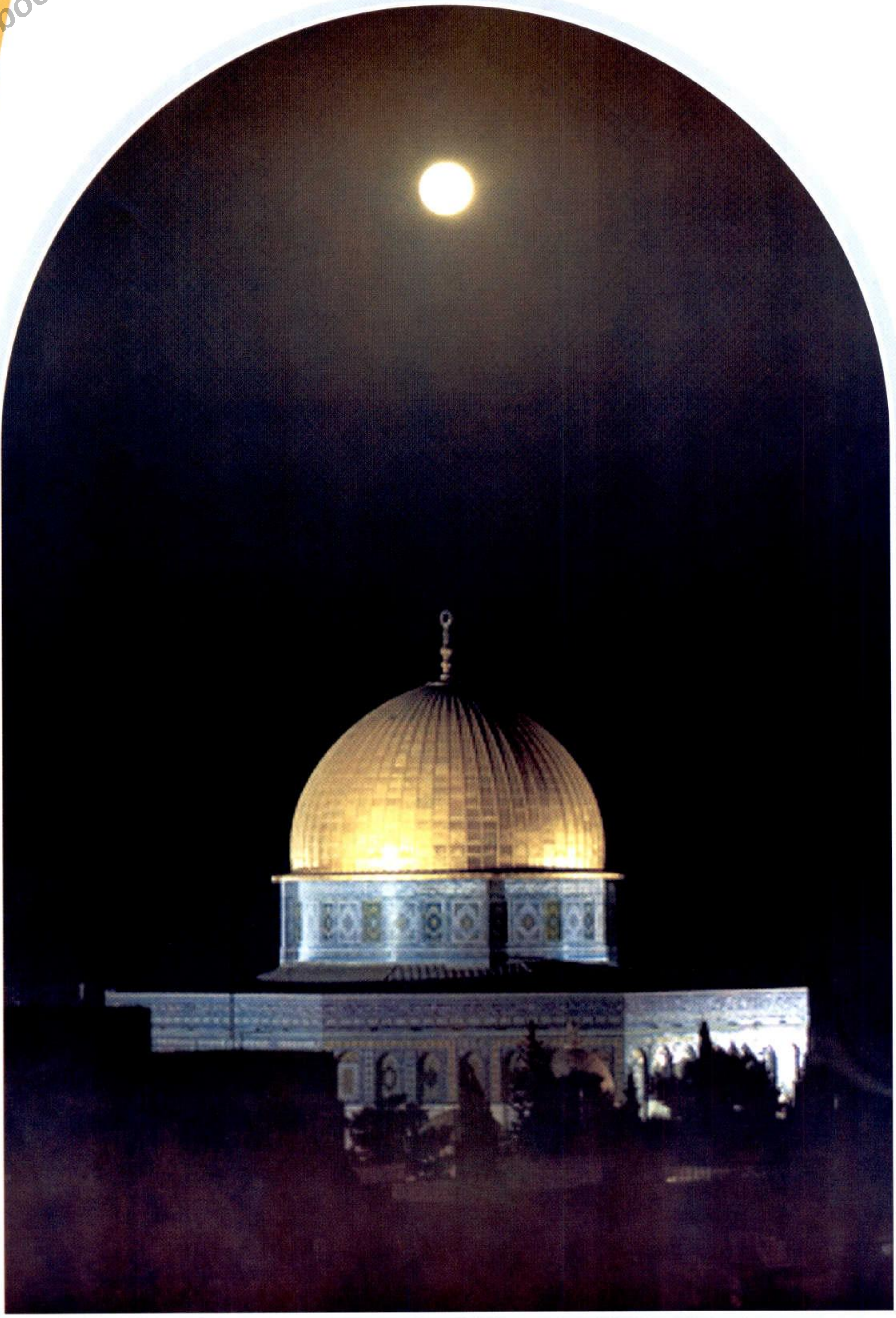


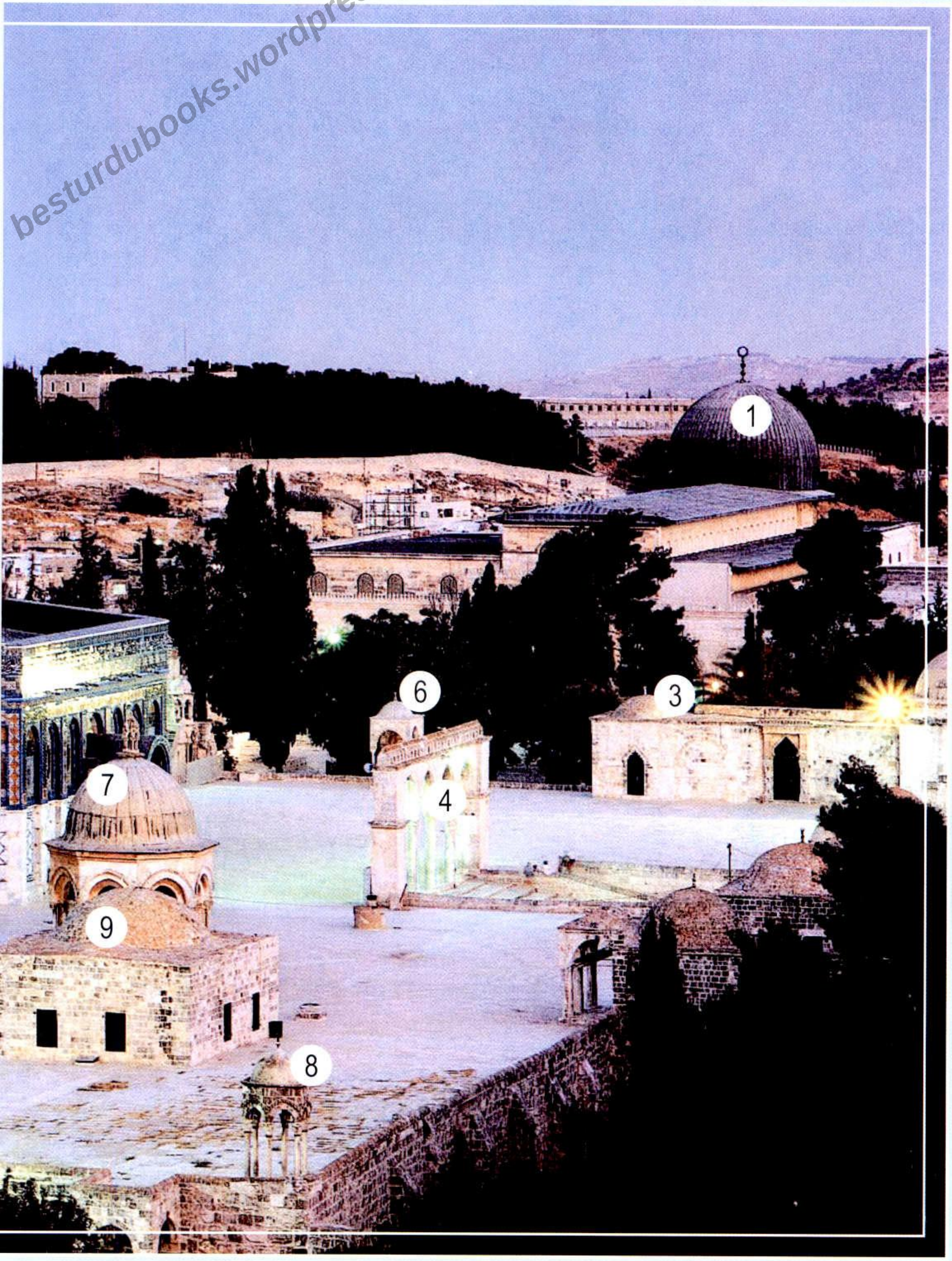
اندرونی جانب سے مسجد اقصیٰ کا گنبد جس کو خوبصورت نقش ونگار سے مزین کیا گیا ہے



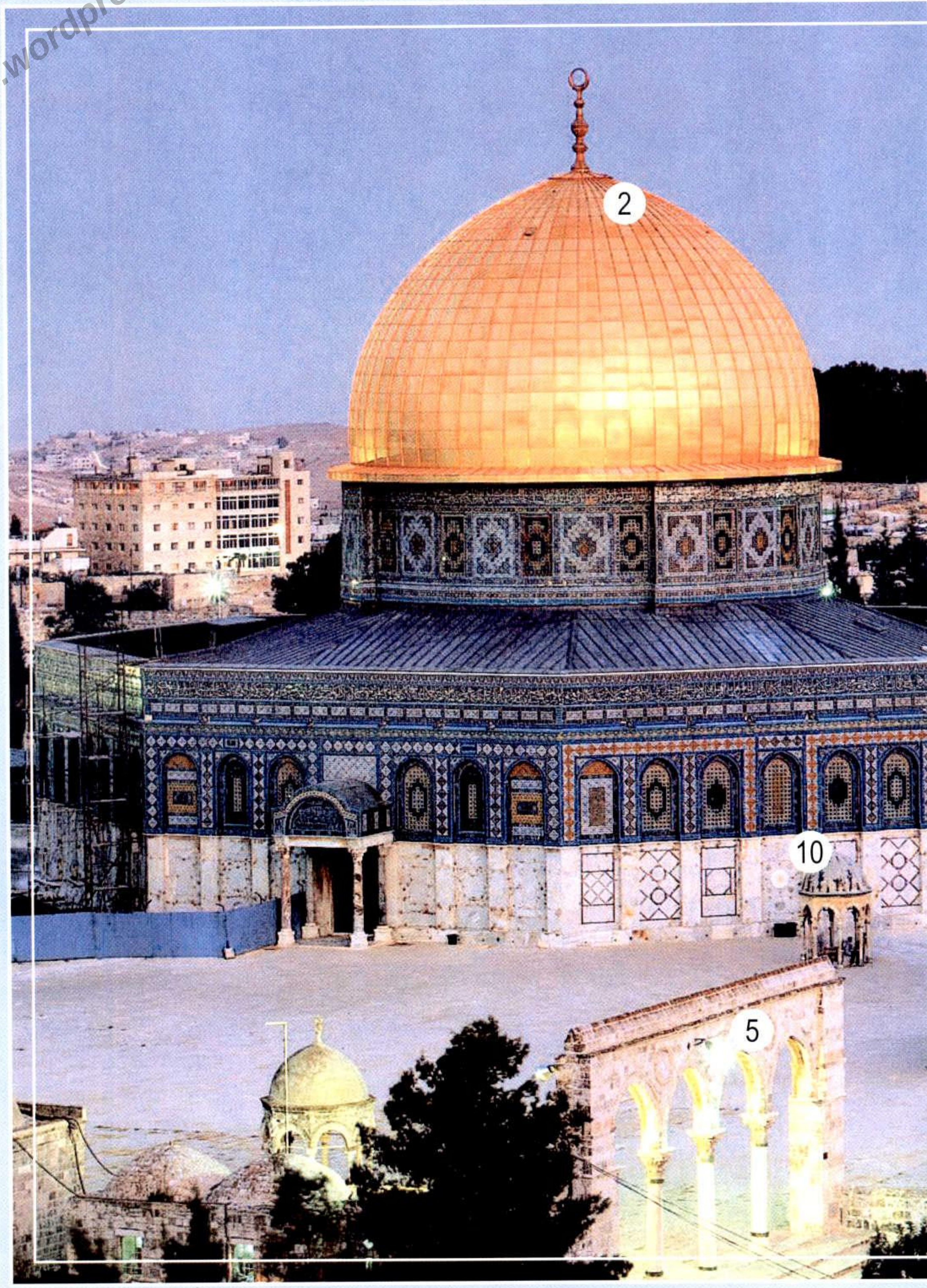


روشنیوں میں نہایا ہوا **قبة الصخرہ** کا دل گرفتہ منظر





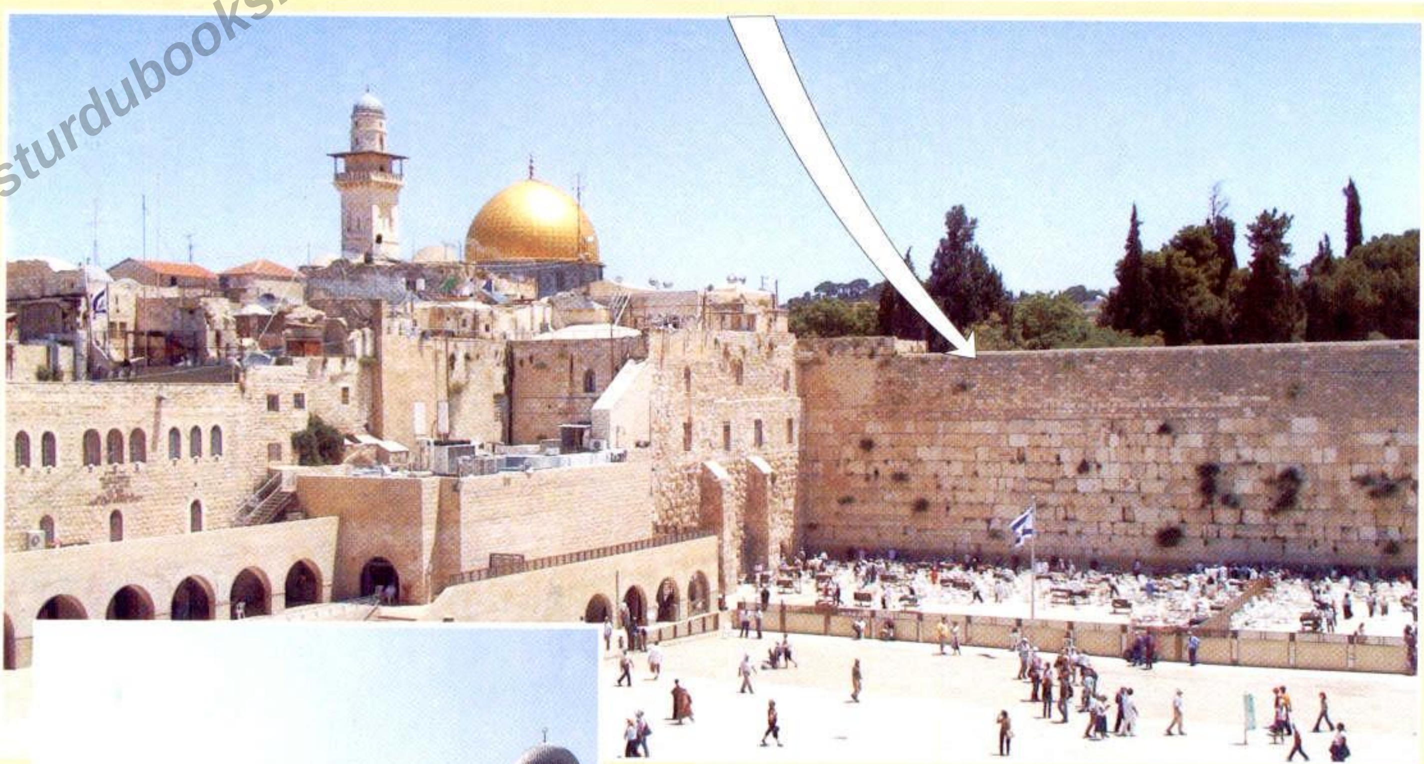
حرم قدسی کی ایک یادگار تصویر جس میں حرم شریف مغرب کے وقت روشنیوں میں نہایا ہوا نظر آ رہا ہے۔ (1) پہلی تصویر مسجد اقصیٰ کی مرکزی عمارت کی ہے جہاں شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ (2) دوسری تصویر مسجد اقصیٰ کے صحن میں واقع اس سنہری گنبد کی ہے جو ایک چٹان پر تعمیر کیا گیا۔ (3) قبۃ نحویہ: اسے سلطان معظم عیسیٰ نے 607ء میں علوم عربیہ، نحو وصرف ولغت کی تعلیم کے لیے تعمیر کروایا اس لیے اسے قبۃ نحویہ کہتے ہیں۔



(4،5) چوتھی اور پانچویں تصویر ان محرابی دروازوں کی ہے جن سے گزر کر اس اونچے ہموار حصے میں داخل ہوتے ہیں۔

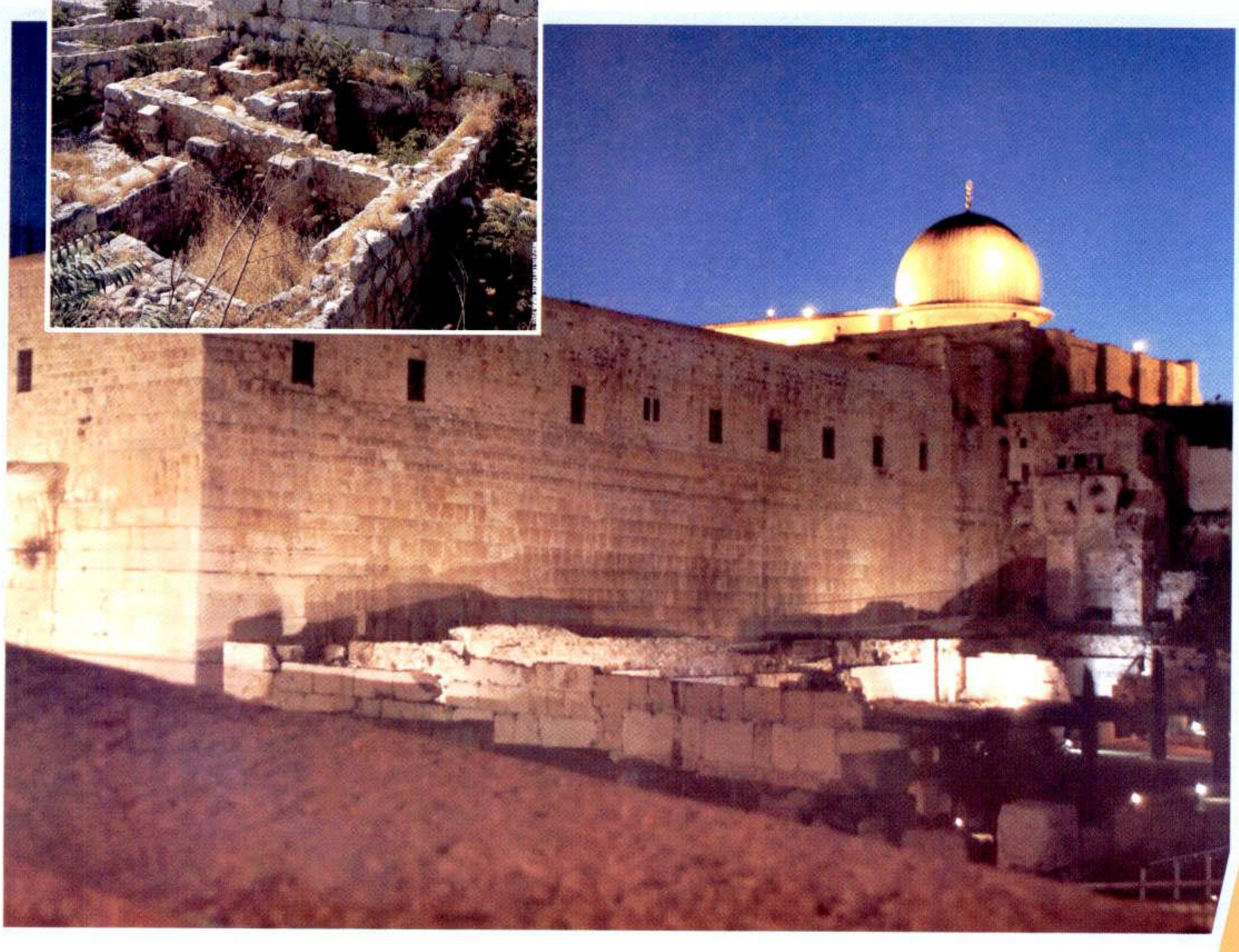
(6) قبہ یوسف: اسے سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمہ اللہ کی یاد میں 1092ء میں تعمیر کیا گیا۔ (7) قبۃ المعراج: واقعہ معراج کی یاد میں تعمیر ہوا۔ (8) قبۃ الخضر: عثمانی دور میں تعمیر ہوا۔ (9) قبۃ الشیخ خلیلی: ذکر و عبادت اور مراقبے کا مرکز تھا جو شیخ خلیلی نامی ایک بزرگ کے یہاں قیام کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہے۔ (10) قبۃ الارواح: یہ بھی عثمانی سلاطین کے دور میں تعمیر ہوا۔

مسجد اقصیٰ کی مغربی دیوار جہاں معراج کی رات حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے براق باندھا تھا۔ اس جگہ مسجد براق بھی تھی جسے شہید کر دیا گیا اور اس دیوار کو دیوار گریہ کا نام دے دیا گیا

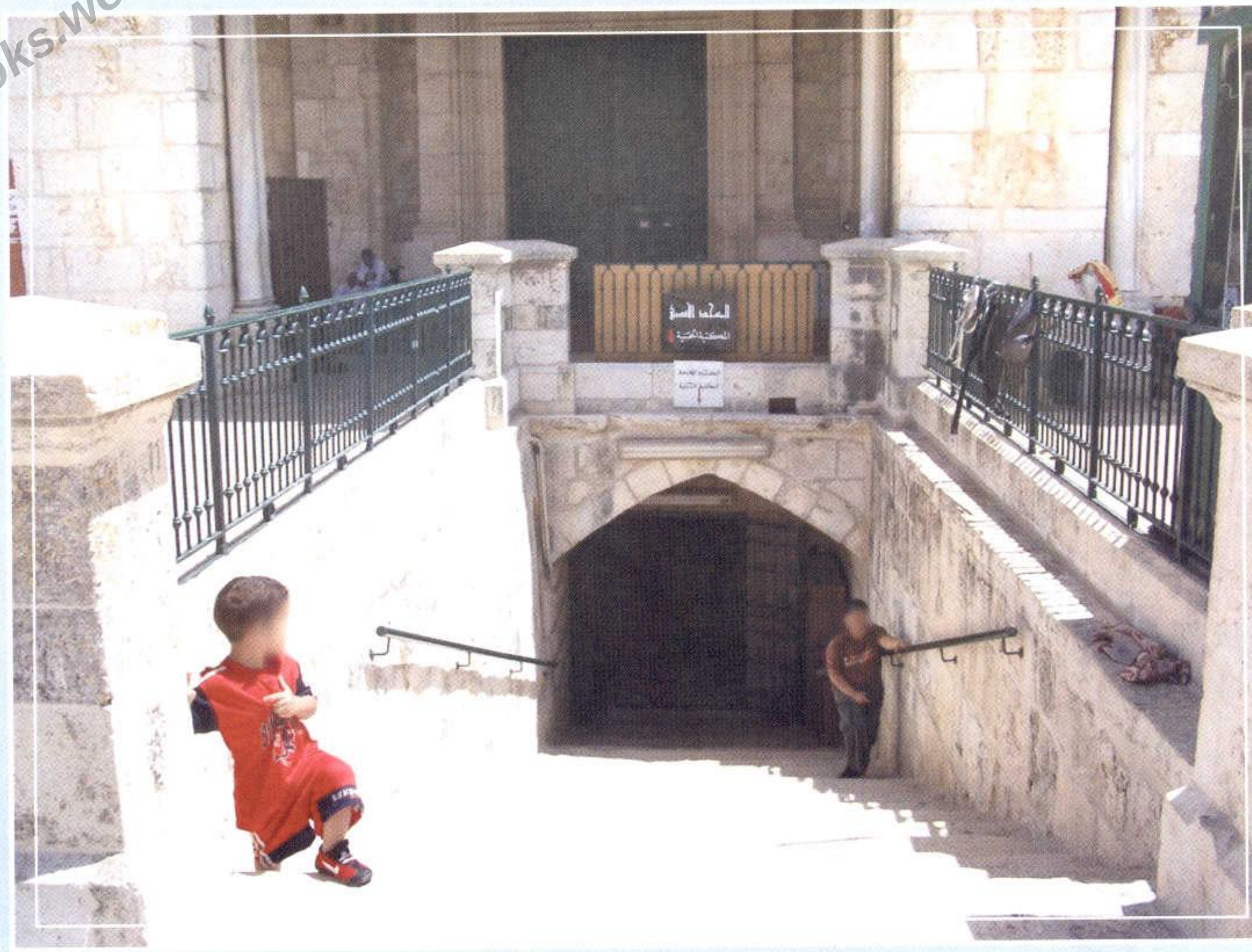




مسجد اقصیٰ کی قبلے کی جانب دائیں طرف چار دیواری کے باہر کی طرف اموی خلفاء کے آثار قدیمہ جہاں ان کے رہائشی مکانات تعمیر تھے

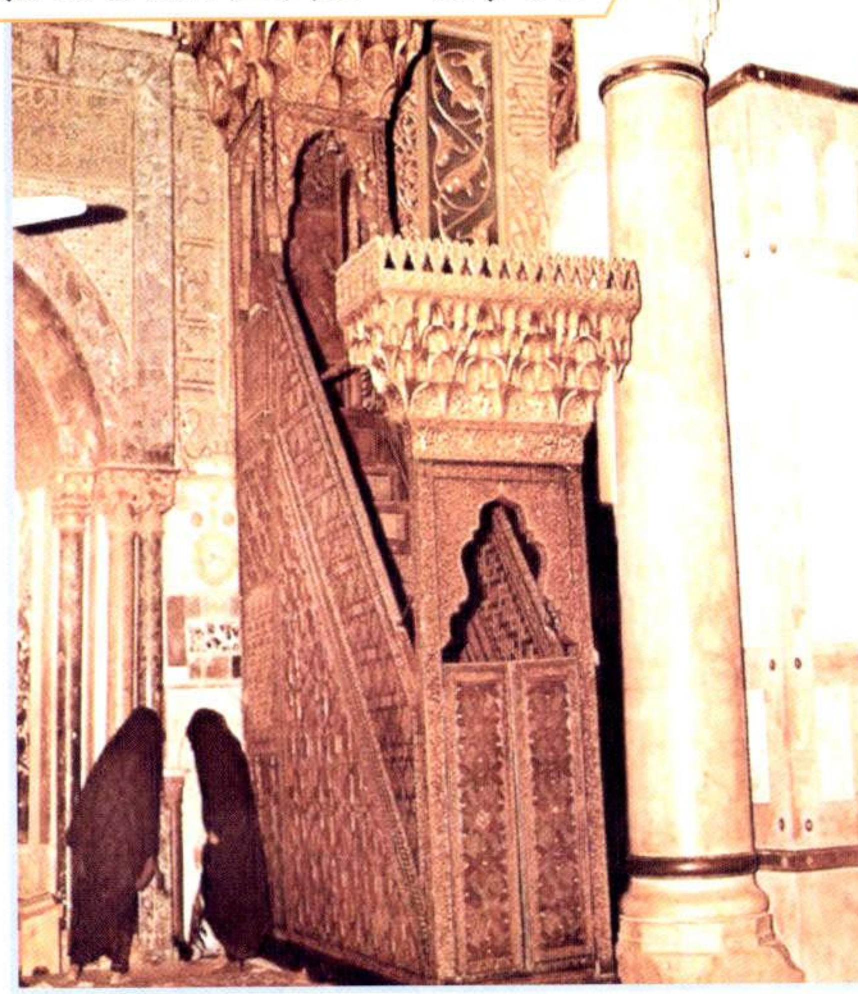


مسجد اقصیٰ کے تہہ خانہ کی طرف جانے والی سیڑھیاں، آج کل یہاں اقصیٰ لائبریری قائم کردی گئی ہے

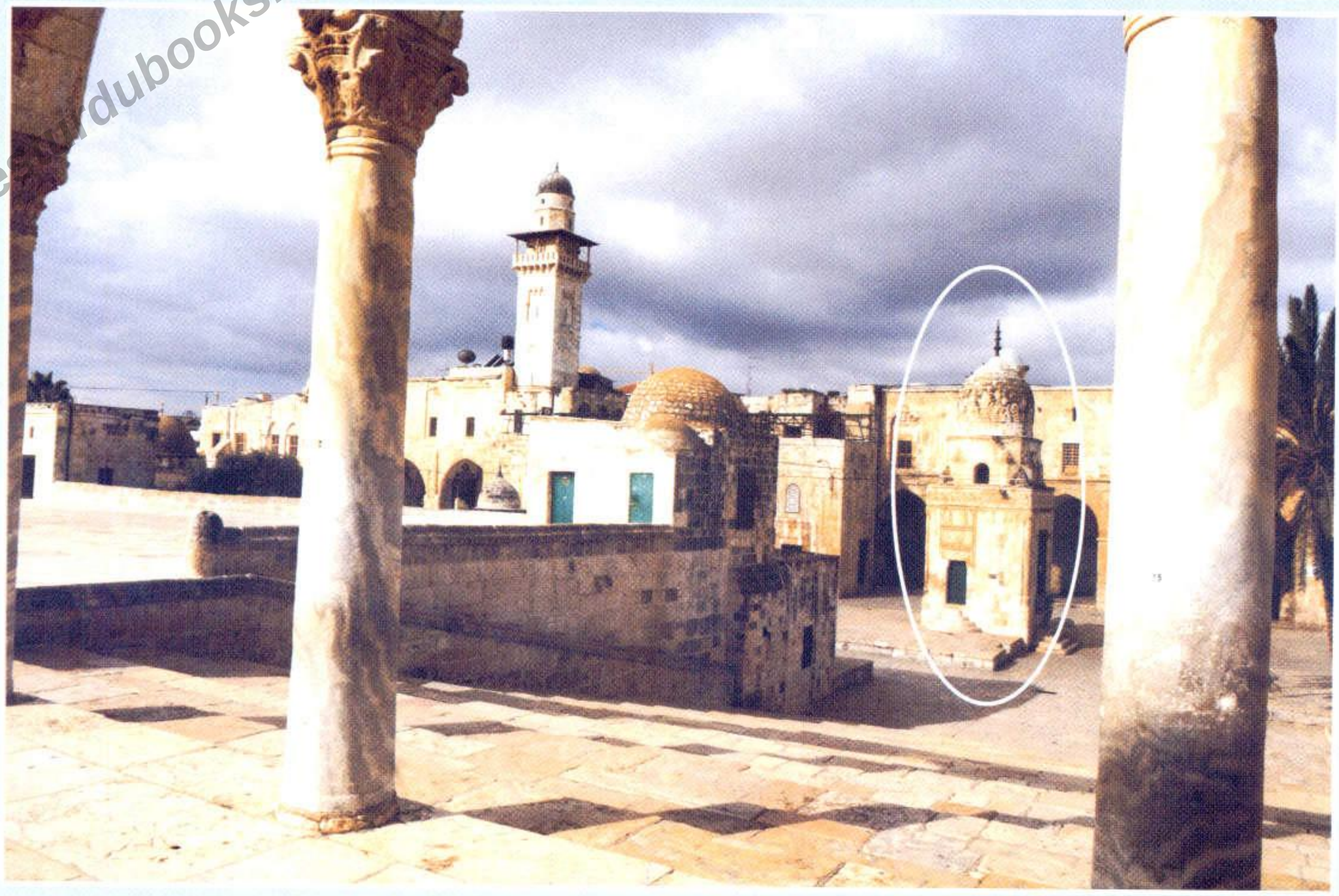


یہ منبر صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی جانب سے مسجد اقصیٰ کے لیے خصوصی طور پر تعمیر کروایا گیا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے آگ لگنے کے واقعہ میں یہ مکمل طور پر جل گیا۔ شاہ اردن کی جانب سے بالکل اسی کی طرح منبر بنوا کر دوبارہ مسجد اقصی میں رکھوا دیا گیا

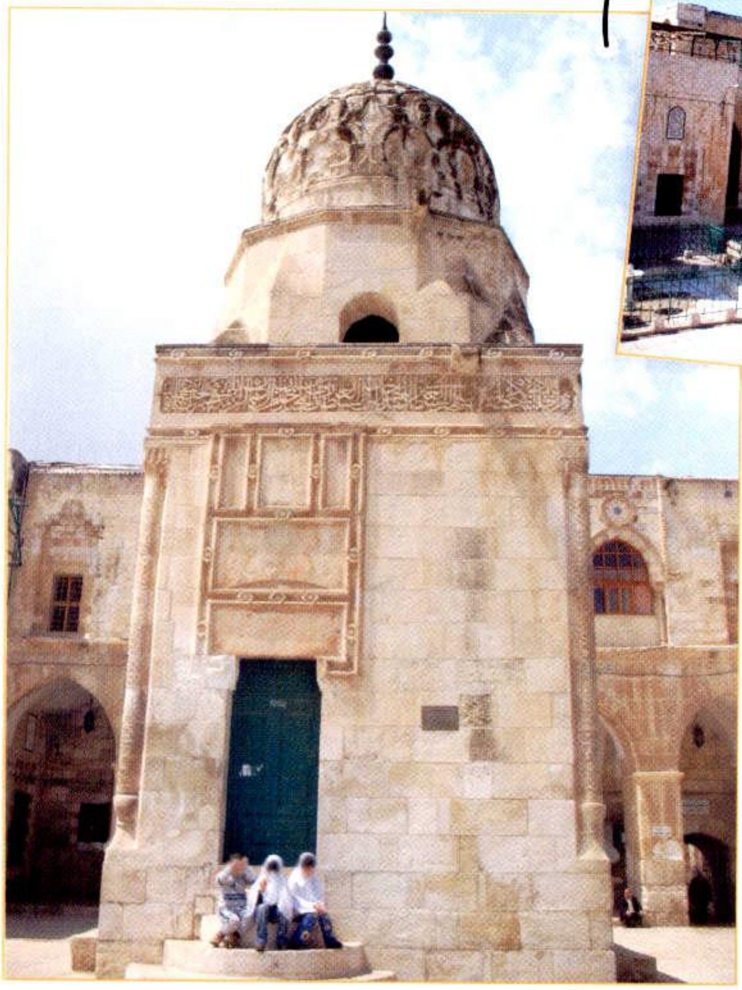




محرابی دروازوں سے سبیل قایتبائی کا ایک خوبصورت منظر۔
پس منظر میں اقصیٰ کا مینار بھی نظر آ رہا ہے جسے **باب المغاربہ کا مینار** کہا جاتا ہے۔ اس مینار پر چڑھ کر اذان دی جاتی تھی۔

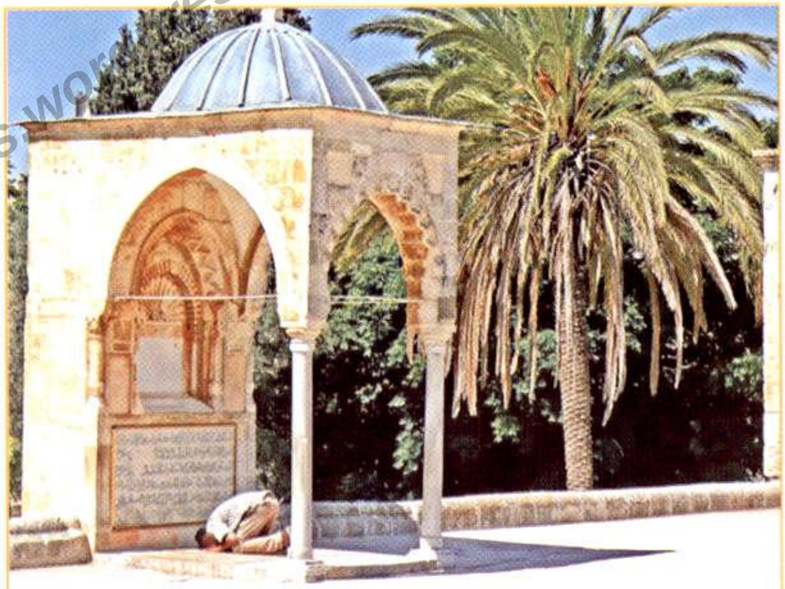






سبیل قایتبائی

اس سبیل کو سلطان قایتبائی نے 887ھ میں تعمیر کروایا۔ یہ حرم قدسی کی سب سے اہم ترین سبیل شمار ہوتی ہے اور آج تک آباد ہے۔ یہ جب تعمیر ہوئی تو پورے فلسطین وشام میں اپنی نوعیت کی منفرد چیز سمجھی جاتی تھی۔



قبہ یوسف :

یہ قبہ قبلہ اول کی صحنوں میں موجود درجنوں قبوں کی طرح ایک قبہ ہے جسے قبہ یوسف کہا جاتا ہے، اس قبے کو 1092ھ میں سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمہ اللہ کی یاد میں تعمیر کیا گیا۔

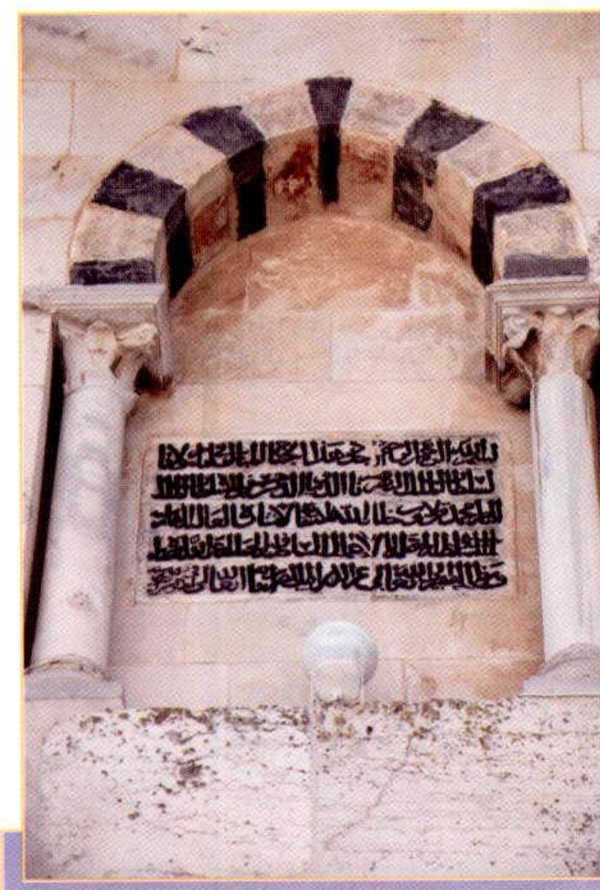


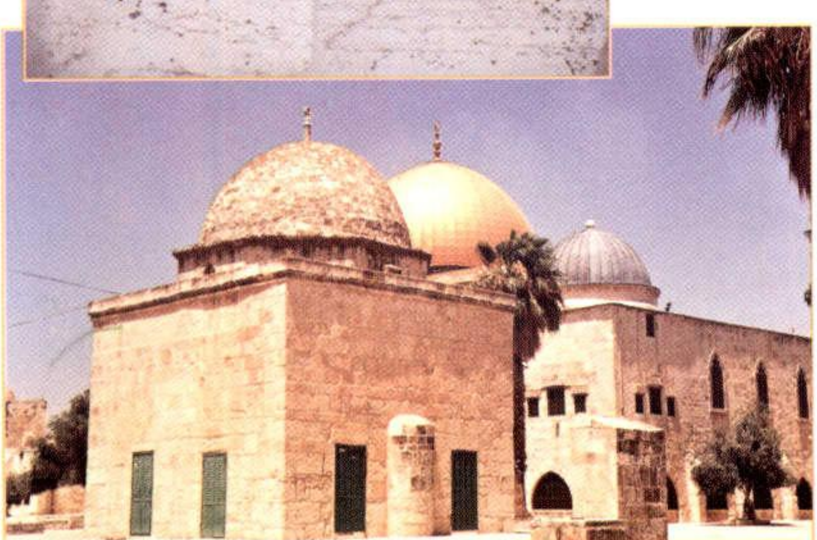
قبة الخضر: عثمانی دور میں تعمیر ہوا۔

مسجد اقصیٰ کا ایک قدیم دروازہ



مسجد اقصیٰ کی مختلف تعمیرات کے نمونے







یہ قبرستان قدیم قبرستانوں میں سے ایک ہے، جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبریں بھی موجود ہیں
اور نظر آنے والا دروازہ باب رحمت (Golden Gate) کہلاتا ہے



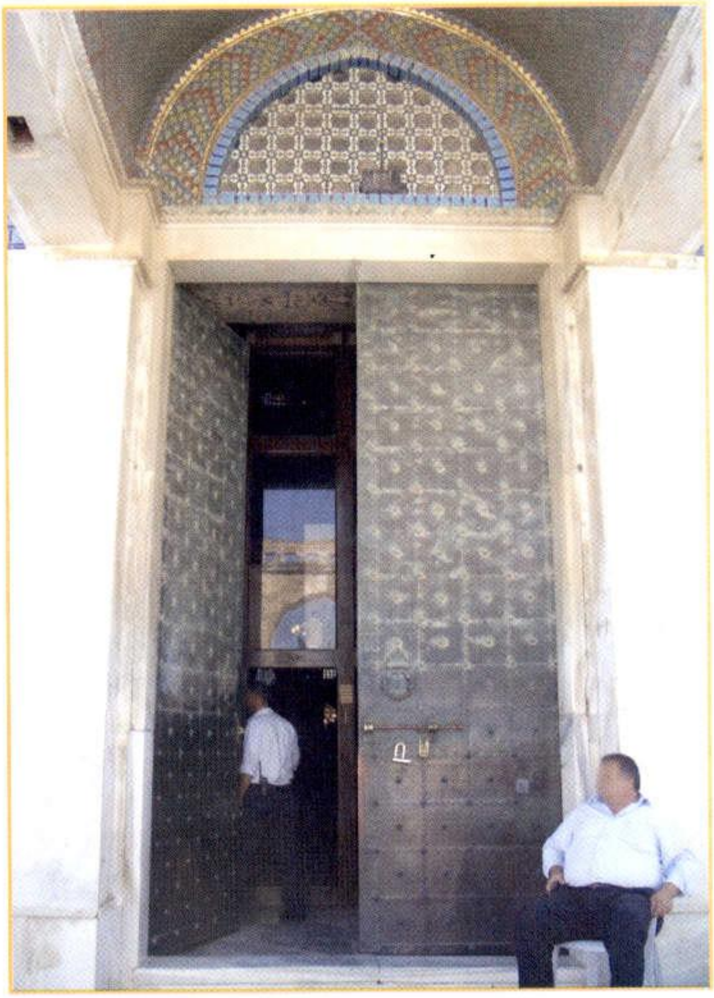


مقبرہ رحمت کی جانب سے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کا عمومی منظر



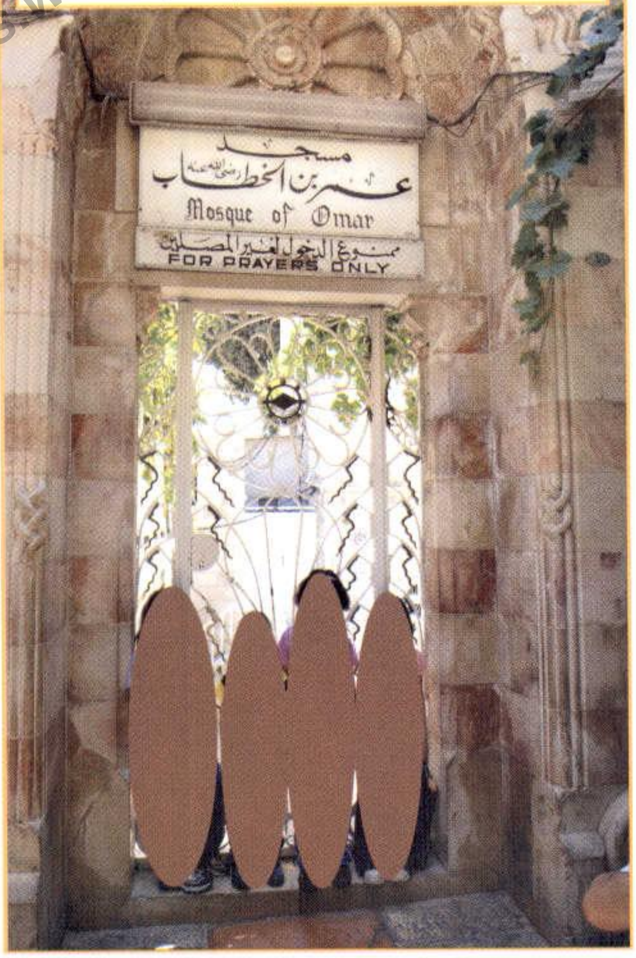


قبۃ الصخرۃ کا داخلی دروازہ



مسجد عمر بن الخطاب

مسجد اقصیٰ کے قدیم حصہ کا داخلی دروازہ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فتح بیت المقدس کے بعد اس جگہ تعمیر کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔



باب المغاربہ کا مینار

اس مینار پر چڑھ کر اذان دی جاتی تھی



منبر برہان الدین

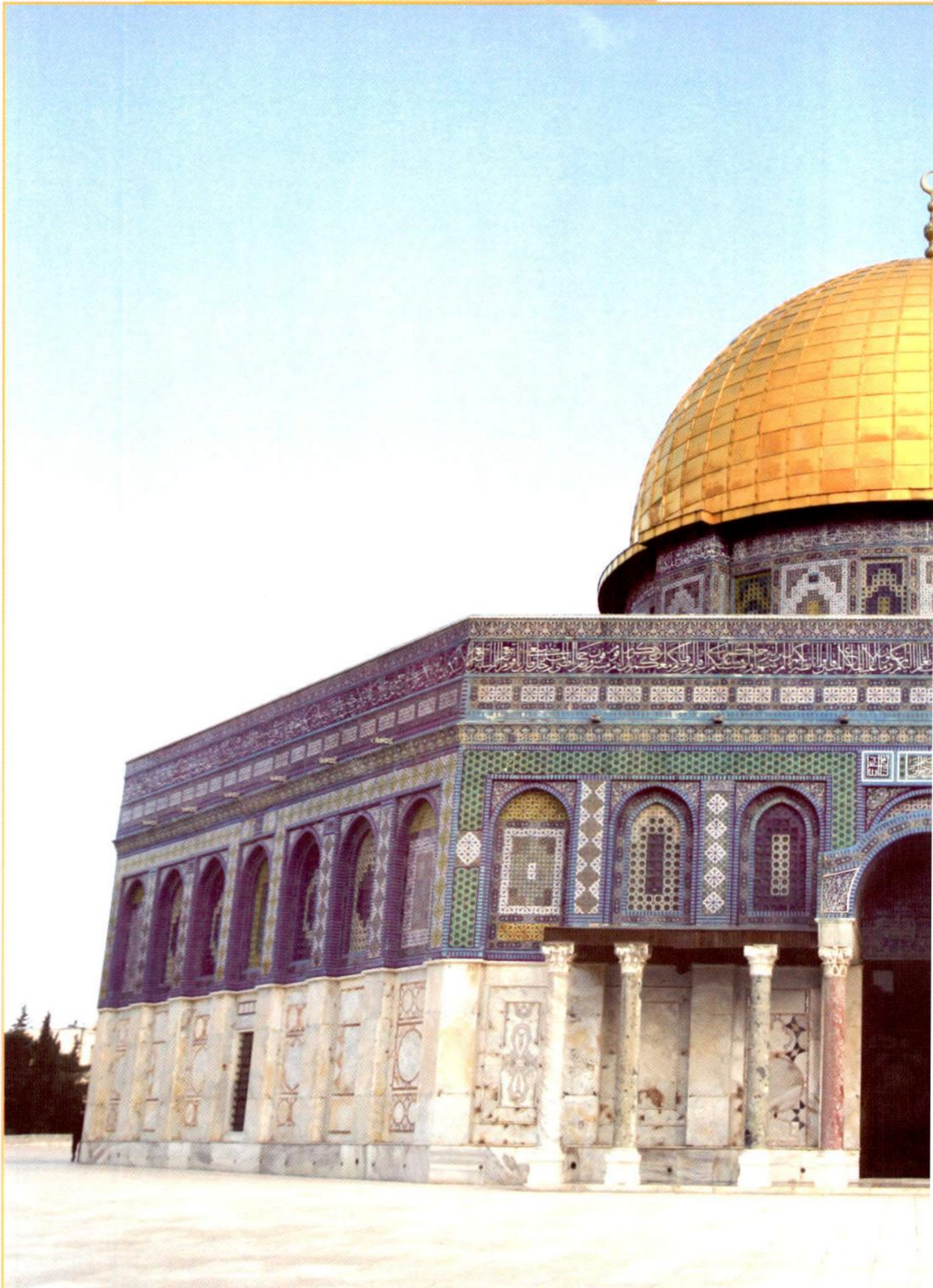


قبة الصخرہ : اس کی تعمیر کا آغاز 66ھ مطابق 685ء میں اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان اور ان کے بیٹے ولید بن عبدالملک نے کیا۔6 سال بعد 72ھ مطابق 691ء میں تعمیر مکمل ہوئی۔اسے دو ماہرین فن معماروں رجاء بن حیوۃ اور یزید بن سلام کی نگرانی میں تعمیر کیا گیا۔رجاء بن حیوۃ فلسطین کے ایک مقام بلیسان اور یزید بن سلام القدس کے رہنے والے تھے۔اس کی تعمیر پر مصر کے خراج سے حاصل ہونے والی سات سال کی آمدنی خرچ ہوئی۔

موجودہ عمارت ترک سلاطین سلطان عبدالحمید اور سلطان عبدالعزیز کے عہد کی مرمت کردہ ہے۔دیواروں کی بیرونی میناکاری،خوبصورت رنگین شیشوں کی 38 کھڑکیاں اور انداز تزئین سب کا سب مخصوص ترکی طرز کا ہے۔عمارت کے باہر چاروں طرف خوبصورت پتھروں پر سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ یٰسین کی آیات خط طغرا میں دلفریب انداز میں تحریر کی گئی ہیں۔کھڑکیوں کی بناوٹ میں اعلیٰ درجے کی حسن ترتیب اور بہترین جالی دار کام کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔



ہم سے تہذیب و تمدن کا بھرم قائم ہے   ہم تو تاریخ بناتے ہیں جدھر جاتے ہیں



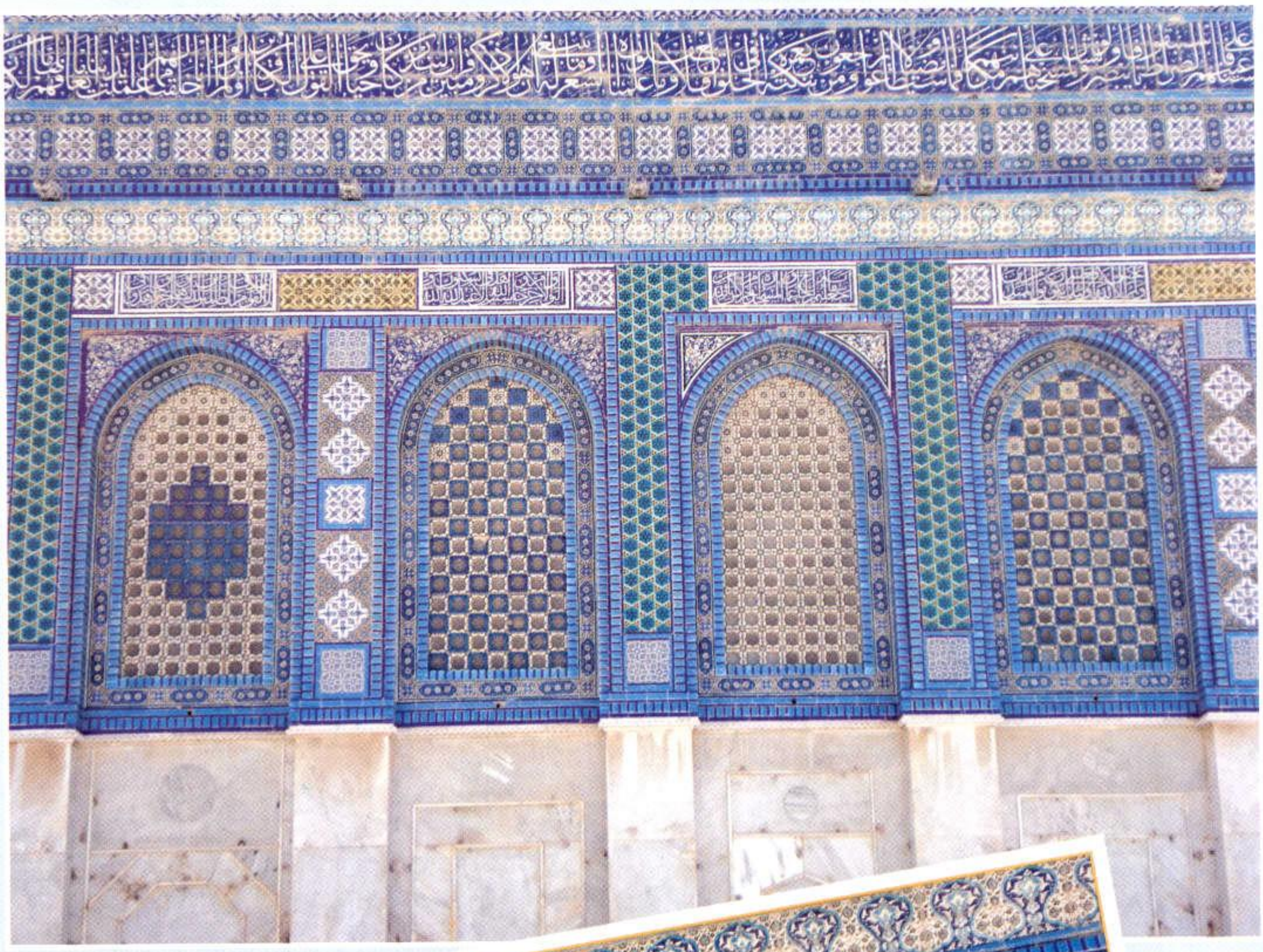
دھوپ کی گھڑیاں: مسجد اقصیٰ میں اس طرح کی دو دھوپ کی گھڑیاں ہیں ان میں سے ایک مسجد کی مرکزی عمارت کے سامنے مفتی الشافعہ علامہ ابوسعود محمد طاہر نے بنائی دوسری سنہری گنبد کے قریب مقدسی نامی ایک انجینئر نے بنائی۔





قبة الصخره

اسلامی طرزِ تعمیر کا ایک بے مثال شاہکار

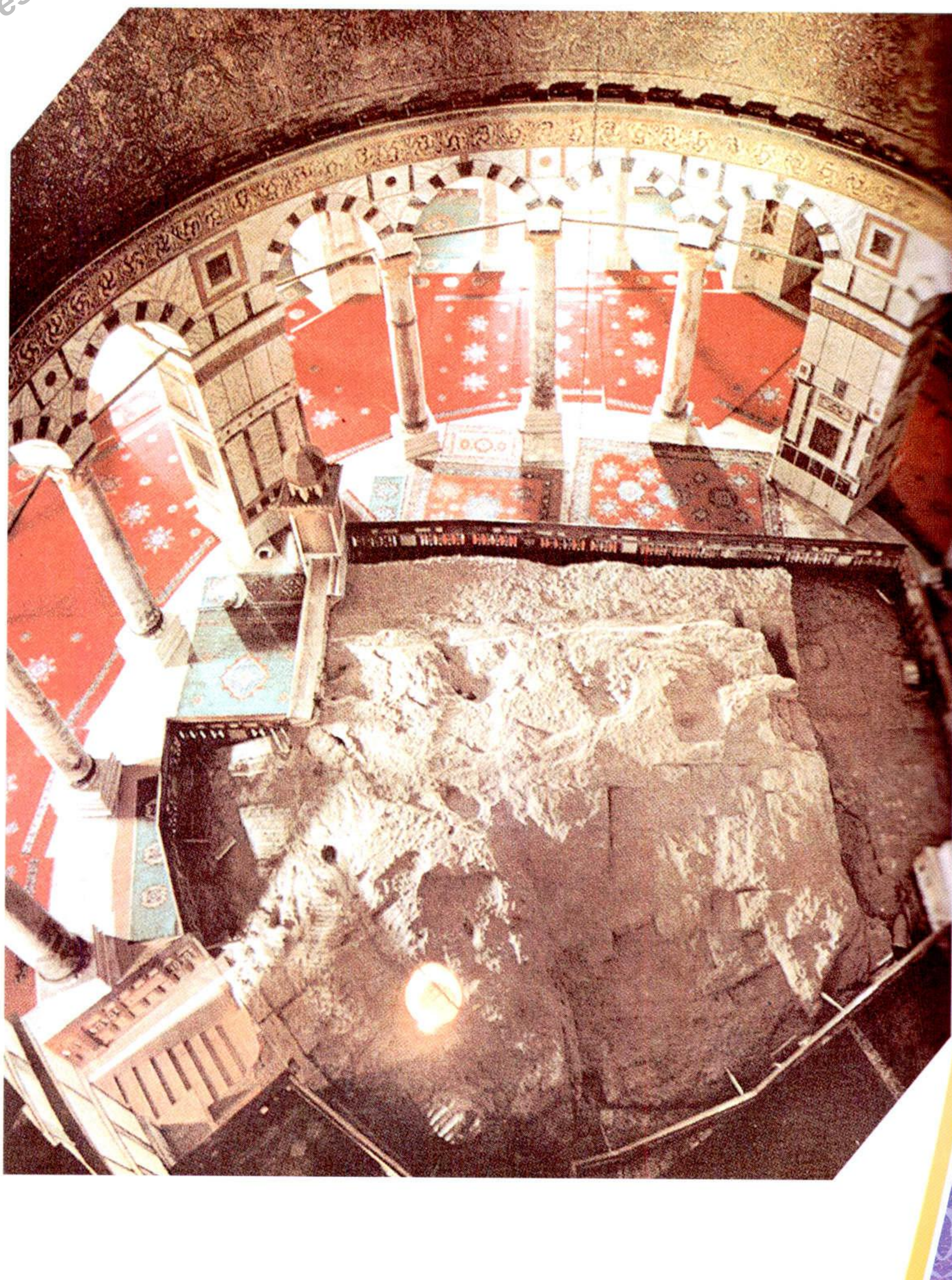




مقدس چٹان

سنہری گنبد کا اندرونی منظر:

چھت پر خوبصورت نقش ونگار اور نیچے ستونوں کے درمیان وہ چٹان نظر آرہی ہے جو مسلمانوں کا قبلہ اول تھی



یہ چٹان سینے کے برابر اونچی، ۵۶ فٹ لمبی، ۴۲ فٹ چوڑی اور تقریباً نیم دائرے کی غیر منظّم شکل میں ہے۔ گیارہویں صدی عیسوی میں جب القدس پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگیا تو عیسائی پادریوں نے یہاں آنے والے عیسائی زائرین کو چٹان کے ٹکڑے ہم وزن سونے کے عوض فروخت کرنا شروع کر دیے تو موجودہ حکمرانوں نے اس چٹان کو سنگ مرمر کی سلوں سے ڈھانپ دیا۔

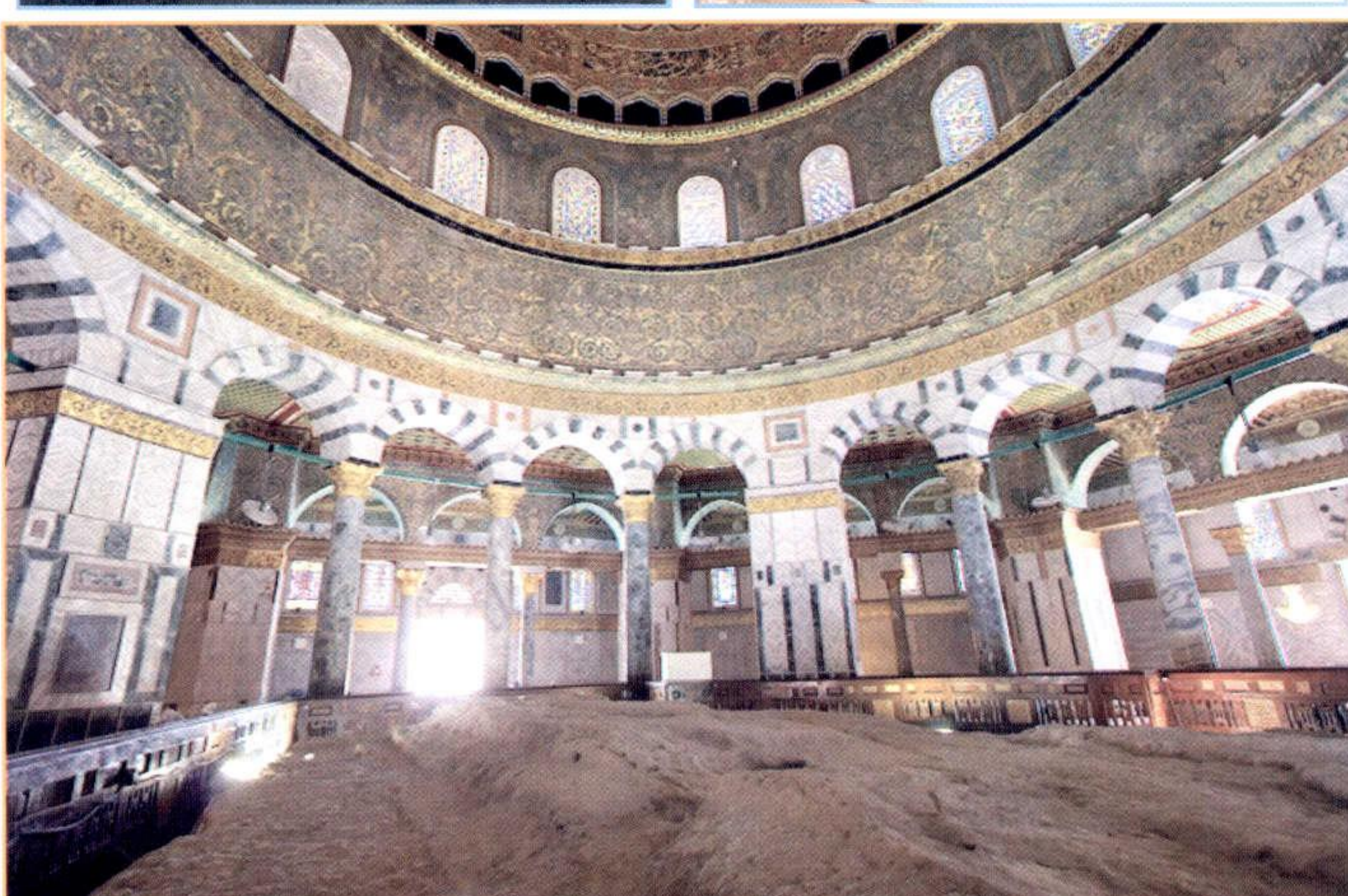
80 سال کے وقفے کے بعد جب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے بیت المقدس فتح کیا تو قبے کے گنبد سے صلیب اتارنے اور عیسائیوں کے دیگر نشانات مٹانے کے ساتھ ان سلوں کو بھی ہٹا دیا۔



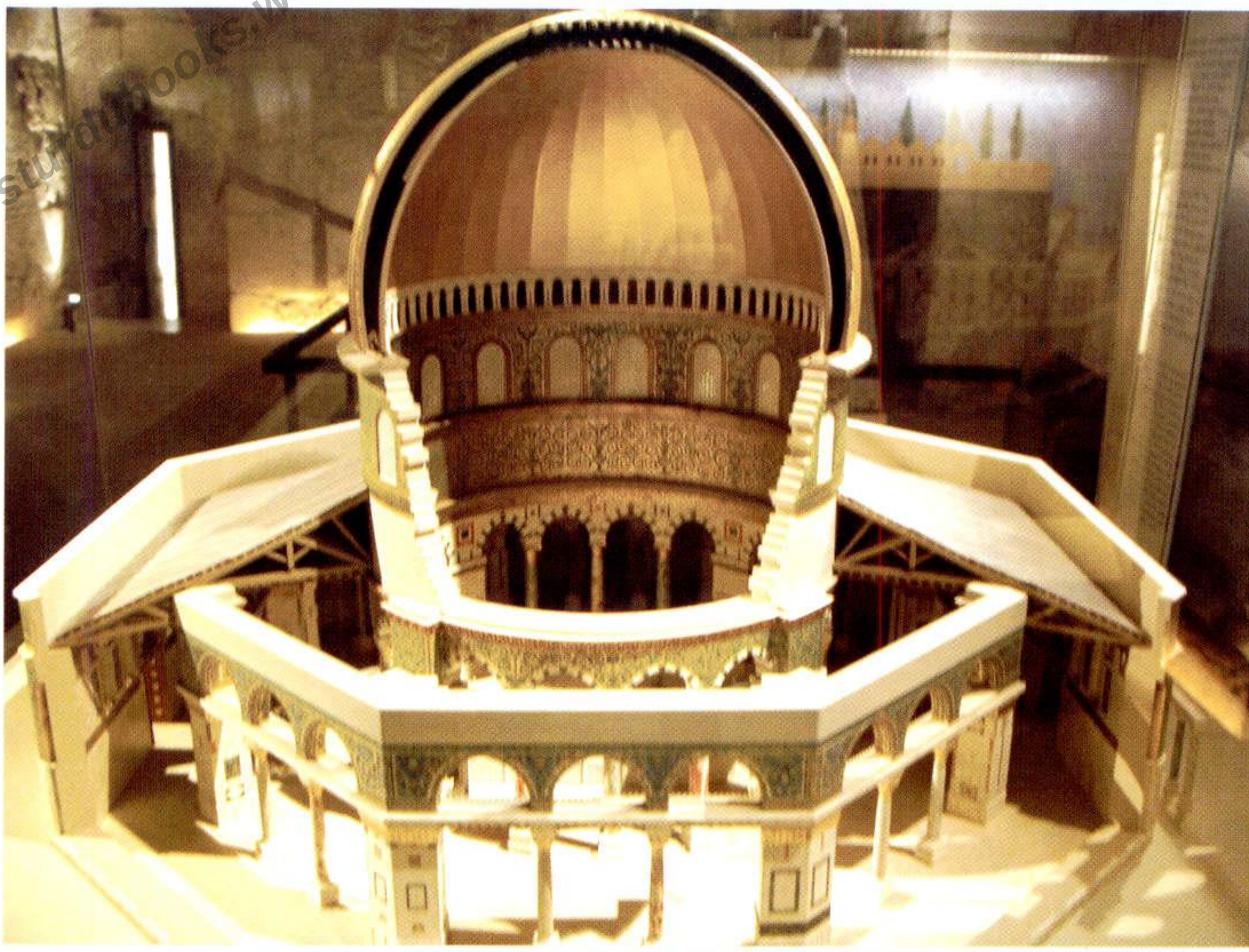


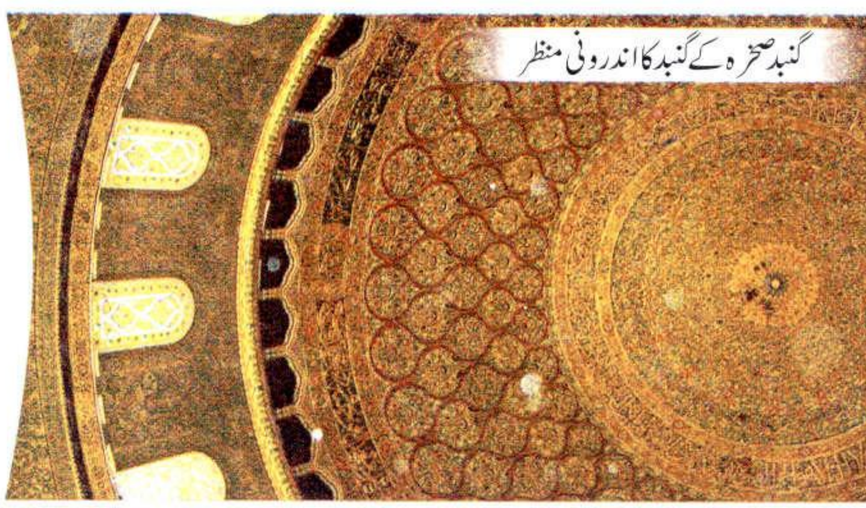






گنبد صخرہ (DOME OF THE ROCK) کا ماڈل



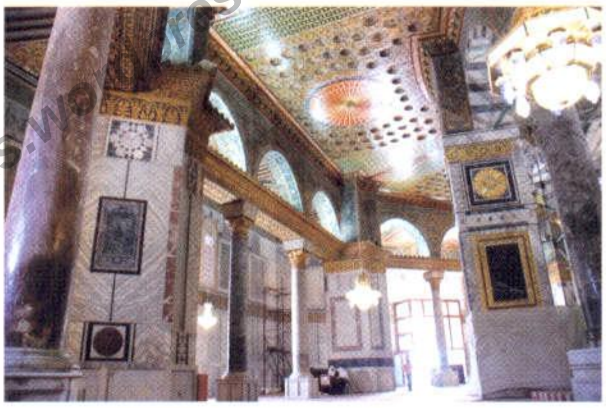


گنبد صخرہ کے گنبد کا اندرونی منظر

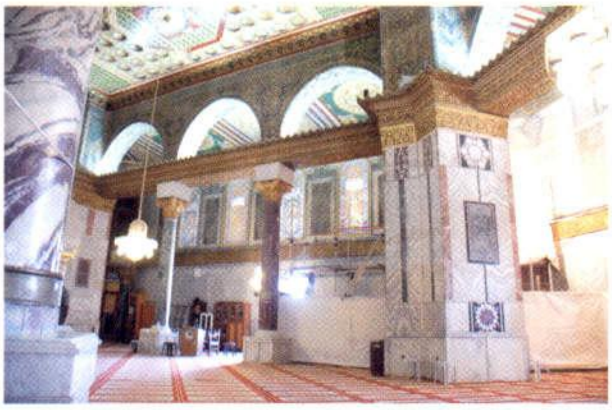
مقدس چٹان کے نیچے موجود قدرتی غار کی لائٹ جو چٹان میں موجود سوراخ میں نصب ہے

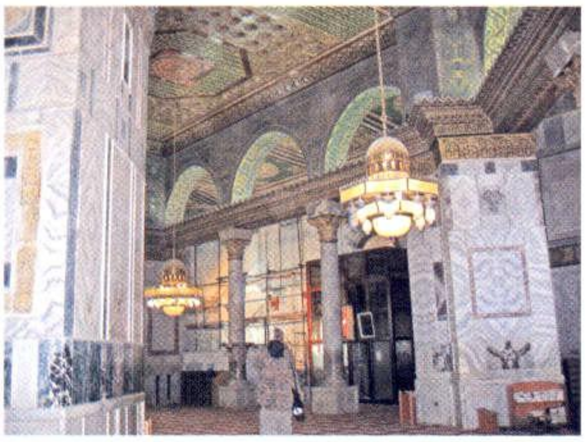




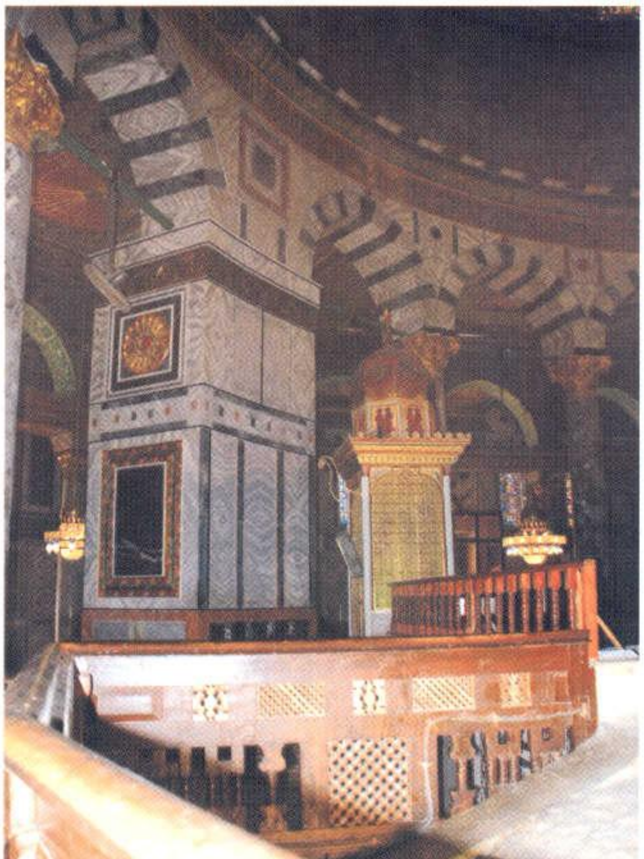


یہ قبہ ایک اونچے چبوترے پر ہے۔ جس تک پہنچنے کے لیے سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ ان سیڑھیوں کے اختتام پر محرابی دروازے ہیں۔ اس کے آگے وسیع چبوترہ ہے۔ جس کے بیچوں بیچ قبہ قائم ہے۔ قبے میں اندر کی طرف ستون کی دو قطاریں ہیں، پہلی قطار چٹان کے اردگرد ہے اس میں چار نہایت ضخیم اور چوڑے اور بارہ گول چھوٹے ستون ہیں۔ دوسری قطار ذرا فاصلے پر ہے۔ اس میں آٹھ بڑے اور سولہ چھوٹے ستون ہیں۔ اس طرح اندرونی حصہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے میں چٹان رکھی ہے جبکہ درمیان کا حصہ ستونوں سے گھرا ہے اور تیسرا حصہ دروازے سے متصل ہے۔ آج کل دروازے کے ساتھ متصل حصے میں سبز اور درمیان والے حصے میں سرخ قالین بچھی ہوئی ہیں۔ مسلمان یہاں بیٹھ کر تلاوت کرتے ہیں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے ہیں یہ باقاعدہ مسجد نہیں ہے، ایک طرح کی جائے نماز ہے جسے مسلمان یہاں آنے کے بعد لہولعب میں مشغول ہونے کی بجائے۔ نماز و تلاوت سے آباد رکھتے ہیں۔



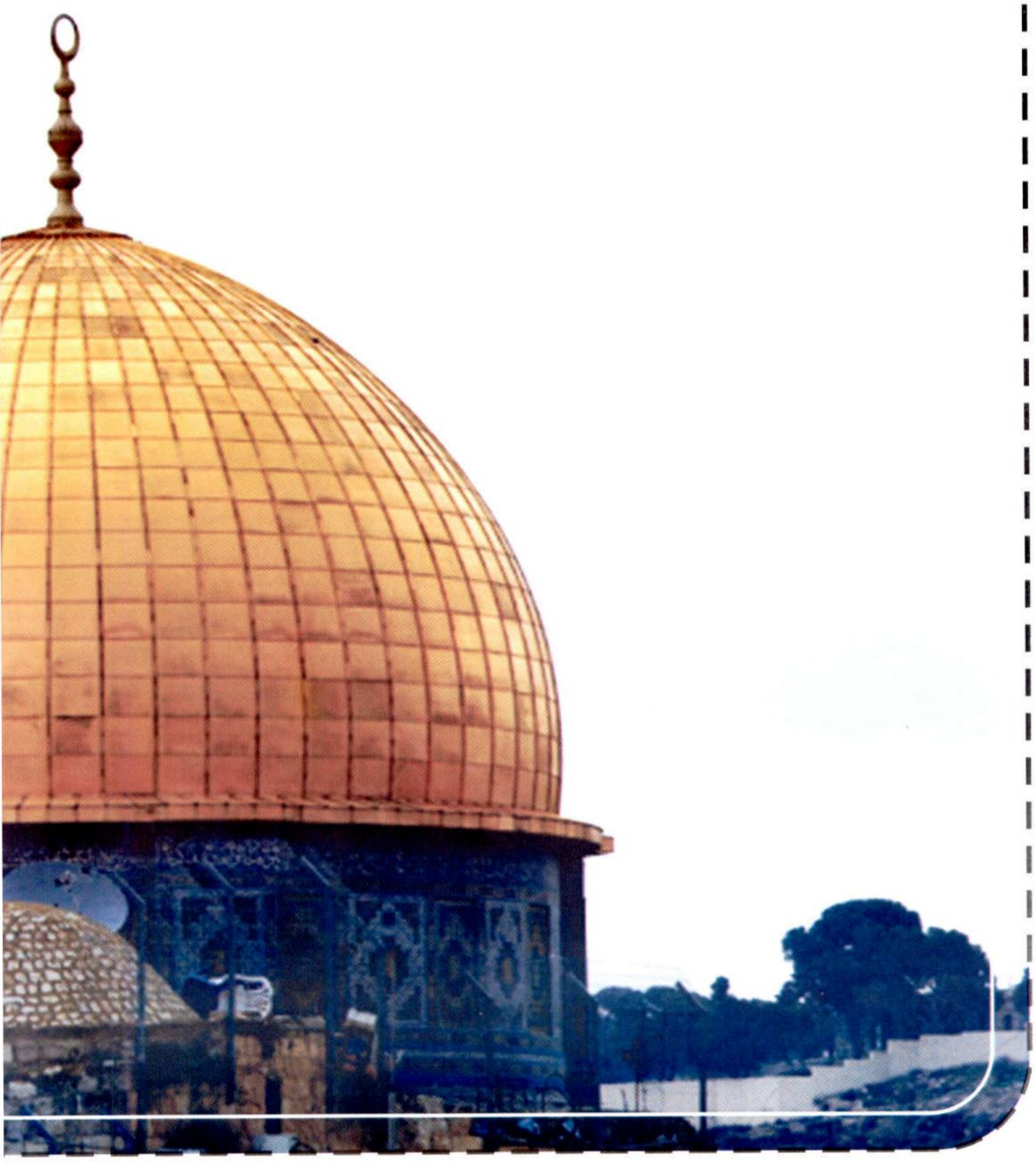


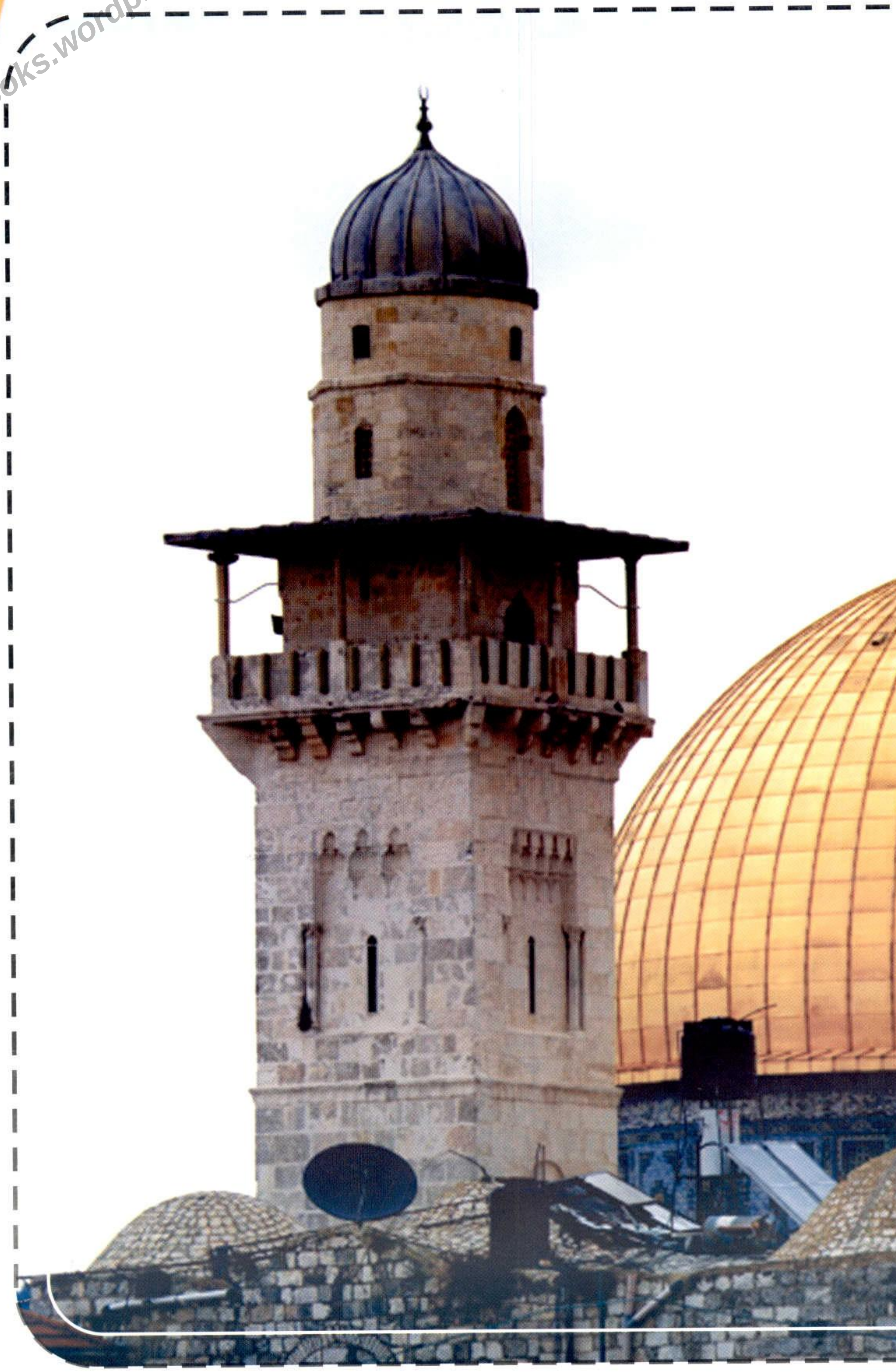




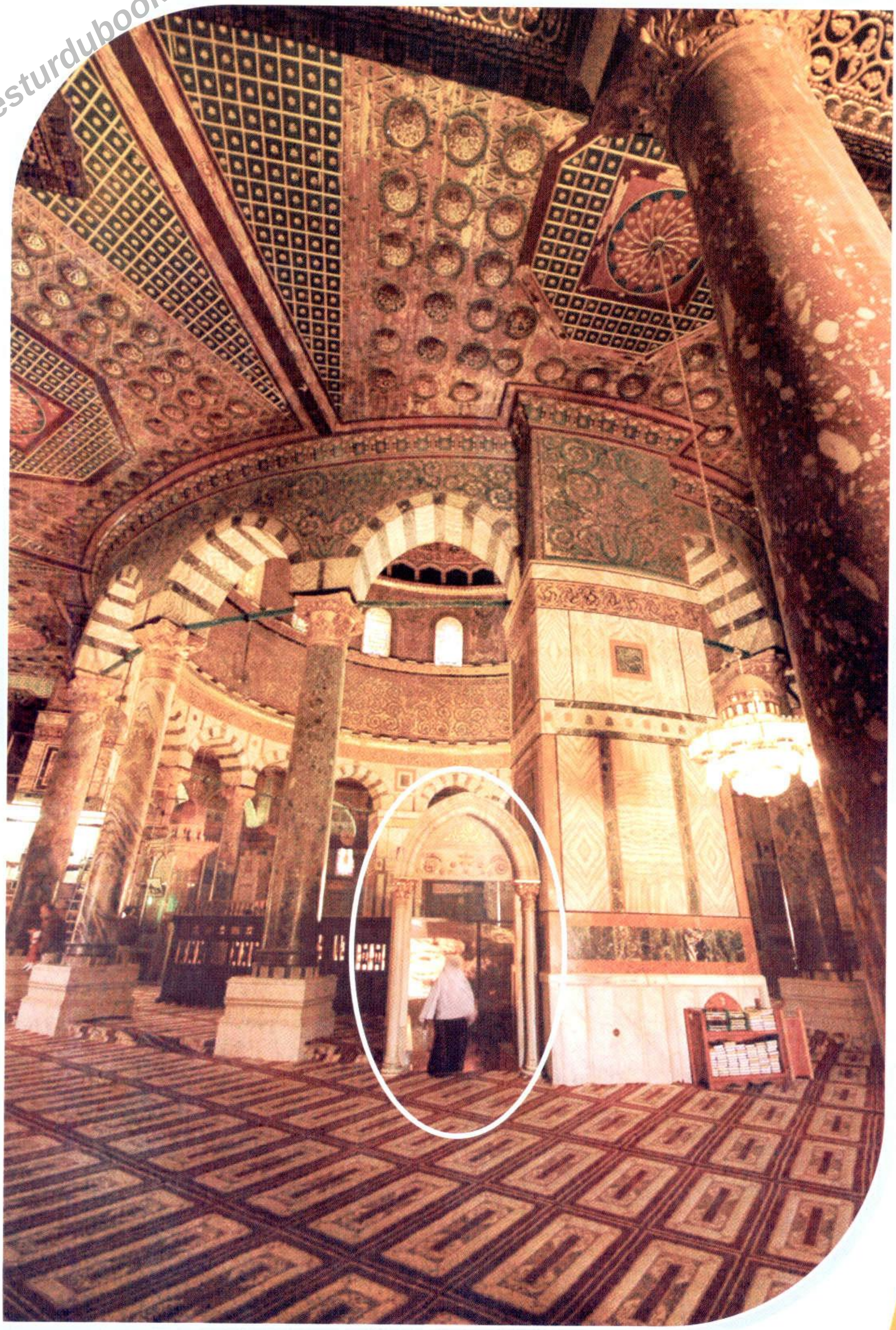


مینار باب المغاربہ: یہ اقصیٰ کے قدیم میناروں میں سے ایک ہے۔





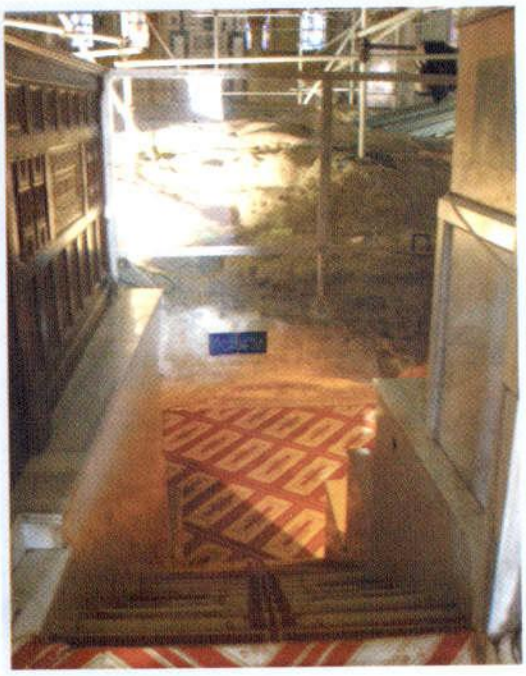
چٹان کے نیچے موجود غار میں جانے کا محرابی دروازہ

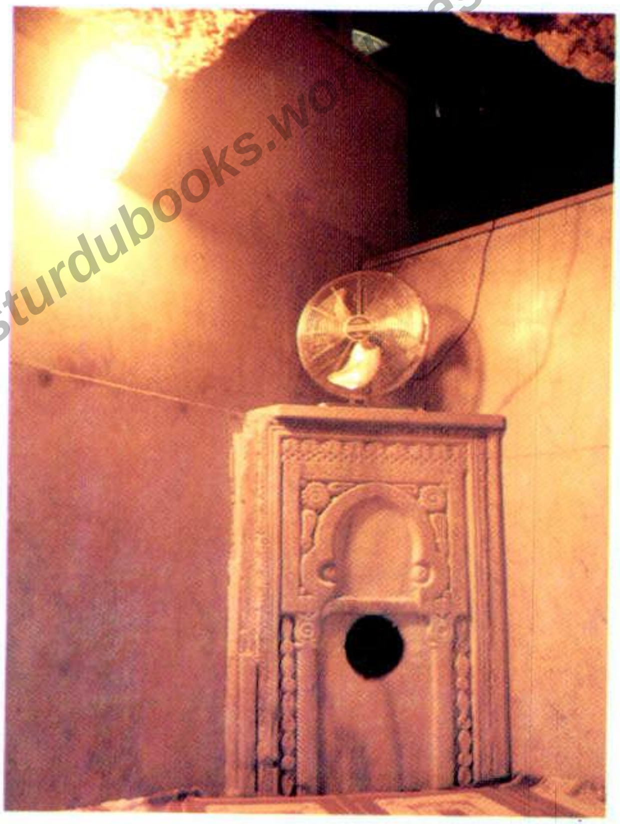




اس چٹان کے نیچے ایک قدرتی غار ہے، جس میں تقریباً ستر آدمی سما سکتے ہیں۔ یہ غار مربع شکل کا ہے۔ اس غار میں گیارہ سیڑھیاں اترنے کے بعد ایک محرابی دروازے کے ذریعے غار میں داخل ہوا جاتا ہے۔ یہ محرابی دروازہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ غار کے فرش پر بھی سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اس غار میں دو محراب ہیں۔ دائیں طرف والے محراب کے سامنے ایک چبوترہ ہے جسے عوام مقام خضر کہتے ہیں اور شمال کے چبوترے کو باب الخلیل کہا جاتا ہے۔



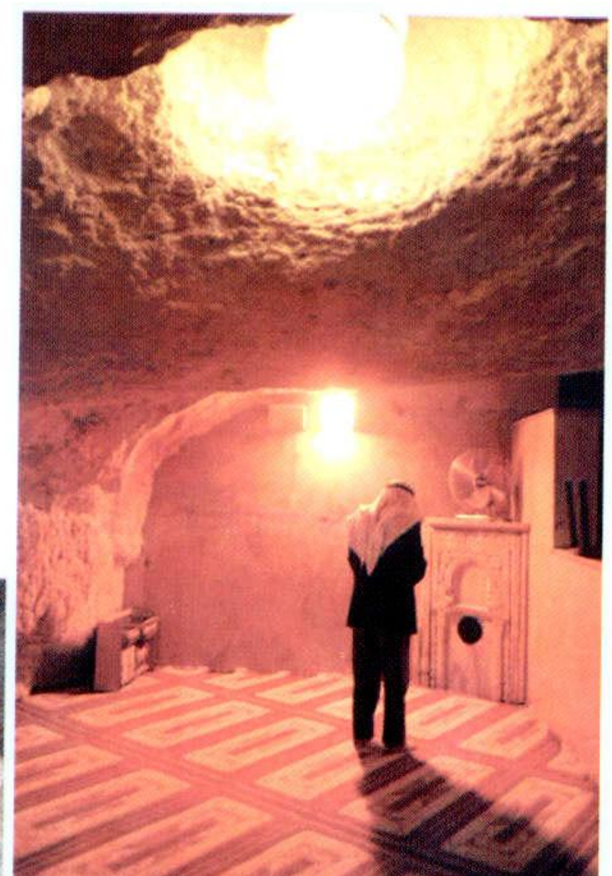


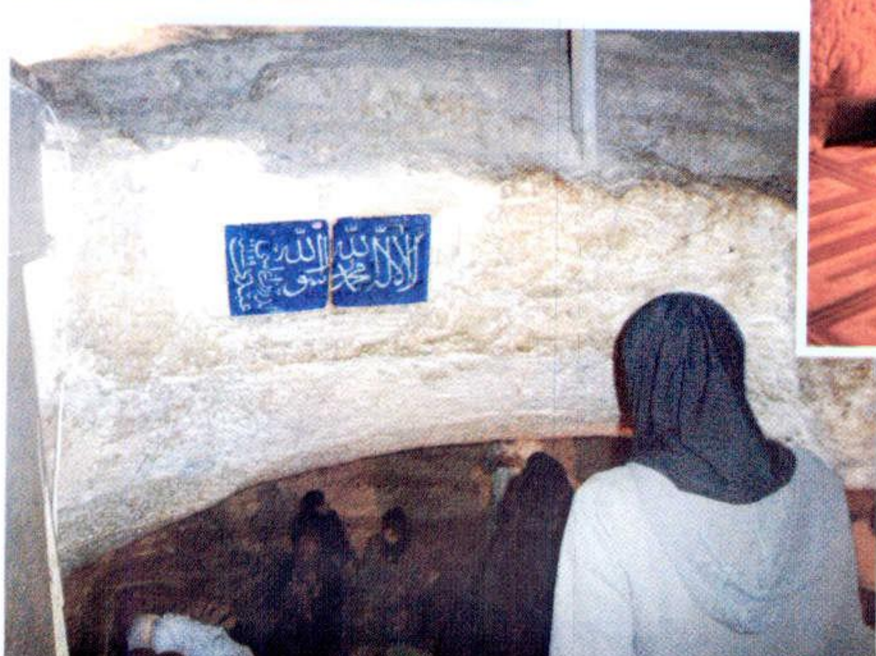






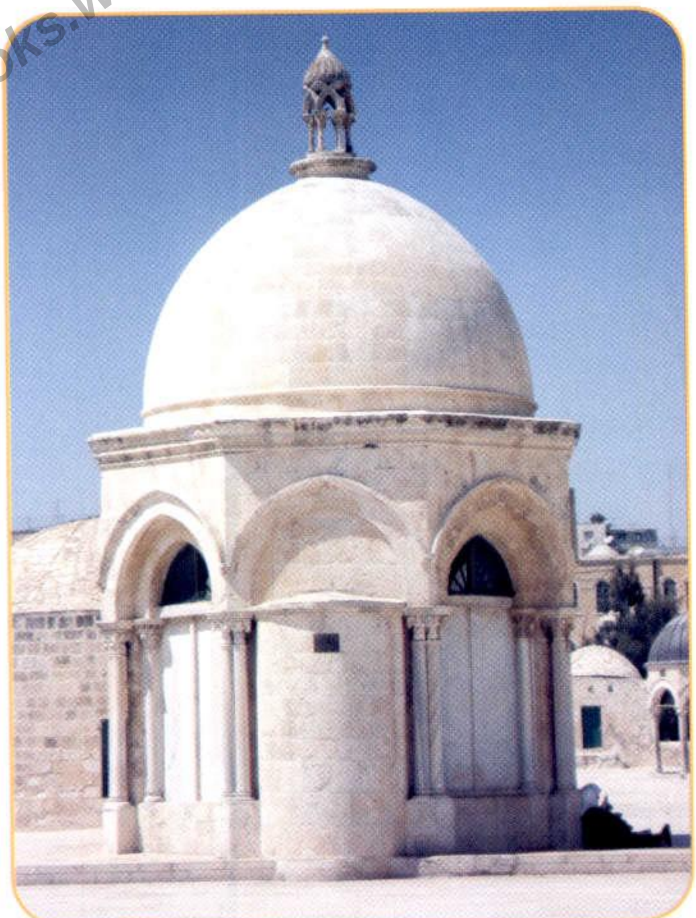
چٹان کے نیچے موجود غار کے مختلف مناظر





حرم قدسی مسجد اقصی کی چار دیواری کے اندر موجود چند قدیم تعمیرات

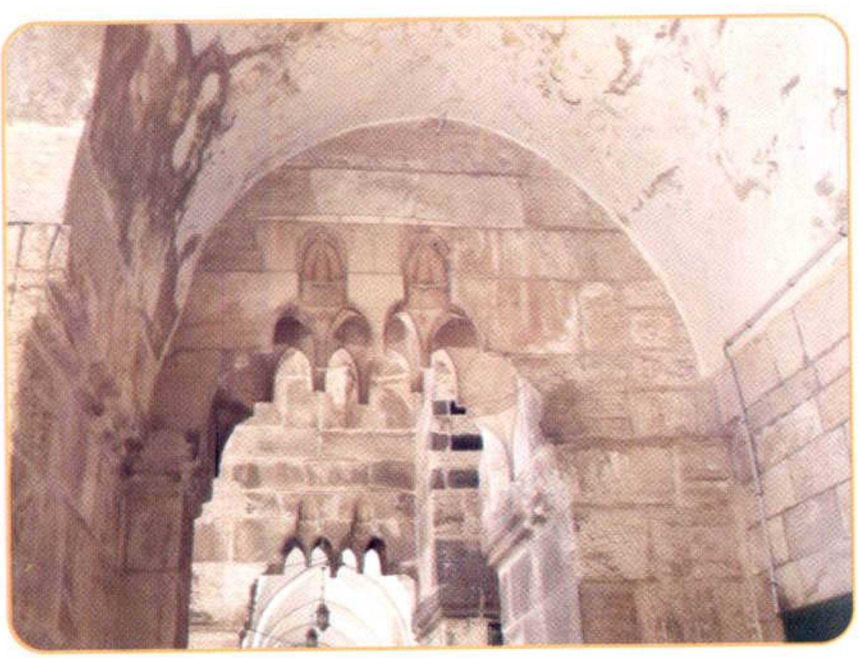








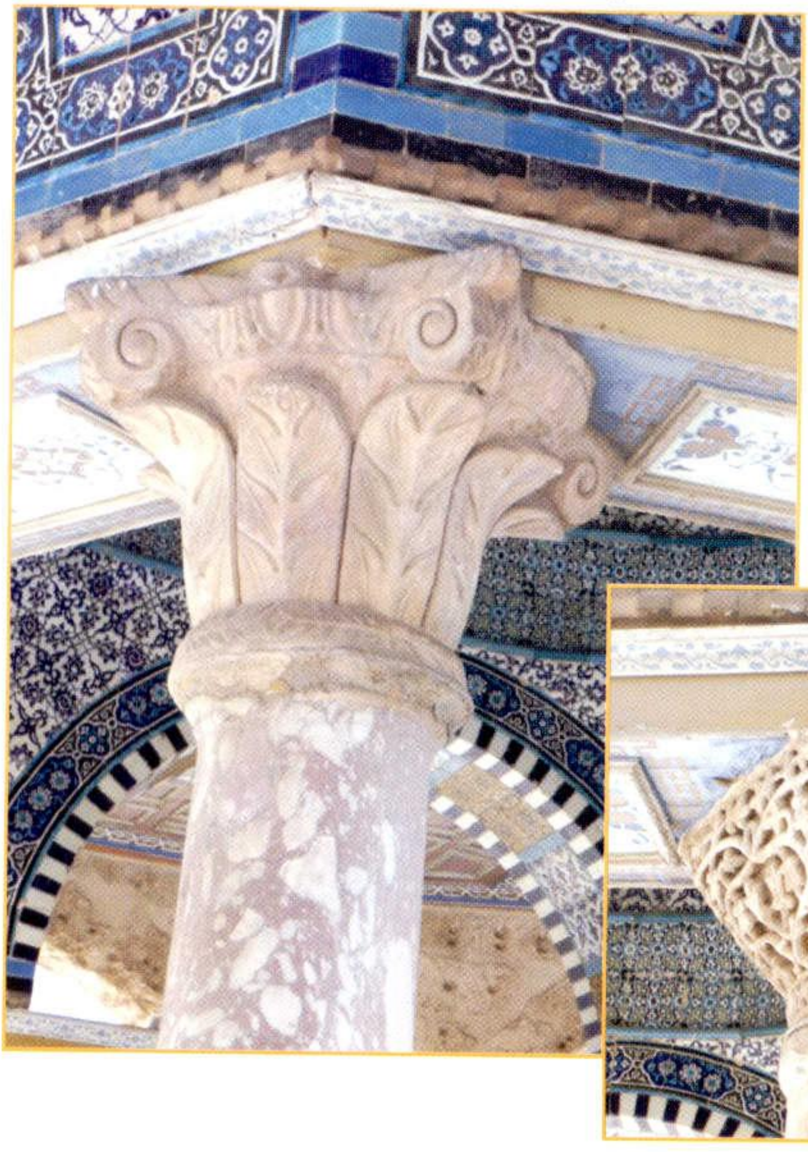


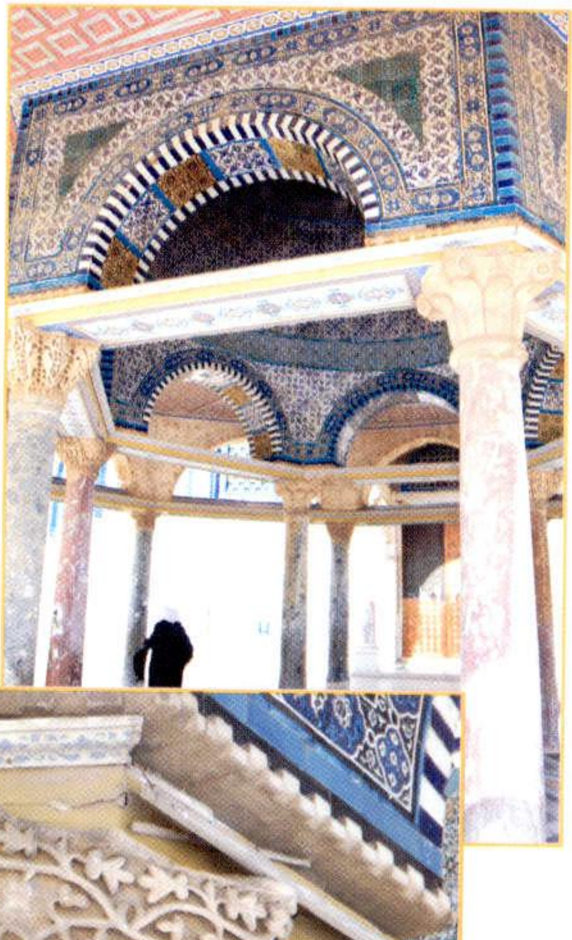


قبة السلسله:
قبۃ الصخرہ Dome of the Rock کے بالکل ساتھ یہ قبہ جسے قبۃ السلسلہ کہا جاتا ہے



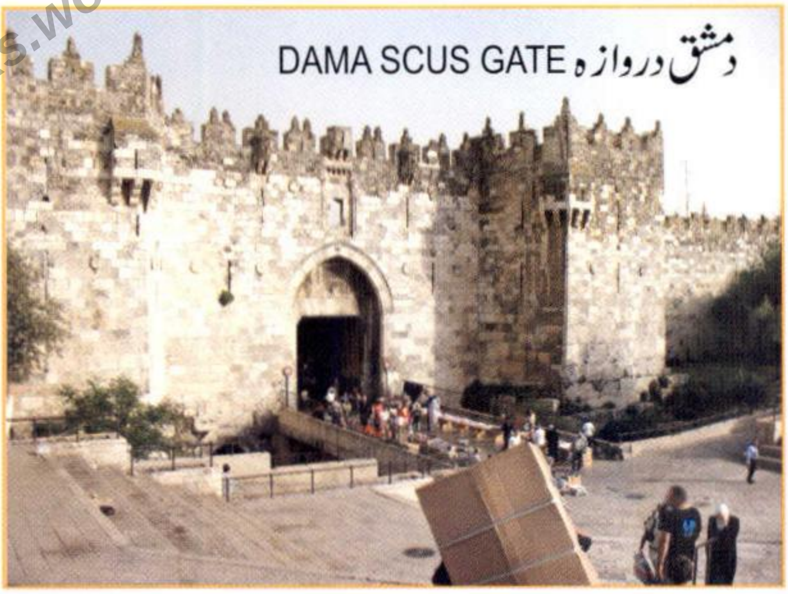
قبة السلسلة کا اندرونی خوبصورت منظر



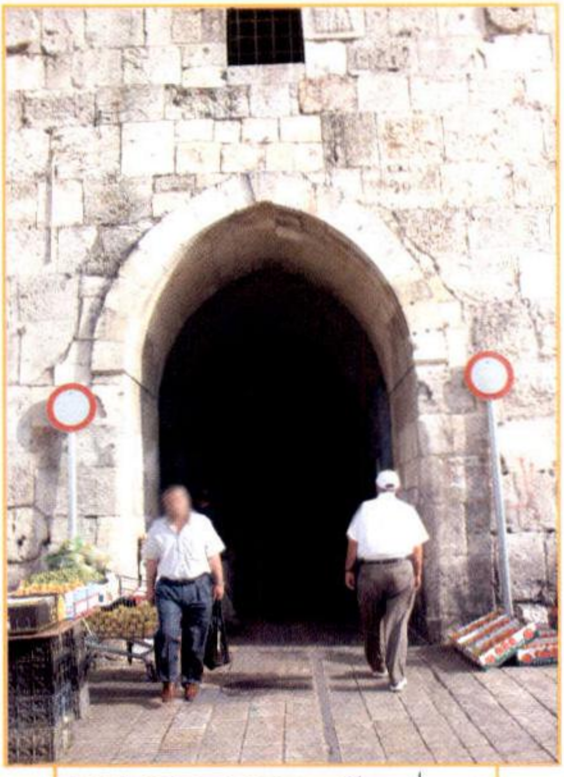




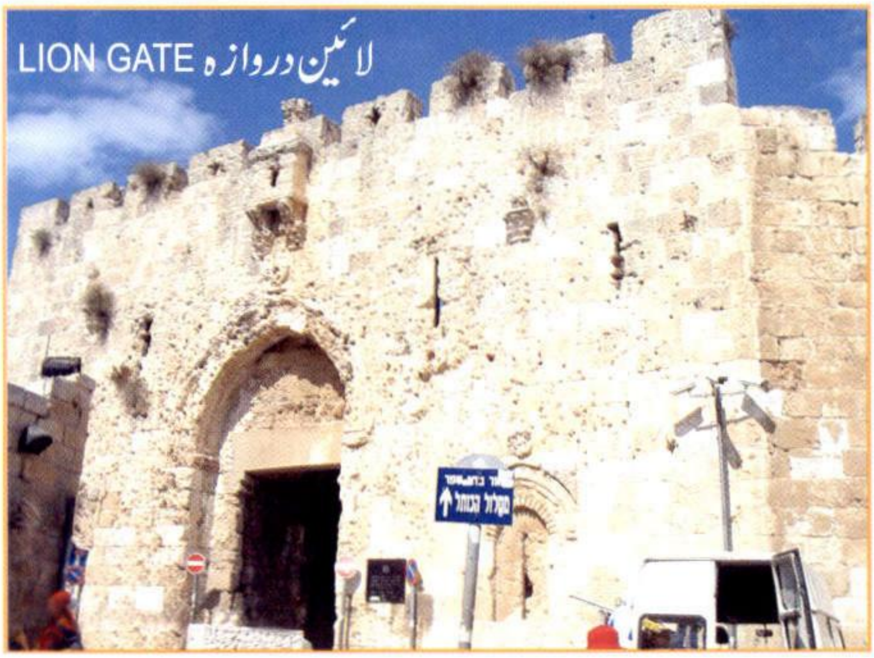
بیت المقدس کے گرد قائم فصیلوں کے مختلف دروازے۔ مؤرخین کے مطابق یہ فصیل دنیا کی قدیم ترین فصیل ہے



دمشق دروازہ DAMA SCUS GATE



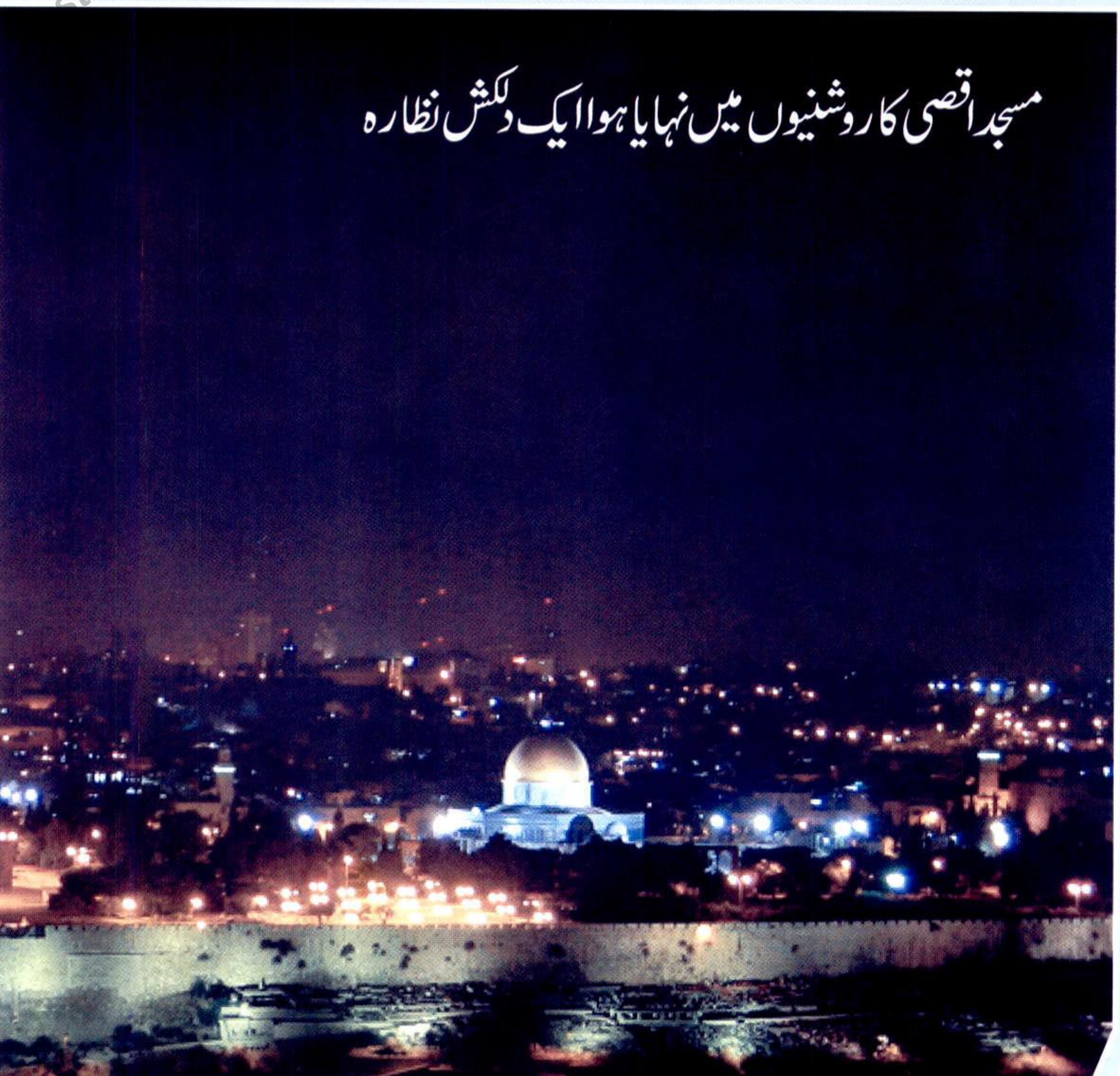
ہیروڈ دروازہ HEROD GATE



لائین دروازہ LION GATE

صیہون دروازہ ZION GATE





مسجد اقصیٰ کا روشنیوں میں نہایا ہوا ایک دلکش نظارہ



بیت المقدس کے قدیم قبرستان میں دو صحابی رسول حضرت عبادہ بن صامت
اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقبرے







بیت المقدس میں صدیوں پرانے زیتون کے درخت۔
مفسرین کے مطابق سورۃ التین میں زیتون سے مراد
بیت المقدس ہے

فلسطین کے شہر بیت اللحم میں موجود وہ جگہ جو حضرت عیسیٰؑ کی جائے پیدائش کے طور پر مشہور ہے







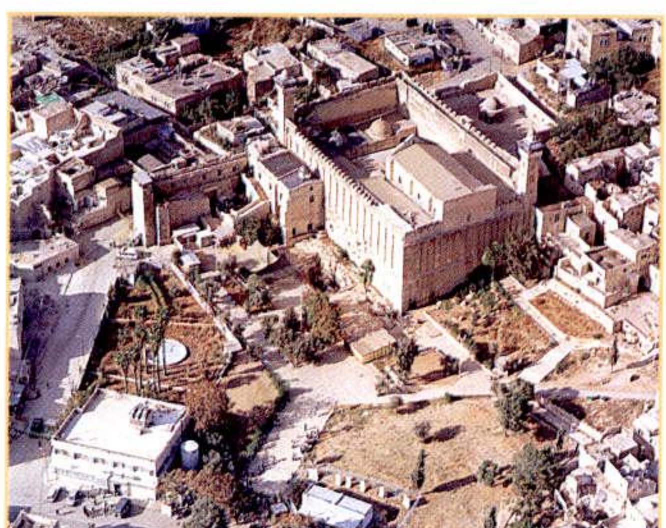


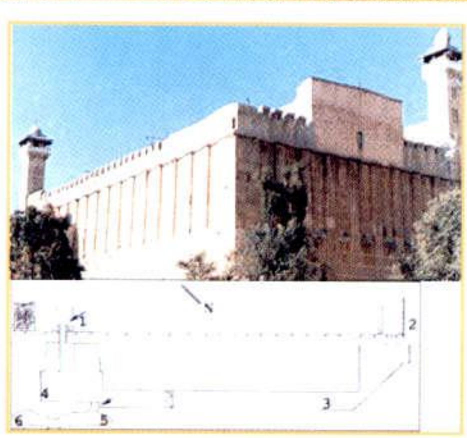
حبرون (الخلیل) مسجد ابراھیمی

القدس سے 22 میل پر حبرون HEBRON (الخلیل)، یہ دنیا کے چند قدیم آباد شہروں میں سے ایک ہے۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی قبریں ہیں۔ اصل قبریں ایک غار کے اندر ہیں، غار پر سلطان صلاح الدین ایوبی نے ایک عالی شان عمارت اور ایک حصہ میں مسجد بنوائی اور شہر کا نام الخلیل رکھا یہ تصویر اسی مسجد کی ہے۔



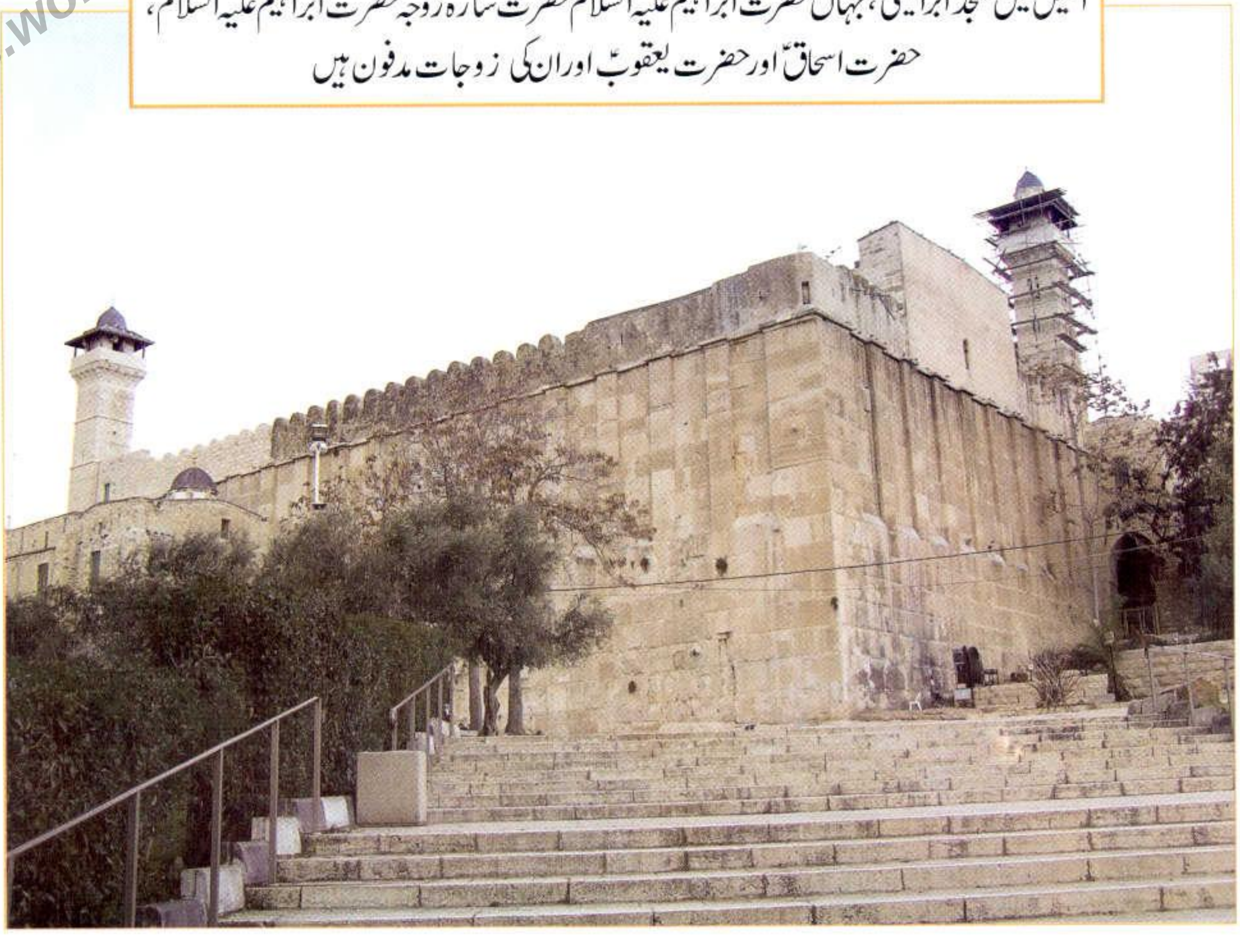


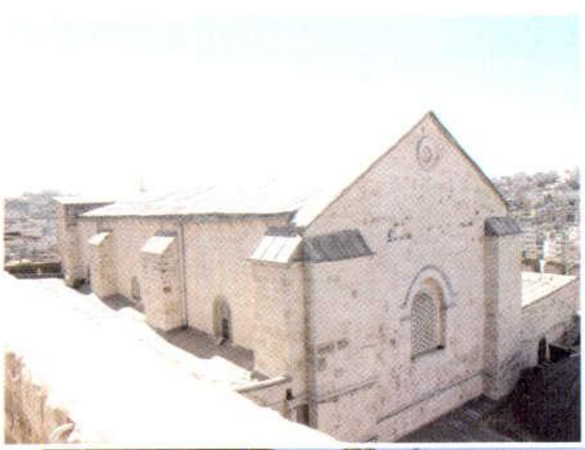




مسجد ابراھیمی:

الخلیل میں مسجد ابراہیمی، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ اوران کی زوجات مدفون ہیں







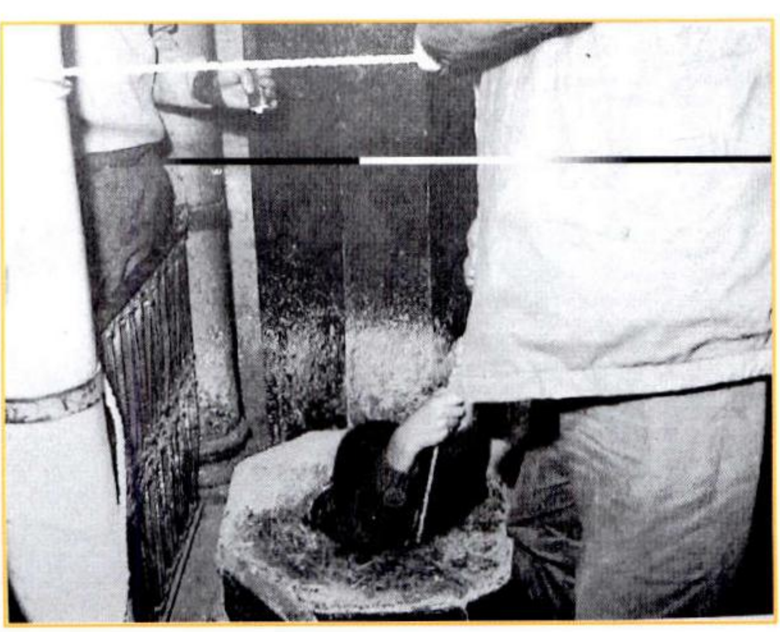


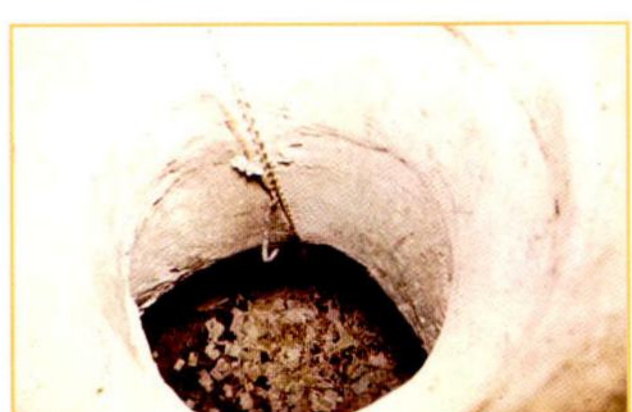
غار کی طرف جانے والی سیڑھیاں











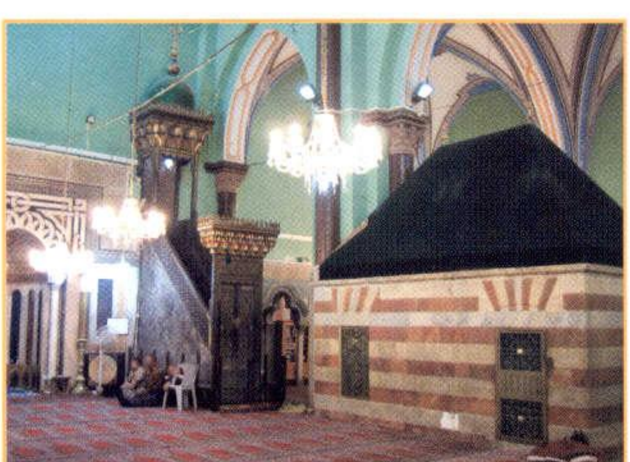
مسجد میں موجود غار کا دہانہ جسے بند کر دیا گیا ہے

مسجد ابراہیمی کے ہال کے مختلف مناظر



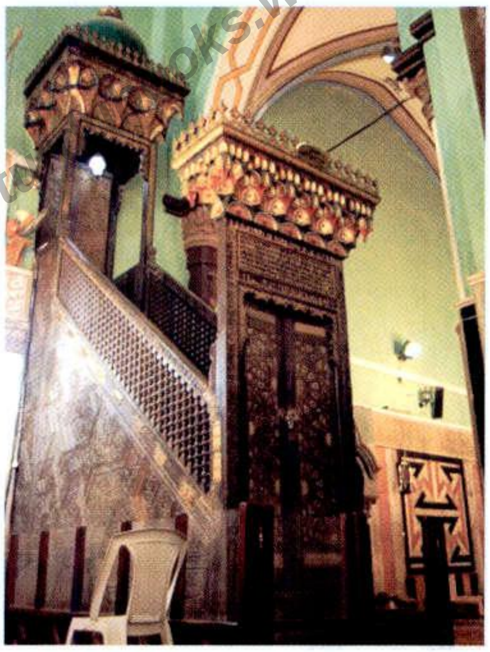




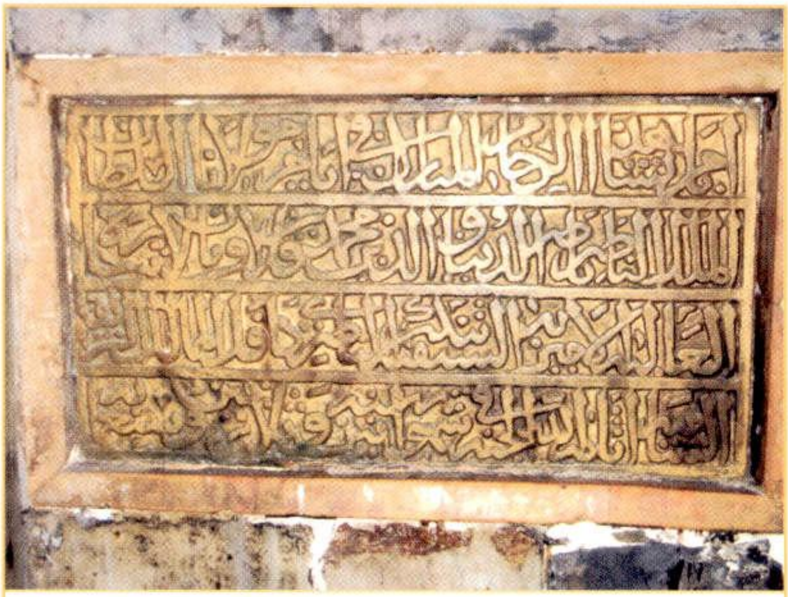




مسجد ابراہیمی میں نصب وہ منبر جو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بنوایا تھا



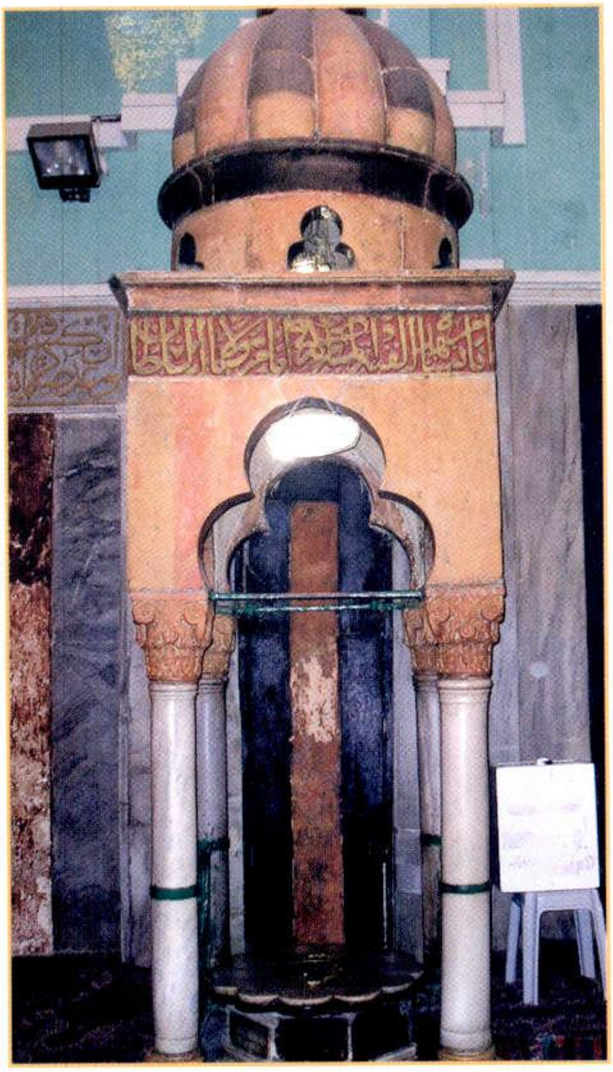


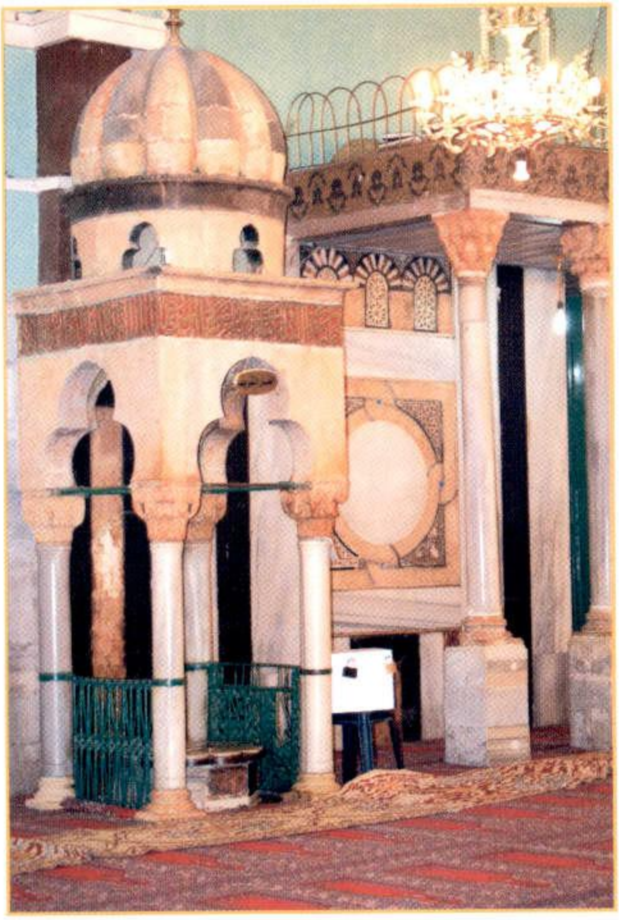


سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نصب کی گئی تختی



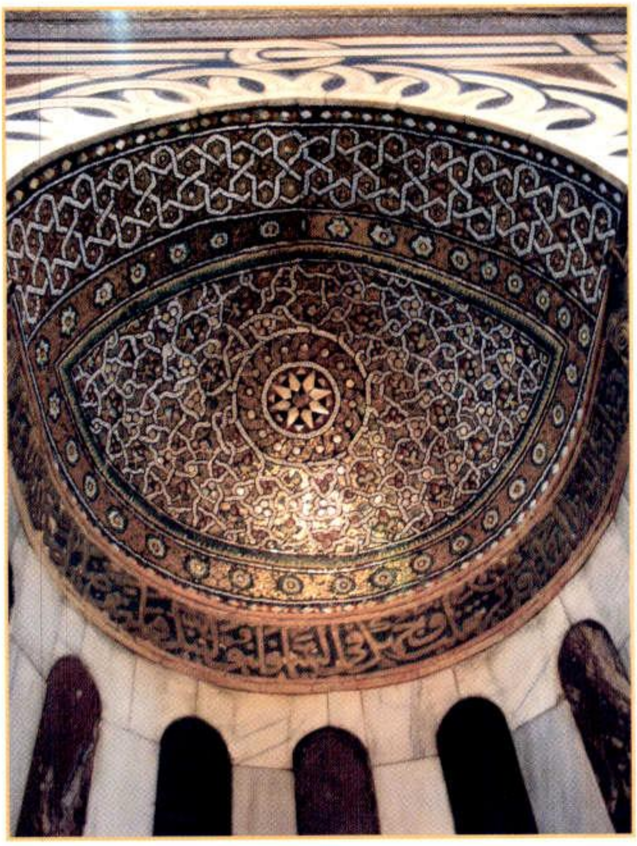
مسجد ابراہیمی کے مختلف گوشوں کے مناظر

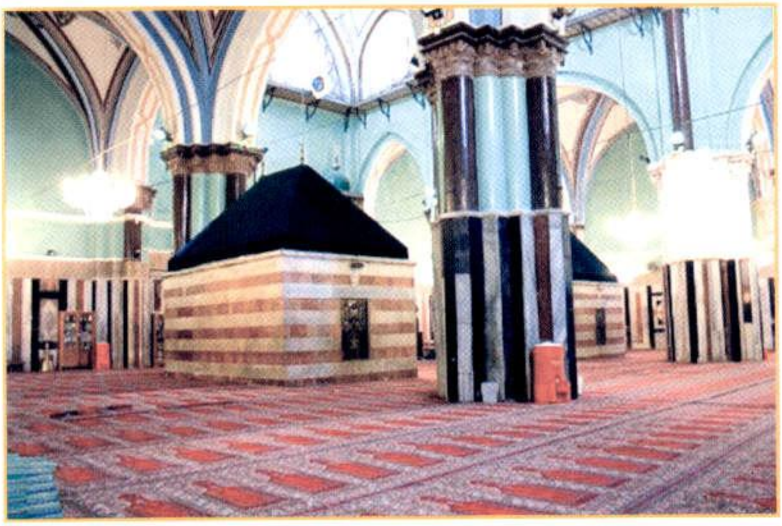






مسجد ابراہیمی کا خوبصورت منقش گنبد





مینار داوٗدی:

بیت المقدس کے قریب وہ مینار جو حضرت داوٗد علیہ السلام کی طرف منسوب ہے
اسی مقام پر حضرت داوٗد علیہ السلام کی قبر مبارک بھی موجود ہے۔





بحر میت: یہ چھوٹا سا سمندر کل ۵۰ میل لمبا اور ۱۱ میل چوڑا ہے، زیادہ سے زیادہ گہرائی ۱۳۰۰ فٹ ہے، نصف جنوبی حصہ اردن اور فلسطین (اسرائیل) کے درمیان بٹا ہوا ہے۔ اس کا کسی بڑے سمندر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے پانی میں نمکیات کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ عام سمندروں میں چار سے چھ فیصد تک نمکیات ہوتے ہیں لیکن بحر میت میں نمکیات کا تناسب ۲۳ سے ۲۵ فیصد ہے۔ اسی وجہ سے اس میں مچھلی سمیت کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا ہے نہ کوئی پودا اگ سکتا ہے۔ بحر میت کا علاقہ دنیا کا سب سے پست علاقہ ہے۔ اس کی سطح عام سطح سمندر سے ۱۳۰۰ فیٹ نیچے ہے۔ ان تمام عجیب خصوصیات کی بنیاد پر محققین کی رائے ہے کہ یہ سمندر قوم لوط علیہ السلام پر عذاب کی وجہ سے وجود میں آیا۔



بحر میت: آجکل یہ جگہ عبرت حاصل کرنے کے بجائے عیش و عشرت اور تفریح گاہ میں تبدیل کر دی گئی ہے





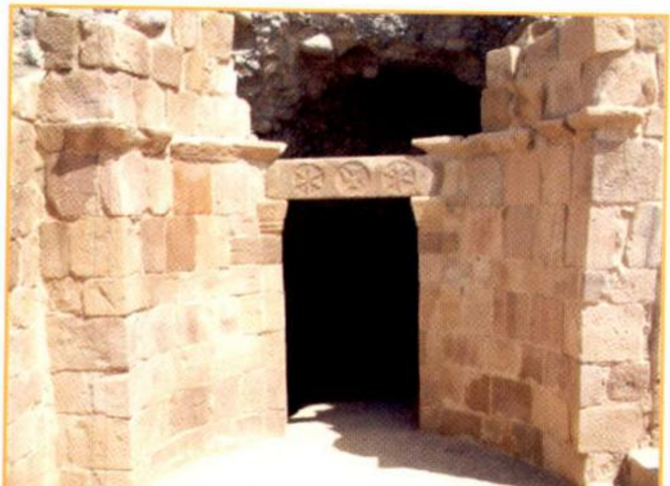
بحر میت: حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس کے آس پاس ہی آباد تھی جس کے آثار کھدائی کے بعد ظاہر ہوئے ہیں





یہ ایک غار کا دہانہ ہے جسے حضرت لوط علیہ السلام سے منسوب کیا جاتا ہے



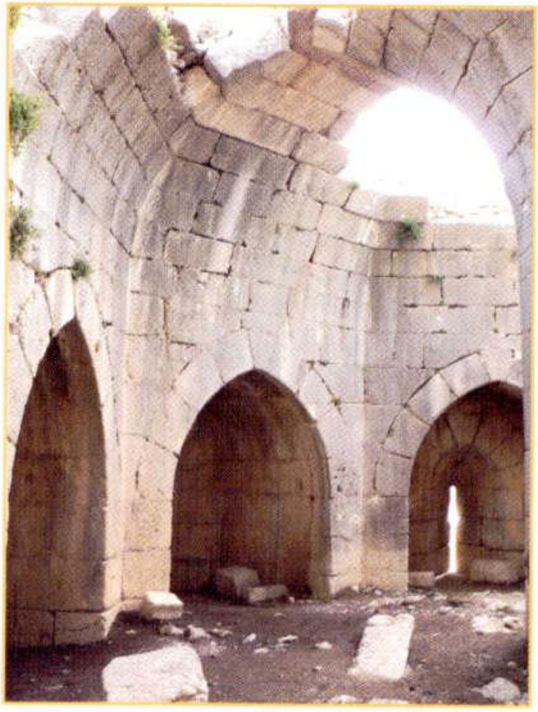


فلسطین کے شمال میں موجود وہ قلعہ جو نمرود کی طرف منسوب ہے

Nimrood Castle







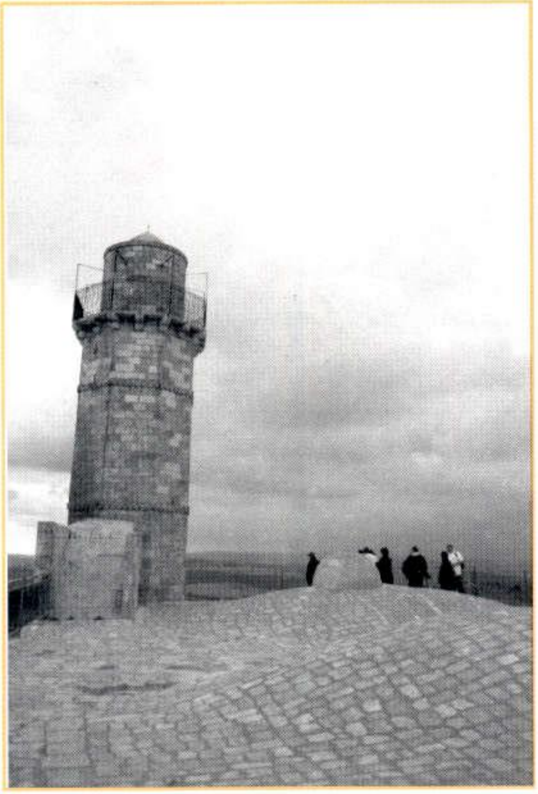


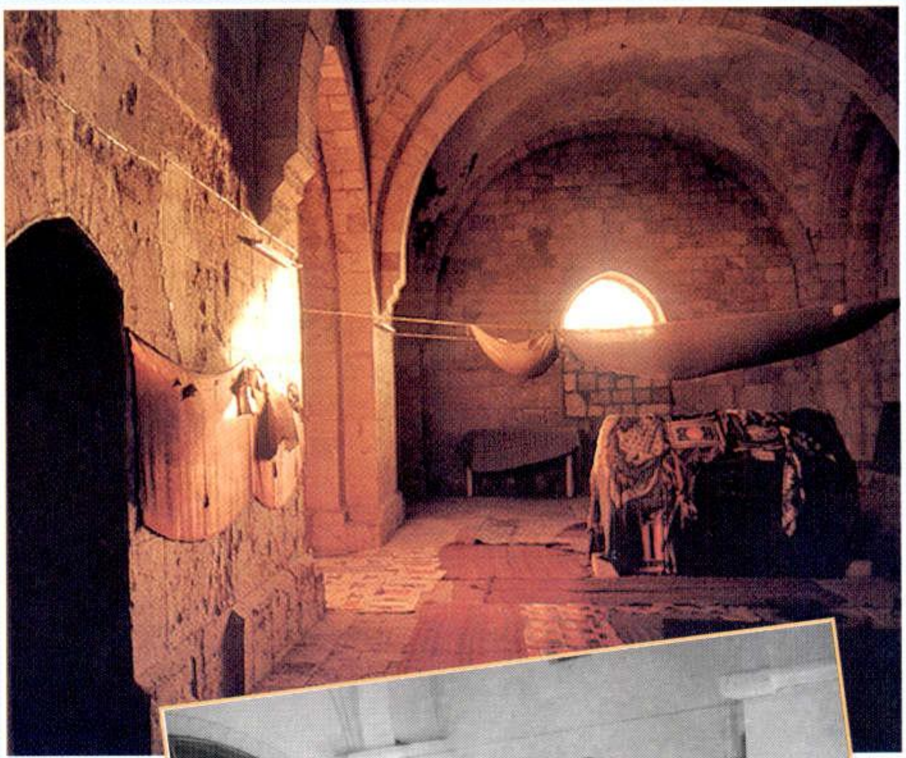


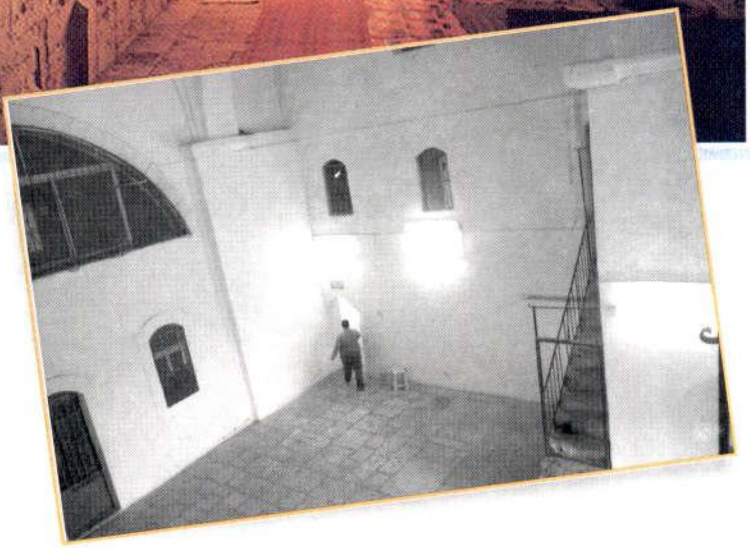
فلسطین کے ایک علاقے میں حضرت شمویل علیہ السلام کی بستی اور ان کے نام سے موسوم مسجد



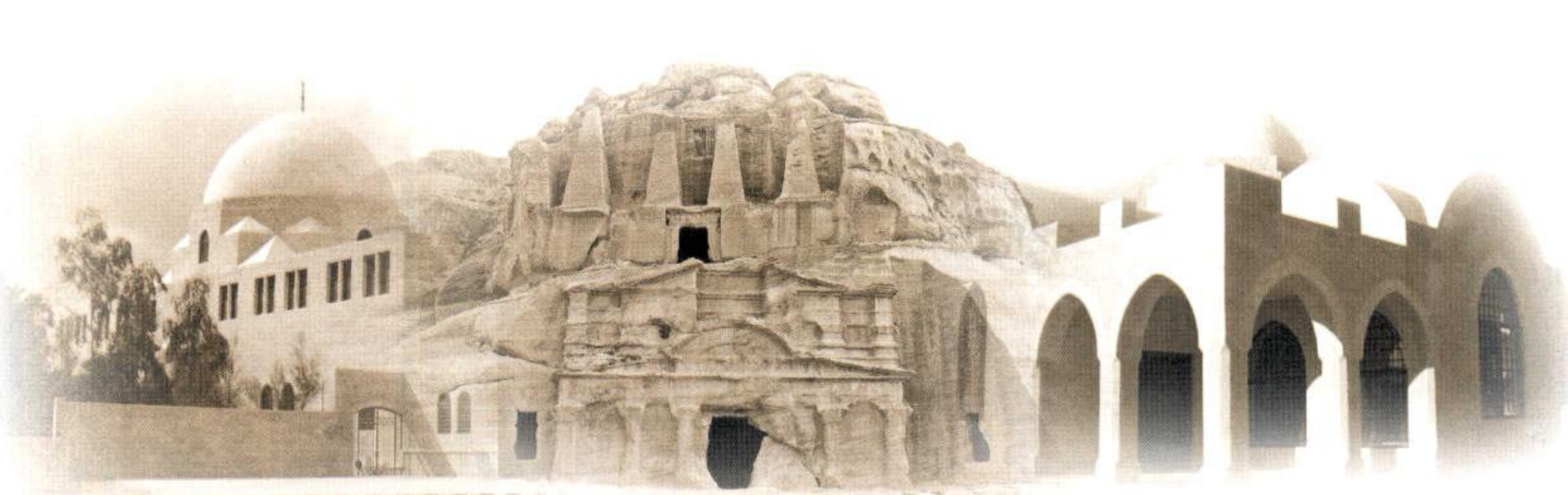
حضرت شمویل علیہ السلام کا مقبرہ





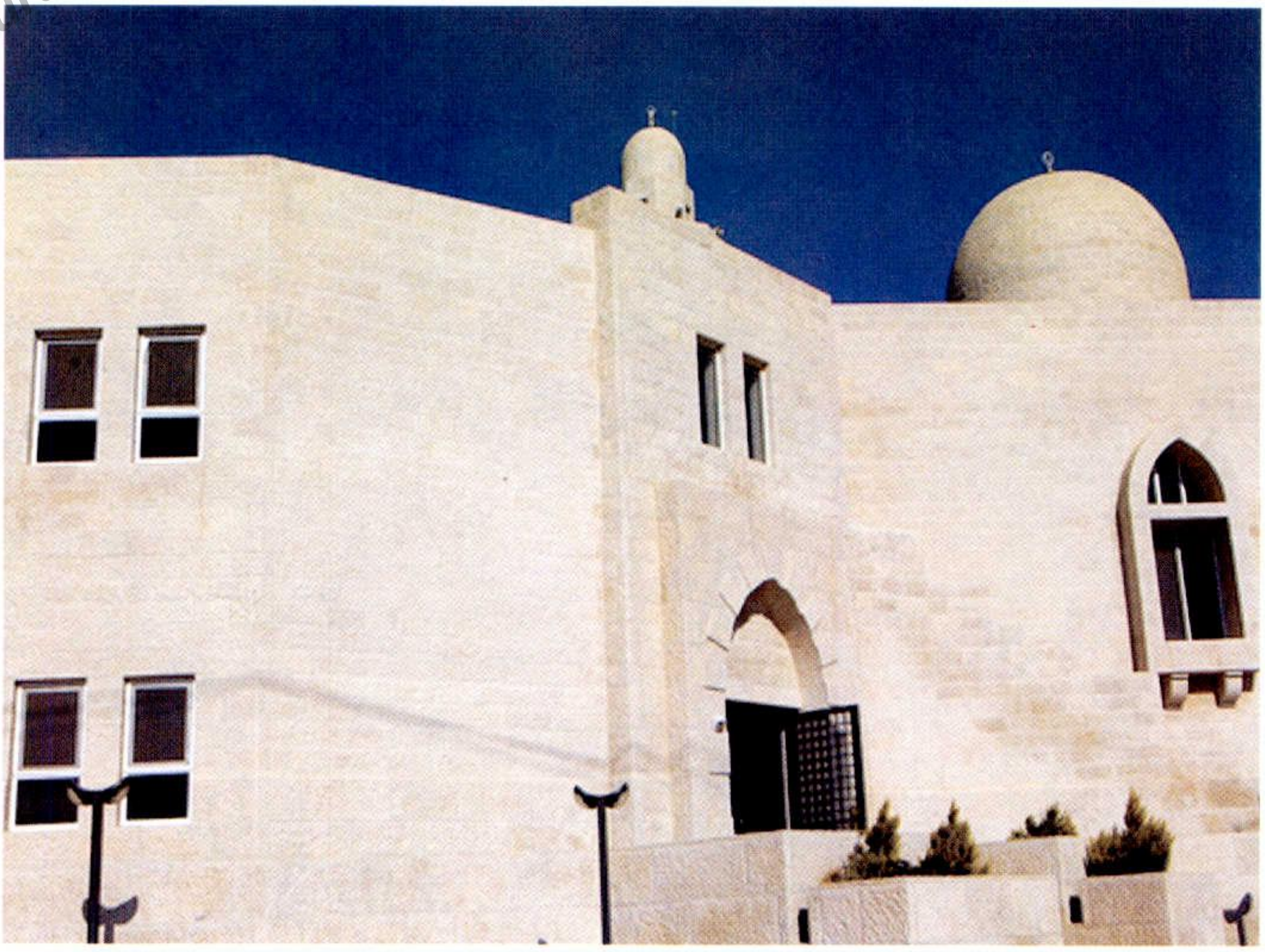


اُردن

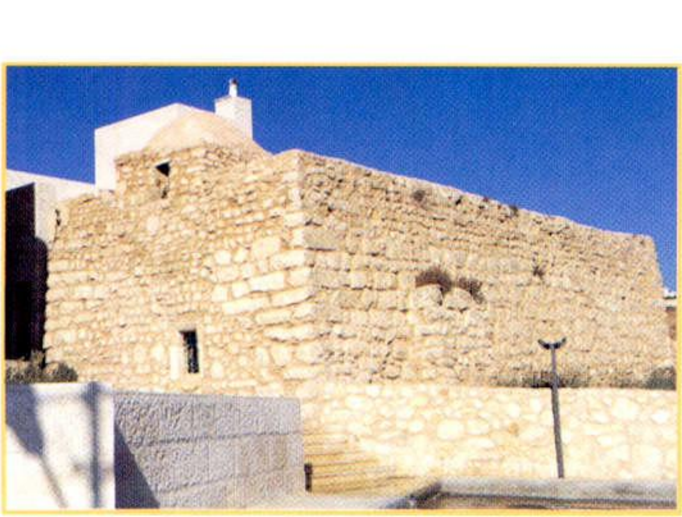


مقبرہ ومسجد حضرت یوشع علیہ السلام

عمان کے قریب نمام کے میں علاقے پہاڑ پر موجود حضرت یوشع علیہ السلام کا مقبرہ اور مسجد۔ حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کے خادم تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ اور نبوت کے وارث بنے۔ جب بنی اسرائیل نے جہاد سے انکار کیا تو یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بنی اسرائیل کو جرأت وہمت دلانے کی کوشش کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان ہی کی قیادت میں چالیس سال بعد بنی اسرائیل کی نسل ارضِ مقدس میں داخل ہوئی۔



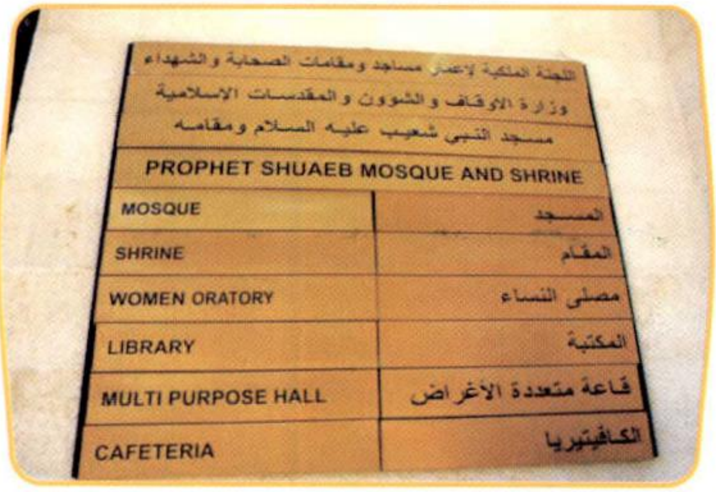


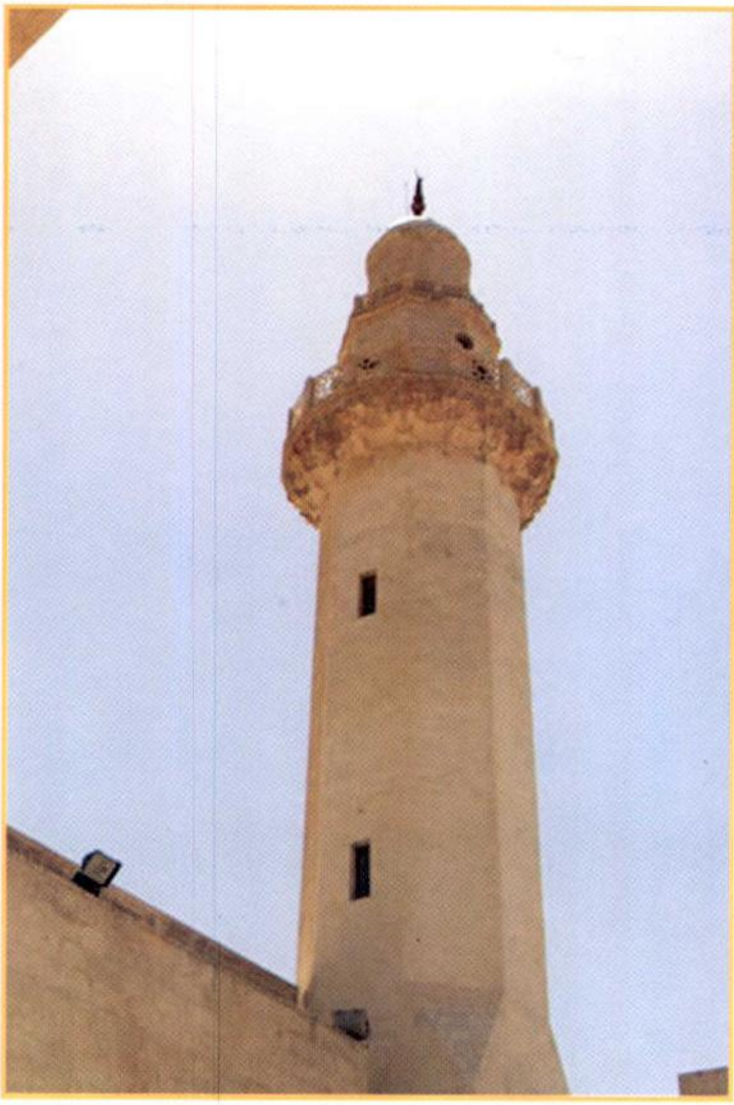


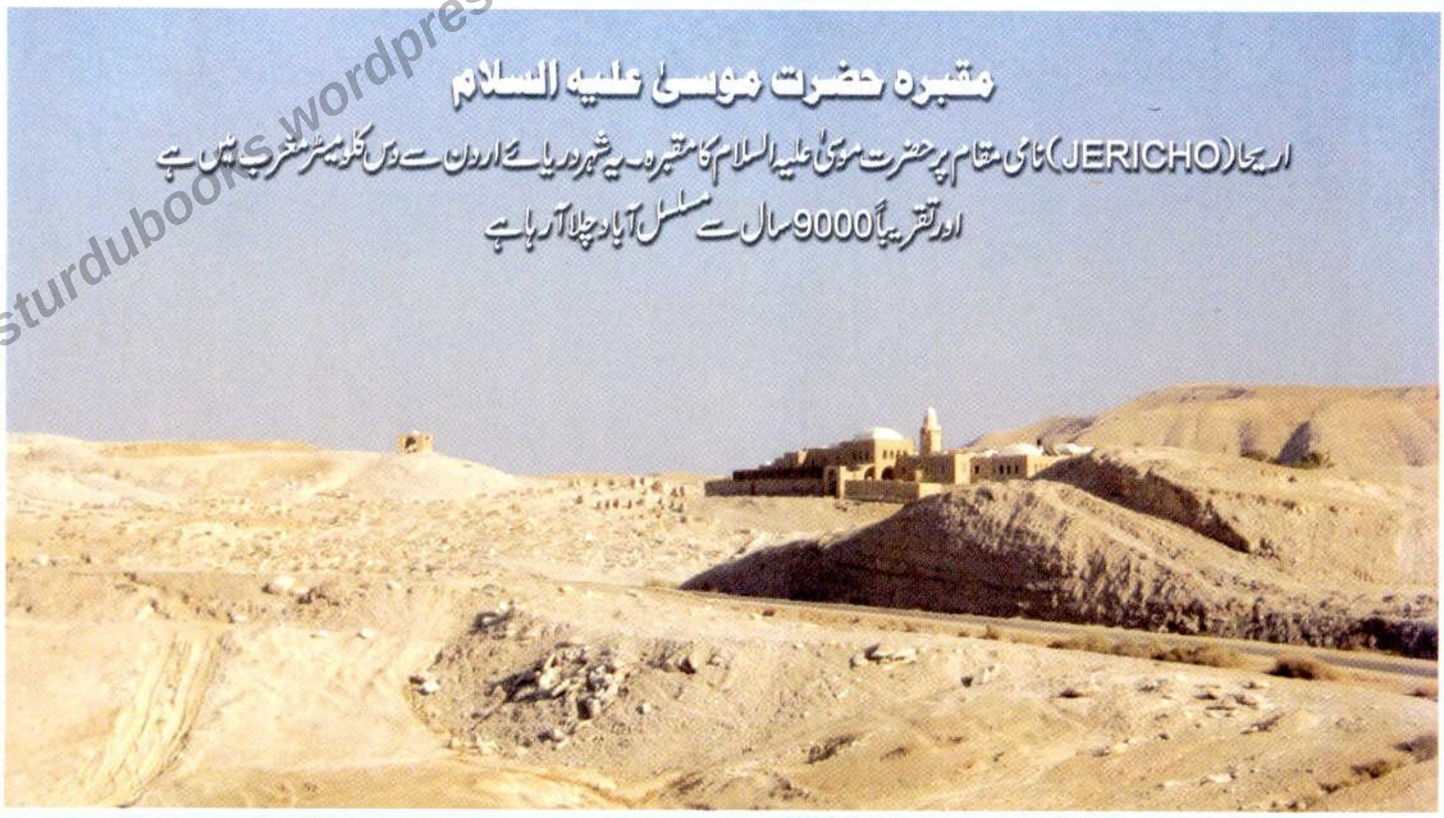
مقبرہ و مسجد حضرت شعیب علیہ السلام

اردن کے علاقے وادی شعیب میں موجود حضرت شعیب علیہ السلام کا مقبرہ اور مسجد۔ حضرت شعیب علیہ السلام قوم مدین (اصحاب الایکہ) کی طرف مبعوث ہوئے اور آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خسر تھے۔

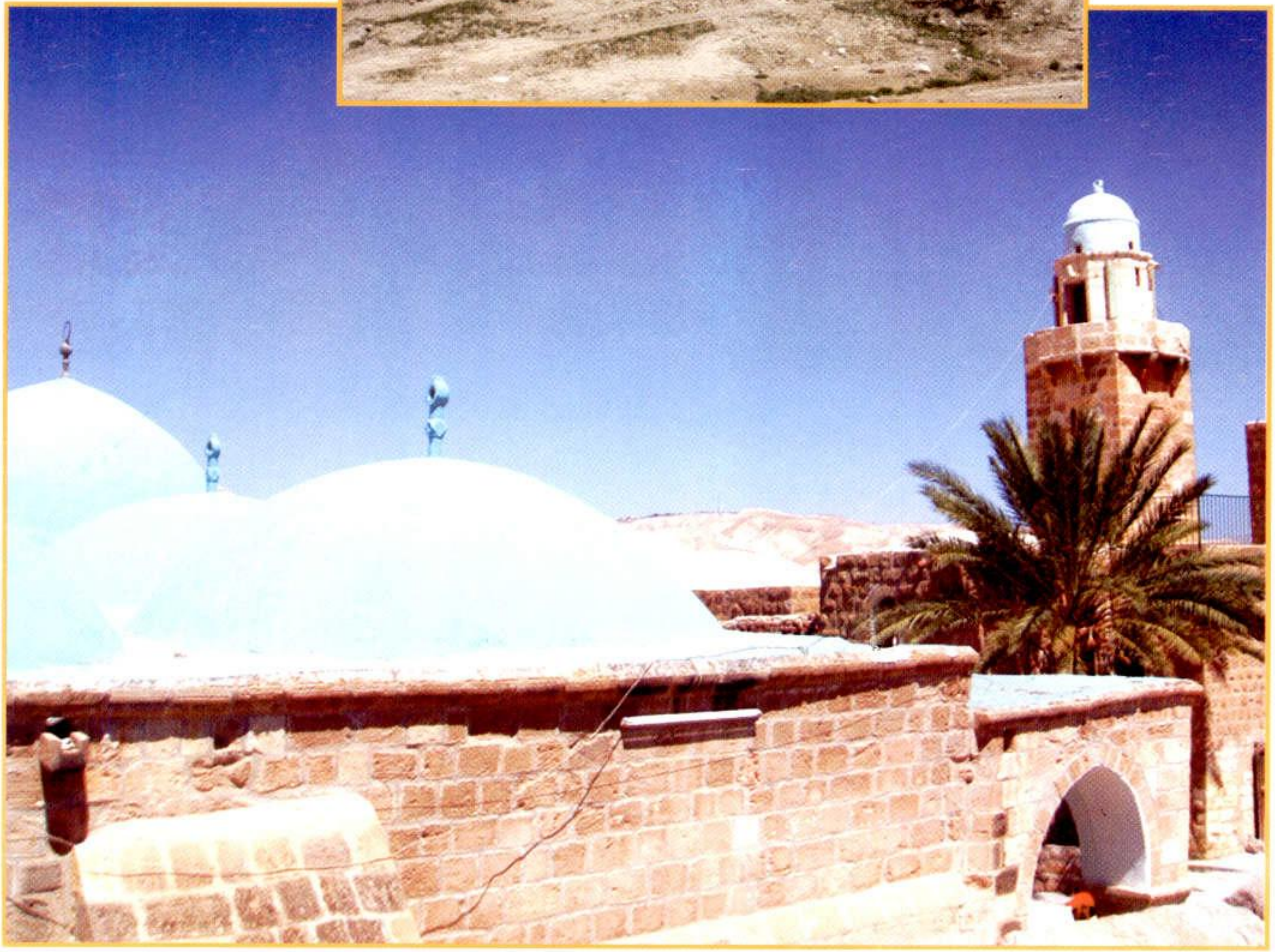







مقبرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
اریحا(JERICHO)نامی مقام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ۔ یہ شہر دریائے اردن سے دس کلومیٹر مغرب میں ہے
اور تقریباً 9000 سال سے مسلسل آباد چلا آرہا ہے



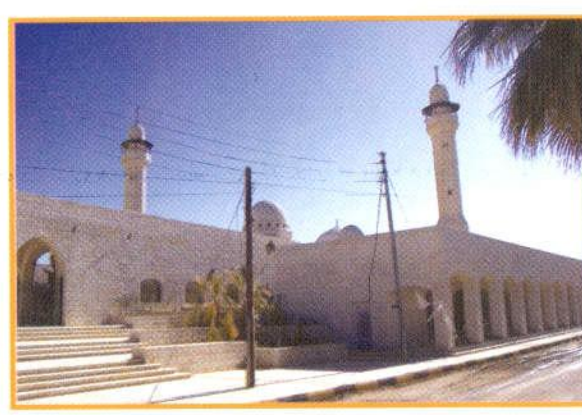


مقامِ حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موتہ کے میدان سے کچھ فاصلے پر حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کے مزارات ہیں۔ یہ مزار حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان کی شکل وشباہت رسول اللہ ﷺ سے ملتی تھی۔ ہجرت حبشہ کے موقع پر آپ ہی نے نجاشی کے دربار میں وہ پُر اثر تاریخی تقریر فرمائی تھی جس سے نجاشی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے تھے جب آپ حبشہ سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا آپ نے اس جنگ میں بہادری کے بڑے جوہر دکھائے تھے جب علم آپ کے پاس آیا تو اس پر کسی نے وار کیا تو دایاں ہاتھ کٹ گیا علم بائیں ہاتھ میں تھاما تو وہ بھی کسی نے کاٹ دیا تو آپ نے نے دونوں کٹے ہوئے بازوؤں میں تھام لیا تیسرے وار میں آپ شہید ہوگئے۔

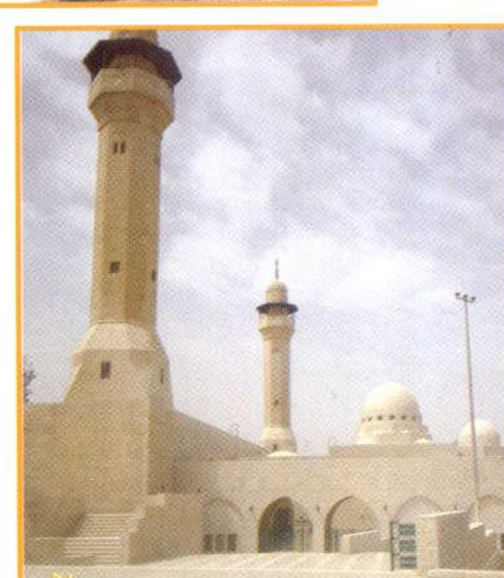






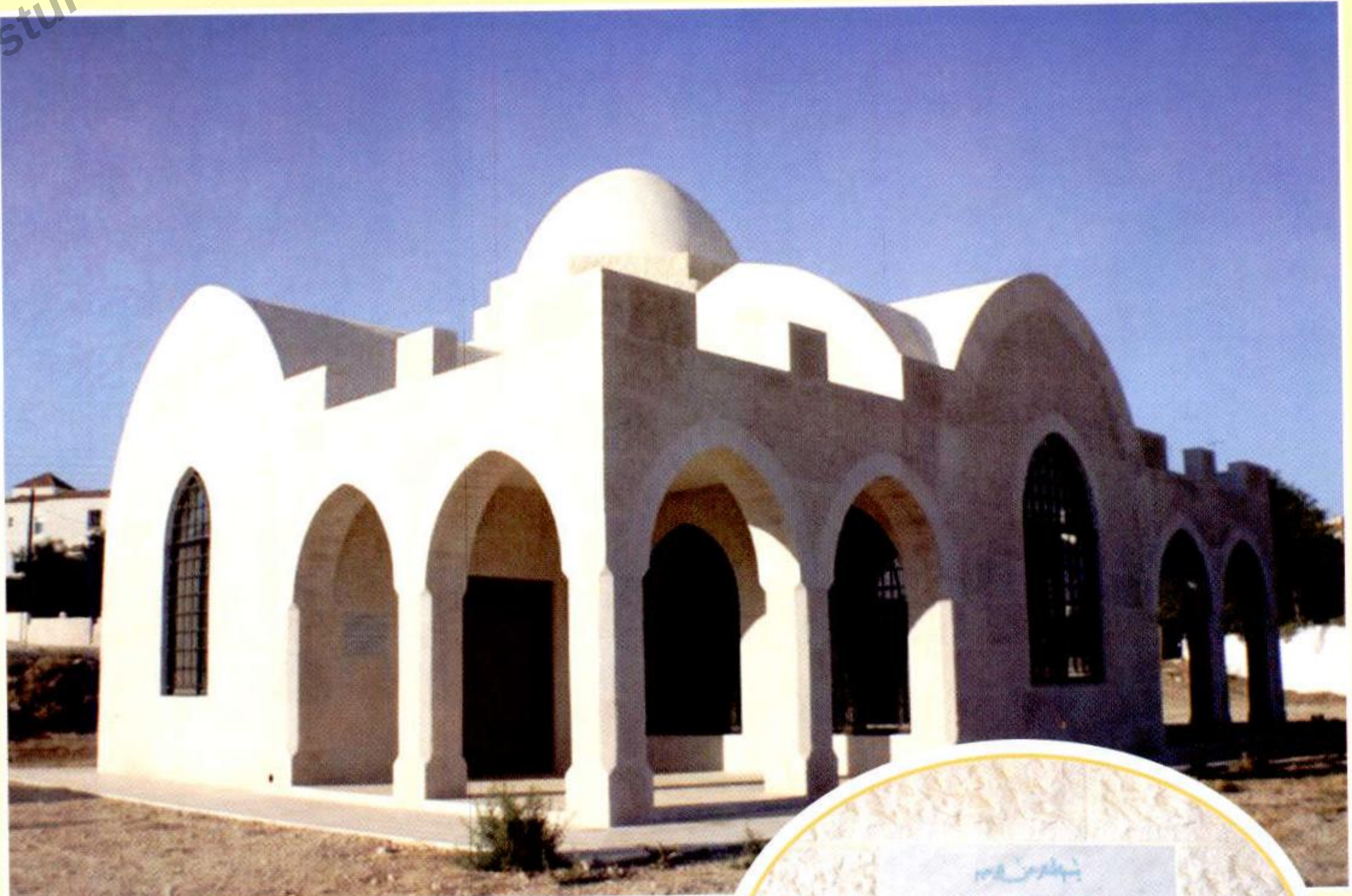
موتہ

عمان سے ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر یہ شہر واقع ہے اس جگہ غزوہ موتہ کا واقعہ پیش آیا تھا۔ موتہ کے میدانِ جنگ کے شمال میں ایک شاندار یونیورسٹی ''جامعہ موتہ'' بنی ہوئی ہے۔ یہ میدان معرکہ موتہ کے وقت سے آج تک ایک ہی حالت میں ہے۔ غزوہ موتہ ۸ھ میں پیش آیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی حضرت حارث بن عمیر ازدی کو بصریٰ (شام) کے بادشاہ کے پاس دعوتِ اسلام کے لیے ایک مکتوبِ گرامی دے کر بھیجا تھا لیکن اس نے آپ کو قتل کر دیا چنانچہ آپ ﷺ نے تین ہزار صحابہ کرام پر مشتمل حضرت زید بن حارثہؓ کی امارت میں ایک لشکر اُس کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ اس غزوہ میں مدمقابل دشمن ایک لاکھ کی تعداد میں موجود تھا اور ایک لاکھ کی کمک دشمن کی آنے والی تھی۔ گھمسان کا رَن پڑا، مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے تین امیر شہید ہوئے اس کے بعد جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں میں آئی تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔



مقام حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردن میں صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقبرہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں اور ابتداء اسلام میں ایمان قبول کرنے والوں میں سے آٹھویں نمبر پر آپ نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معتمد ساتھیوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔







مقامِ حضرت ابو عبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اغوار (اردن) میں صحابیٔ رسول حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد ومقبرہ، عشرہ مبشرہ میں شامل حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی دور میں اسلام قبول کرنے والوں میں سے ہیں۔ غزوہ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کے رخسارِ مبارک میں جنگی ٹوپی کے دو کڑے گھس گئے تھے تو حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے دونوں دانتوں سے نکالا۔ نکالنے کی کوشش کے دوران حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے دو دانت گر گئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ آپ کو یمن کی طرف معلّم بنا کر بھیج رہے تھے تو آپ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''یہ اس امت کے امین ہیں''۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے مقرب صحابہ میں سے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اردن اور شام آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوا تھا۔ وبا (بیماری) طاعونِ امواس جس میں بہت سے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے اس میں آپ نے بھی وفات پائی۔





ابو عبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ عنہ

عمان میں رومی دور کی بنی ہوئی اسٹیڈیم طرز کی عمارت جس میں سیڑھیوں کے انداز میں تماشائیوں کے لیے نشست گاہیں بنی ہوئی ہیں اس میں اس دور کے بادشاہ اپنی تفریح طبع کے لیے مختلف قسم کے مقابلے کروایا کرتے تھے۔ بعض مقابلے خونی بھی ہوا کرتے تھے جس میں کسی ایک مدمقابل کی ہلاکت لازمی ہوا کرتی تھی۔



مقامِ حضرت ضرّار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد سے کچھ فاصلے پر دائیں ہاتھ پر حضرت ضرّار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار ہے، ان کی شجاعت کی داستانوں سے شام کی فتوحات کی تاریخ بھری پڑی ہے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص ساتھی جن کے بارے میں مشہور ہے کہ جنگ کے وقت نہ صرف یہ کہ سینے پر زرہ نہیں پہنتے تھے بلکہ قمیص بھی اتار دیتے تھے

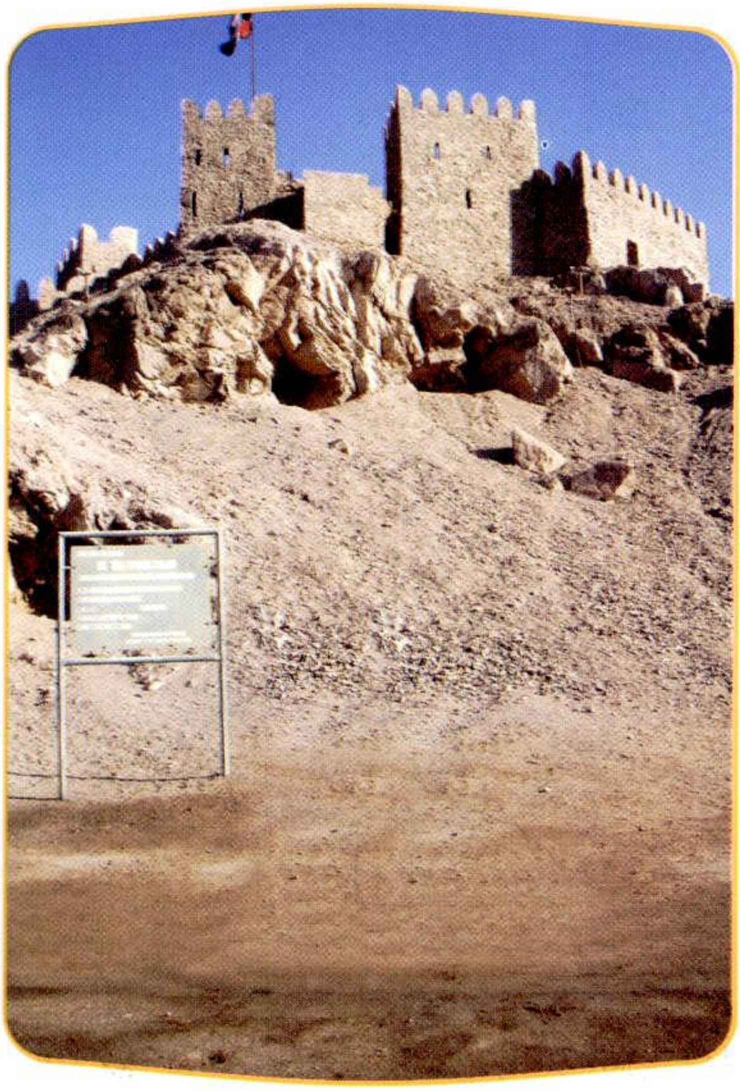






دریائے اردن کے ساحل پر موجود قلعہ ''الربض'' جو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کے بلند ترین پہاڑ پر تعمیر کروایا



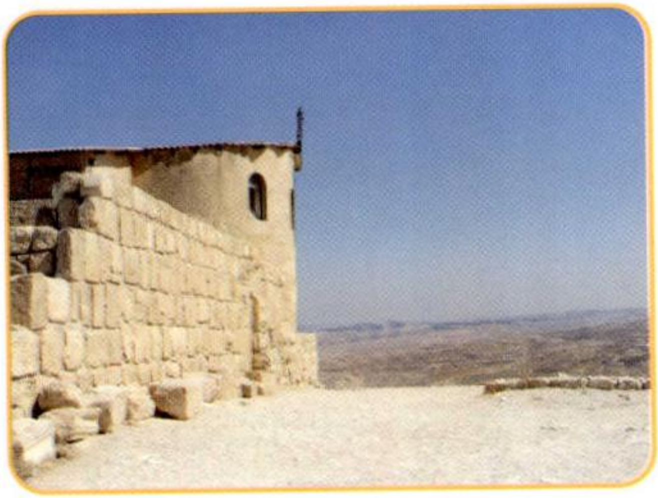


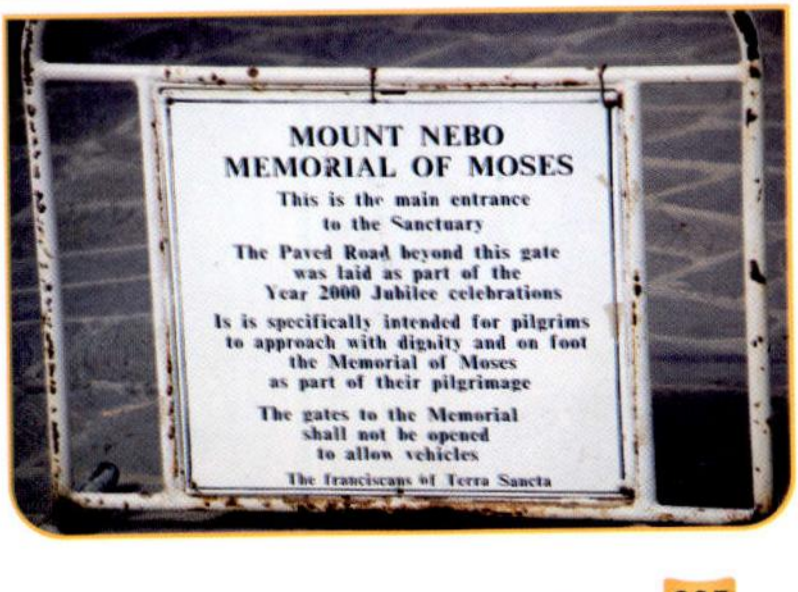
جبل نیبو ضیاغہ

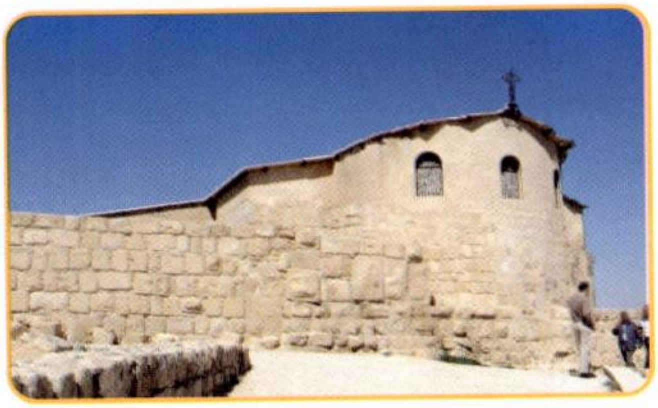
اردن میں واقع یہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قیام کیا تھا، اس پر یادگاری عمارت تعمیر کردی گئی ہے











مقام اہلِ کہف

اردن کے شہر عمان میں اصحابِ کہف کا غار جن کے نام پر قرآنِ کریم کی ایک پوری سورت ہے۔ ان کا واقعہ یہ ہے کہ ایک بت پرست بادشاہ کے دور میں چند نوجوان دین توحید پر ایمان لے آئے تو بت پرست بادشاہ اور اس کے کارندوں نے ان پر ظلم وستم شروع کر دیا لہٰذا یہ لوگ فرار ہو کر ایک غار میں مقیم ہو گئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان پر گہری نیند مسلط فرمادی اور یہ کئی سال تک پڑے سوتے رہے۔ غار کا محلِ وقوع ایسا تھا کہ سورج کی روشنی اور ہوا تو بقدرِ ضرورت اندر پہنچتی تھی، لیکن دھوپ کسی وقت اندر نہیں آتی تھی۔ کئی سال گزرنے کے بعد بت پرست بادشاہ کی حکومت ختم ہو گئی اور اس کی جگہ ایک صحیح العقیدہ اور نیک بادشاہ برسرِ اقتدار آ گیا تو اس وقت یہ لوگ بیدار ہوئے۔ قرآنِ کریم نے مختصر طور پر ان کا قصہ ذکر کرنے کے بعد یہ بھی ذکر فرمایا کہ اس دور کے لوگوں نے اس جگہ کے اوپر مسجد بھی تعمیر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا چنانچہ اس جگہ غار اور مسجد موجود ہے۔

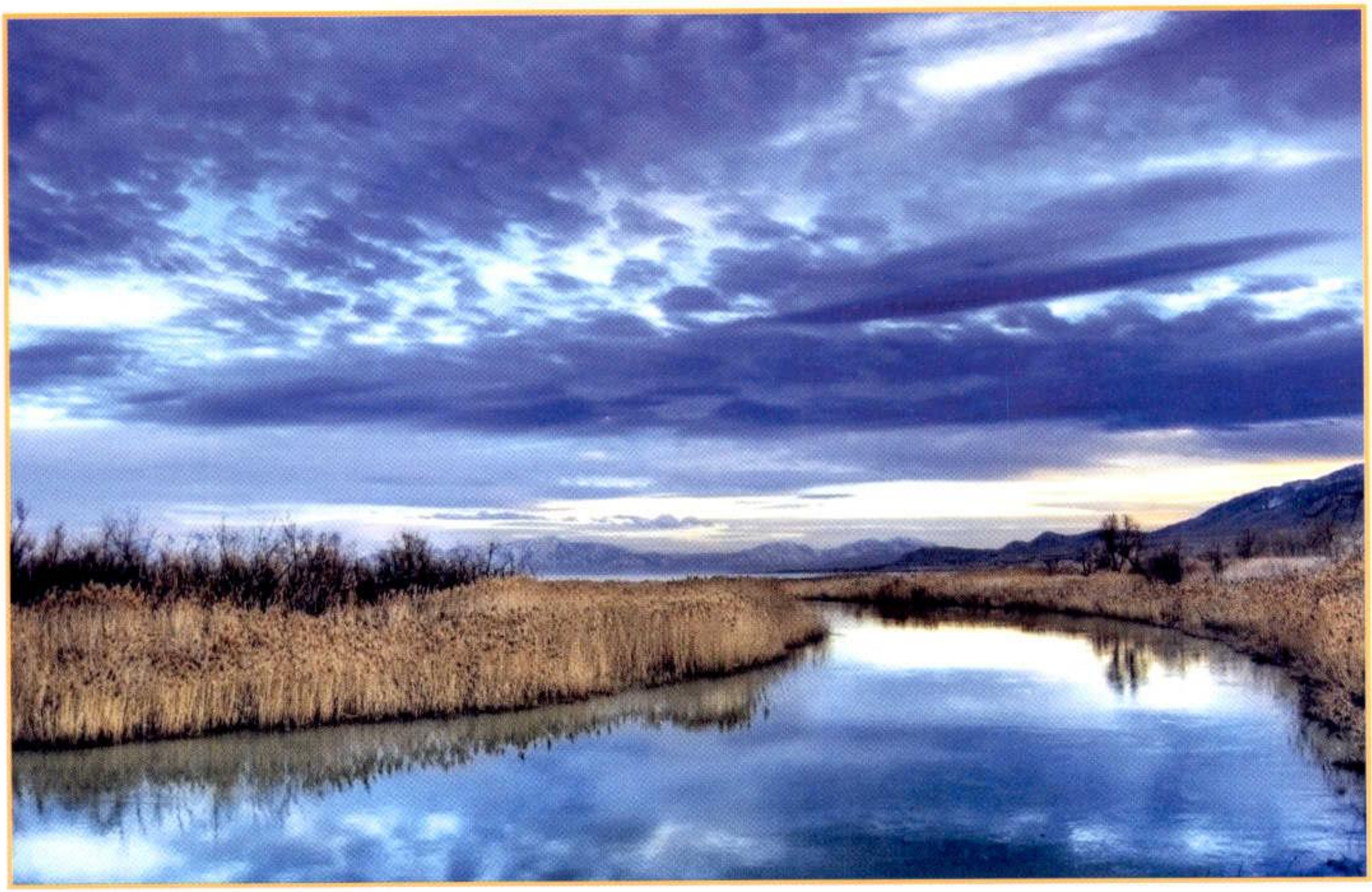


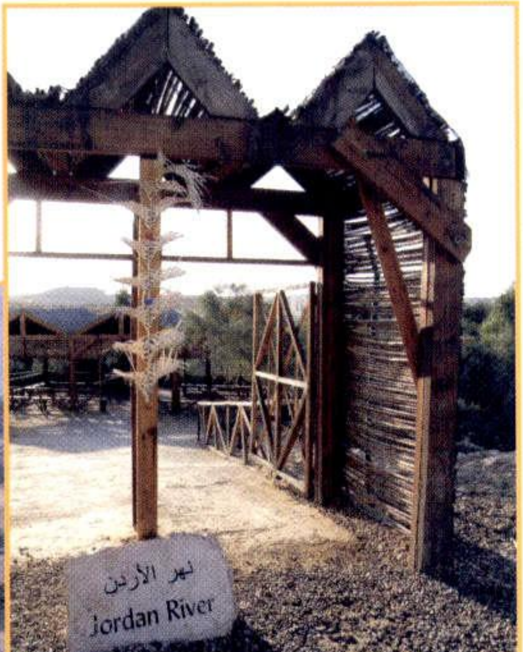




دریائے اردن

دریائے اردن بڑا قدیم دریا ہے۔ یہ لمبائی میں 319 کلومیٹر لمبا ہے، اس کا کچھ حصہ کنعان، فلسطین اور سوریا میں بھی ہے۔ قدیم کتابوں میں اس کا تذکرہ جابجا موجود ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی دو مقامات پر اس دریا کا نام لیے بغیر تذکرہ کیا گیا ہے۔ دریائے اردن کی وادی مختلف اقوام اور تہذیبوں کا گہوارہ رہی ہے اسی کے کناروں پر سینکڑوں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے۔





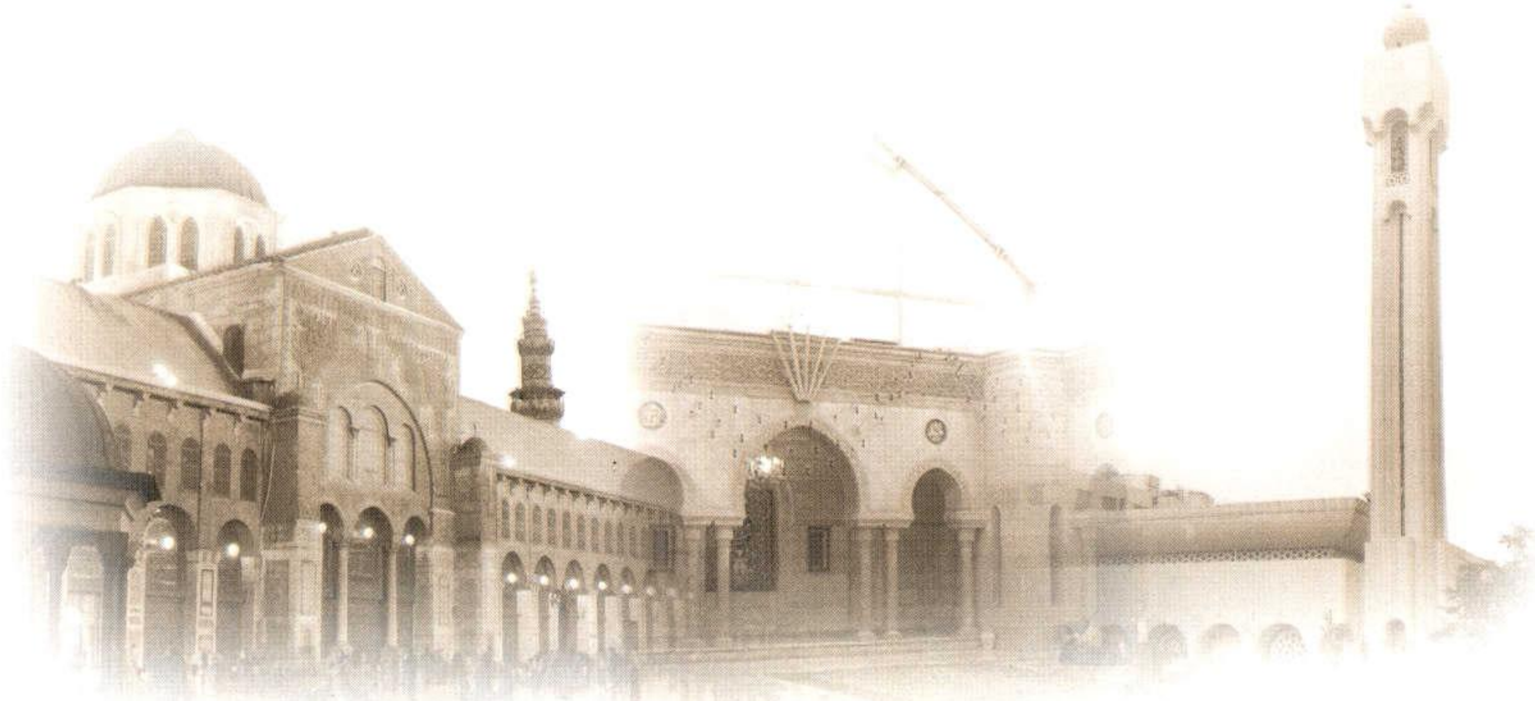




besturdubooks.wordpress.com
30
سال سے موٹر سائیکل کی دنیا میں جانا پہچانا نام
خولہ ٹریڈرز
نقد کی قیمت پر قسطوں میں!
تاریخی ورثہ
نقوش تاریخ اسلامی کتاب کے چند اوراق دیکھے۔ اپنے تاریخی ورثے کو دیکھتے ہوئے موجودہ حالات پر غور کیا تو بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ گئے۔
اُن کے ایمان کی مضبوطی انہیں کامیابی کی بلندیوں پر لے گئی۔
اور ہمارے ایمان کی حالت.......
اُن کے جذبوں کی صداقت نے انہیں قوموں کی قیادت دی۔
اور ہمارے سمندر کے جھاگ کی طرح جذبے.......
اُن کے دن رات کی سوچوں کا محور اسلام تھا۔
اور ہمارے دن رات.......
اللہ جزائے خیر دے ایم۔آئی۔ایس کی انتظامیہ اور کتاب کے نوجوان مؤلف کو جنہوں نے اہل حق کے تاریخی ورثے اور اہلِ باطل کے نشاناتِ عبرت کو تصویری صورت میں دنیا کے سامنے پیش کر کے اسلامی تاریخی مواد میں قابل قدر اضافہ کیا۔
والسلام
محمد اسلم شیخ
خولہ ٹریڈرز
ASIA HERO
MOTORCYCLE
GUANGTA
SITARA
WINNER
From the house of
MoonStar
Rabia Manzil, Akbar Road, Karachi, Ph: 021-2778695 Cell: 0321-2381004

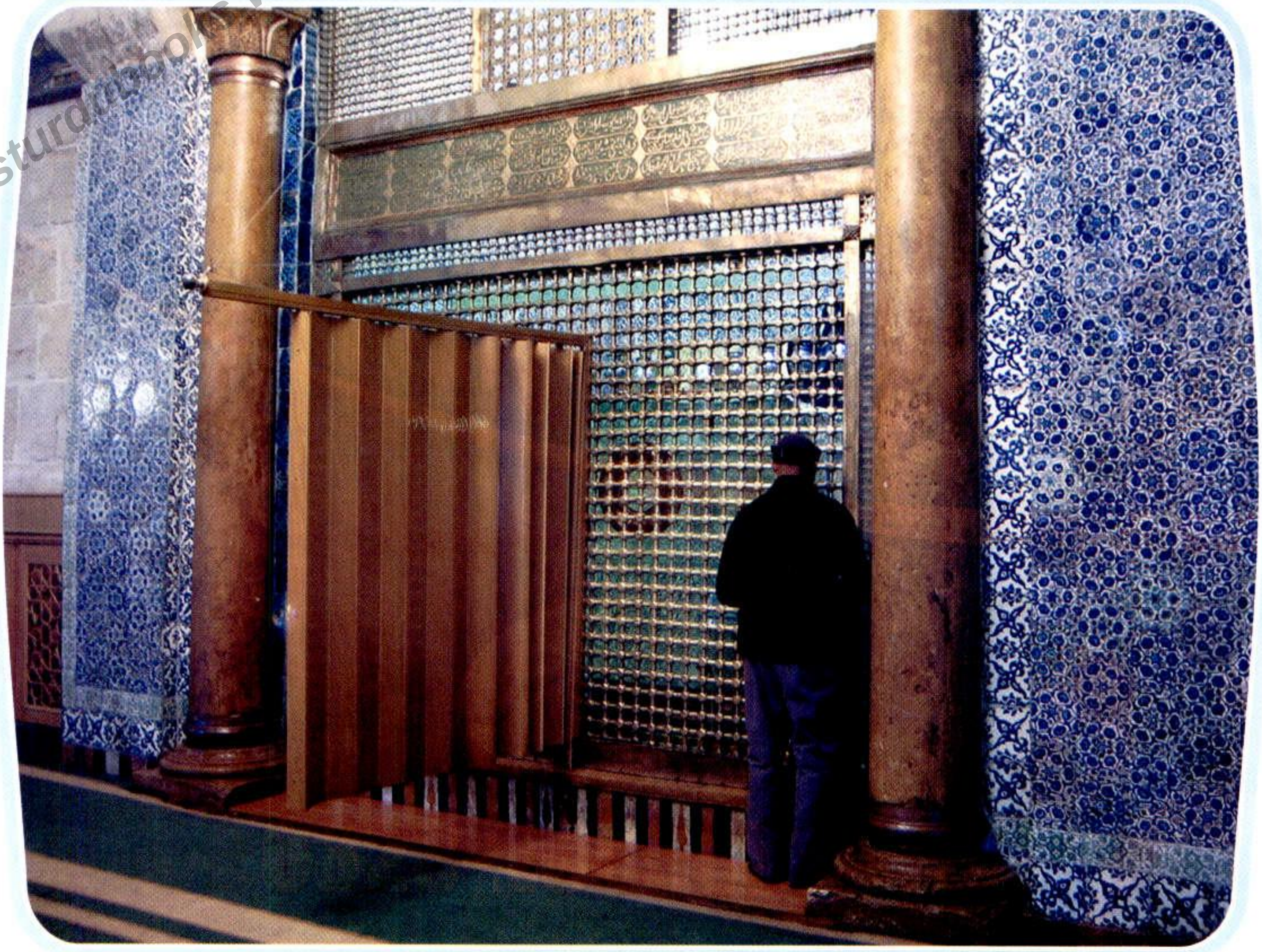
نقوش تاریخ اسلامی

شام



حلب (شام)

جامع مسجد زکریا میں حضرت زکریا علیہ السلام کا مزار



قلعہ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ

دمشق میں موجود یہ قلعہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعمیر کردہ ہے۔ مسلمانوں اور امارتِ اسلامیہ کی حفاظت کے لیے سلطان ایوبی نے ایسے مضبوط قلعے تعمیر کیے جو آج تک کئی صدیاں گزرنے کے باوجود صحیح سلامت موجود ہیں۔



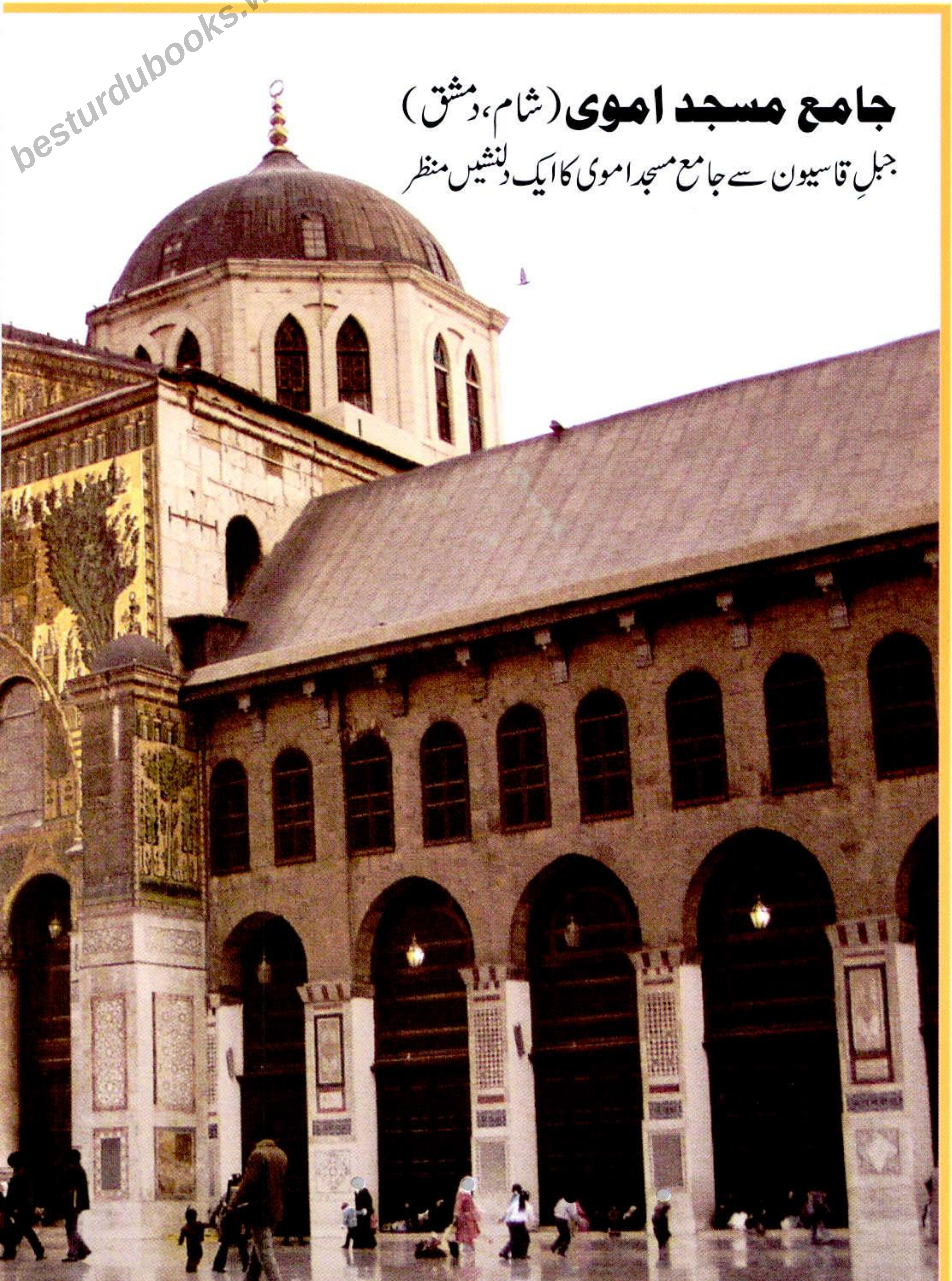


حصن سلیمان

دمشق میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی جانب منسوب قلعہ جواب انتہائی بوسیدہ ہو چکا ہے







جامع مسجد اموی (شام، دمشق)

جبلِ قاسیون سے جامع مسجد اموی کا ایک دلنشیں منظر

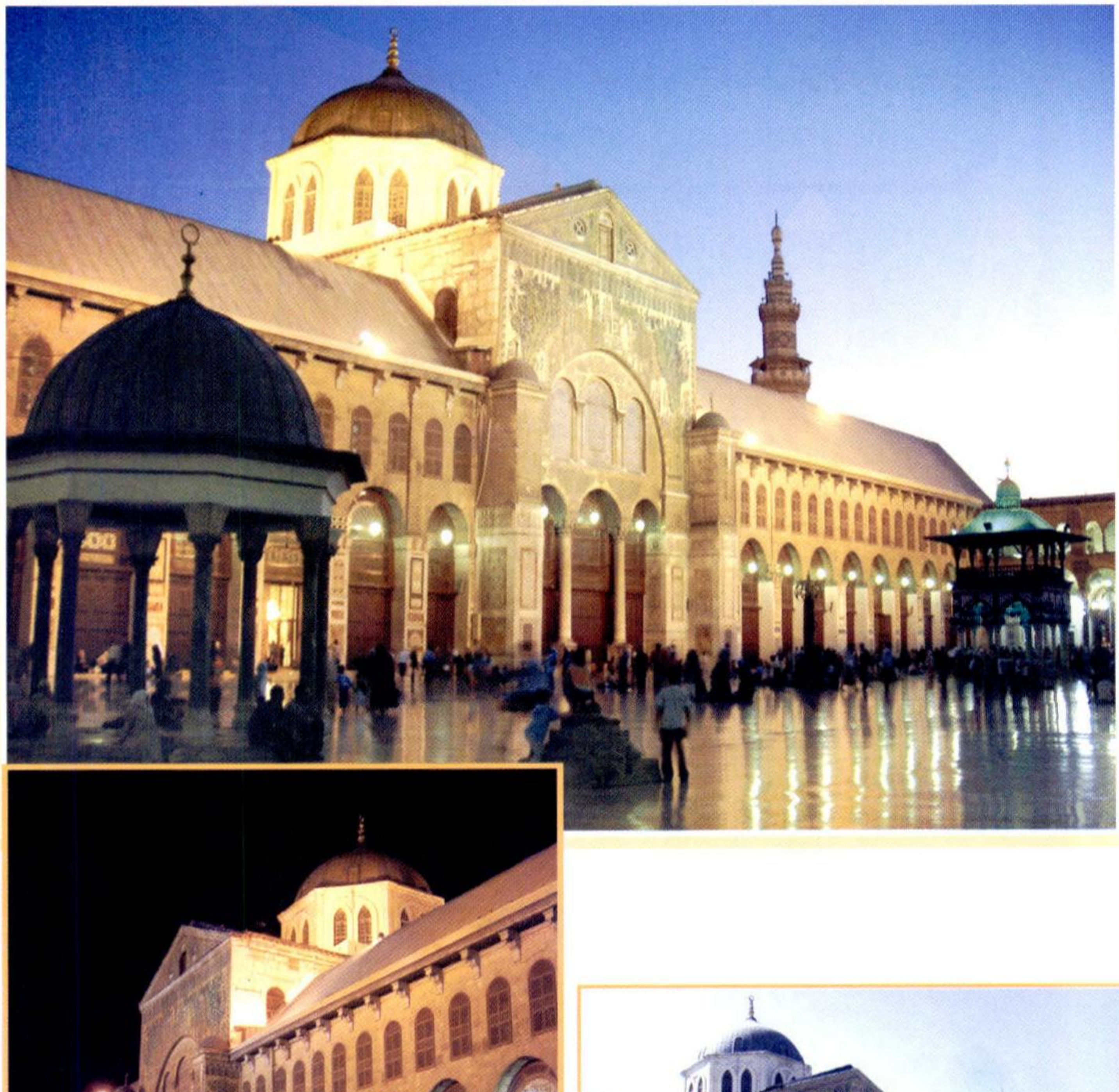
جامع مسجد اموی:

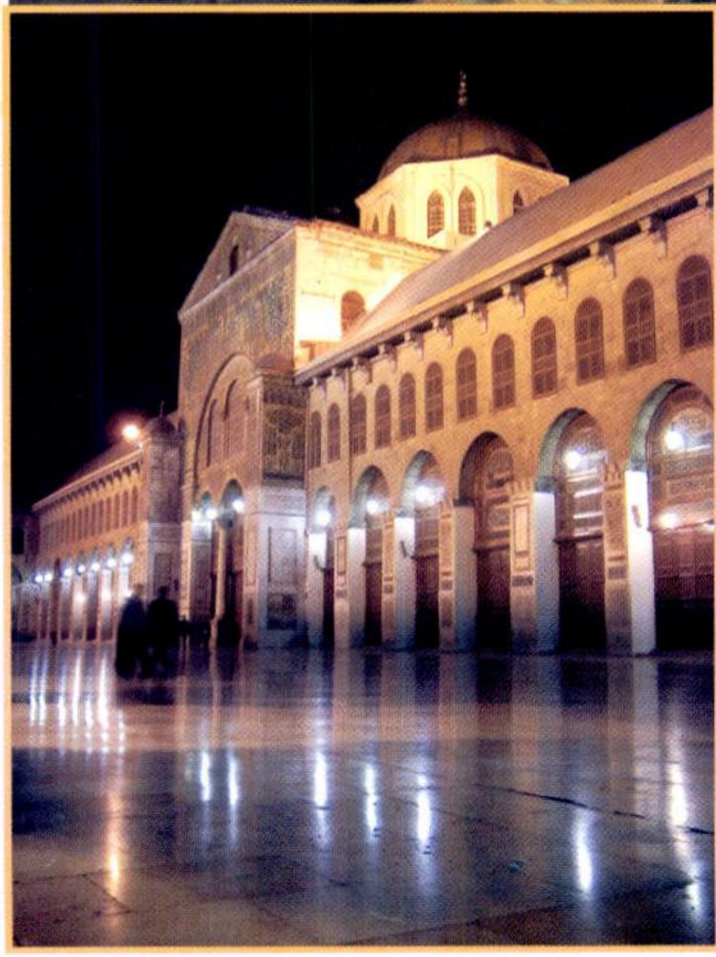
دمشق کی مشہور زمانہ جامع مسجد جو اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے کثیر قم خرچ کر کے تعمیر کروائی۔ اس مسجد کی تعمیر پر ایک کروڑ بارہ لاکھ دینار خرچ ہوئے۔ یہ تاریخی مسجد عجائبات زمانہ میں شمار ہوتی ہے۔ ولید بن عبدالملک کو تعمیرات کا بہت شوق تھا، انہوں نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کے علاوہ مسجد اقصیٰ کے صحن میں موجود قدرتی چٹان پر سنہرے گنبد والی عمارت بھی تعمیر کروائی۔



جامع مسجد اموی

یہ عظیم الشان مسجد دمشق کے پرانے شہر کے بالکل درمیان میں واقع ہے۔ رومیوں کے عہدِ حکومت میں یہاں عیسائیوں کا ایک کلیسا تھا جو ”کنیسہ یوحنا“ کہلاتا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں مسلمانوں نے دمشق پر حملہ کیا تو آدھا شہر لڑائی کے ذریعے فتح ہوا اور باقی آدھا حصہ صلح کے ذریعہ فتح ہوا۔ اتفاق سے اس کلیسا کا نصف حصہ لڑائی سے اور باقی نصف حصہ مصالحت سے فتح ہوا، لہذا آدھے حصے میں مسلمانوں نے مسجد بنالی اور باقی کو معاہدے کی شرائط پر عمل کرتے ہوئے کلیسا ہی برقرار رکھا۔ سالہا سال تک یہاں مسجد اور کلیسا برابر برابر قائم رہے۔ ولید بن عبدالملک نے اپنے دورِ حکومت میں عیسائیوں کو راضی کر کے کلیسا ان سے خرید کر ایک عظیم الشان مسجد کی بنیاد رکھی۔







یہی وہ مسجد ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے اور مسلمانوں کی قیادت فرمائیں گے



جامع مسجد اموی کے داخلی دروازے کا خوبصورت عکس



سُبحانہٗ وتعالیٰ

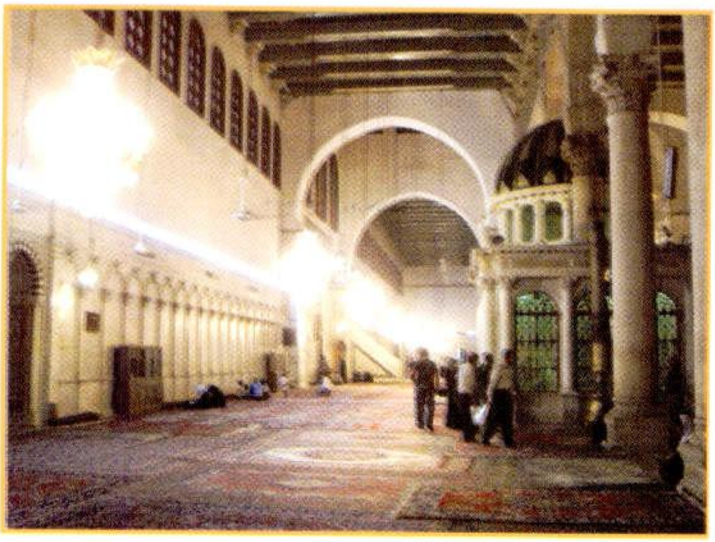
جامع مسجد اموی کا اندرونی منظر

یہ مسجد سینکڑوں برس علماء وفقہاء، محدثین، مفسرین اور اہل سلوک کا مرکز رہی۔ اس مسجد میں فقہی مجالس قائم ہوتی تھیں اور امت کے قابل فخر علماء یہاں بیٹھ کر فقہ کی تدوین کرتے۔ امت ان فقہاء ومحدثین کے عظیم علمی کارناموں کا احسان کبھی نہیں چکا سکتی۔





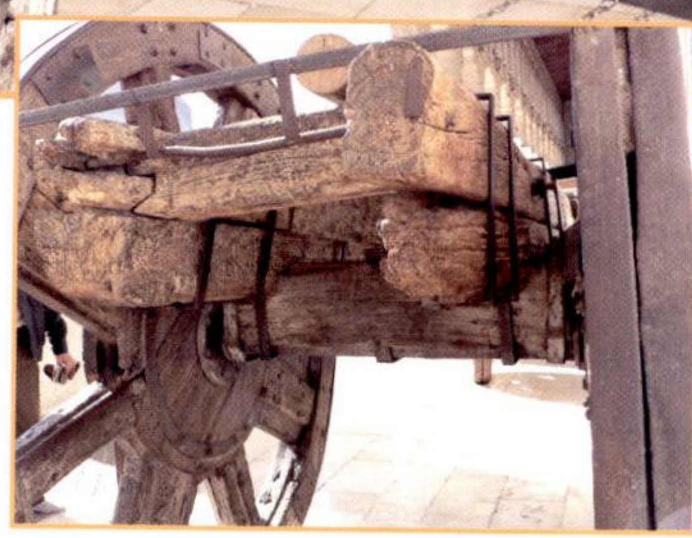




منجنیق (توپ)

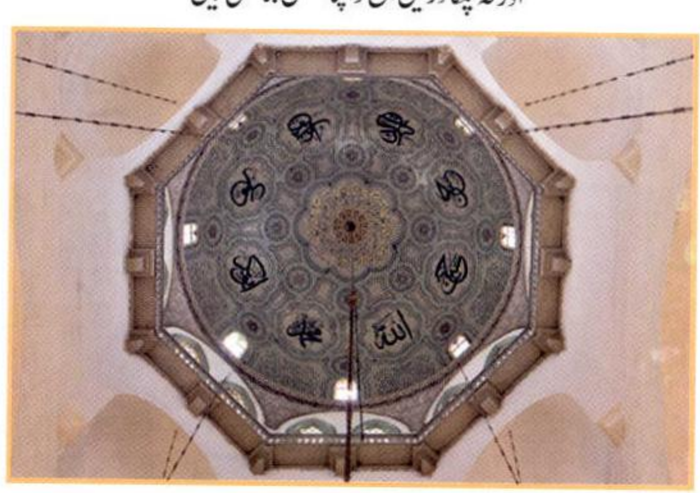
مسجد اموی کے صحن میں موجود وہ گاڑی جسے منجنیق کہا جاتا ہے جو پرانے وقتوں میں توپ کا کام دیتی تھی۔ یہ منجنیق سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے جوانہوں نے بہت سی جنگوں میں استعمال کی۔ اب اسے بطورِ یادگار یہاں رکھ دیا گیا ہے۔







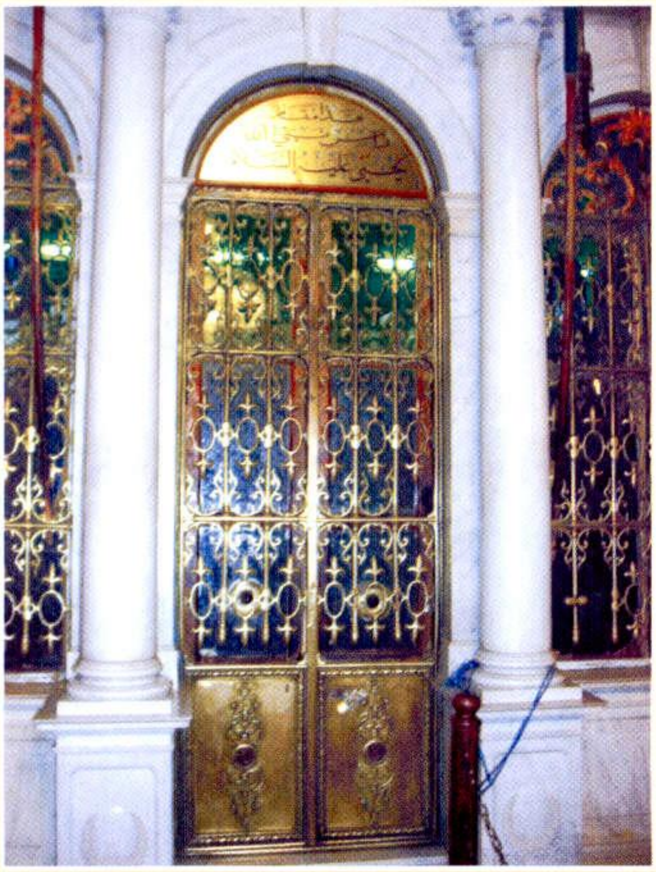
مسجد کے گنبد جسے ''بقہ - النسر'' کہا جاتا ہے، کا اندرونی منظر
مسجد اموی کے گنبدوں کی یہ خاصیت مشہور ہے کہ ان میں نہ مکڑی جالے بن سکتی ہے
اور نہ چمگادڑیں ان کو اپنا مسکن بنا سکتی ہیں



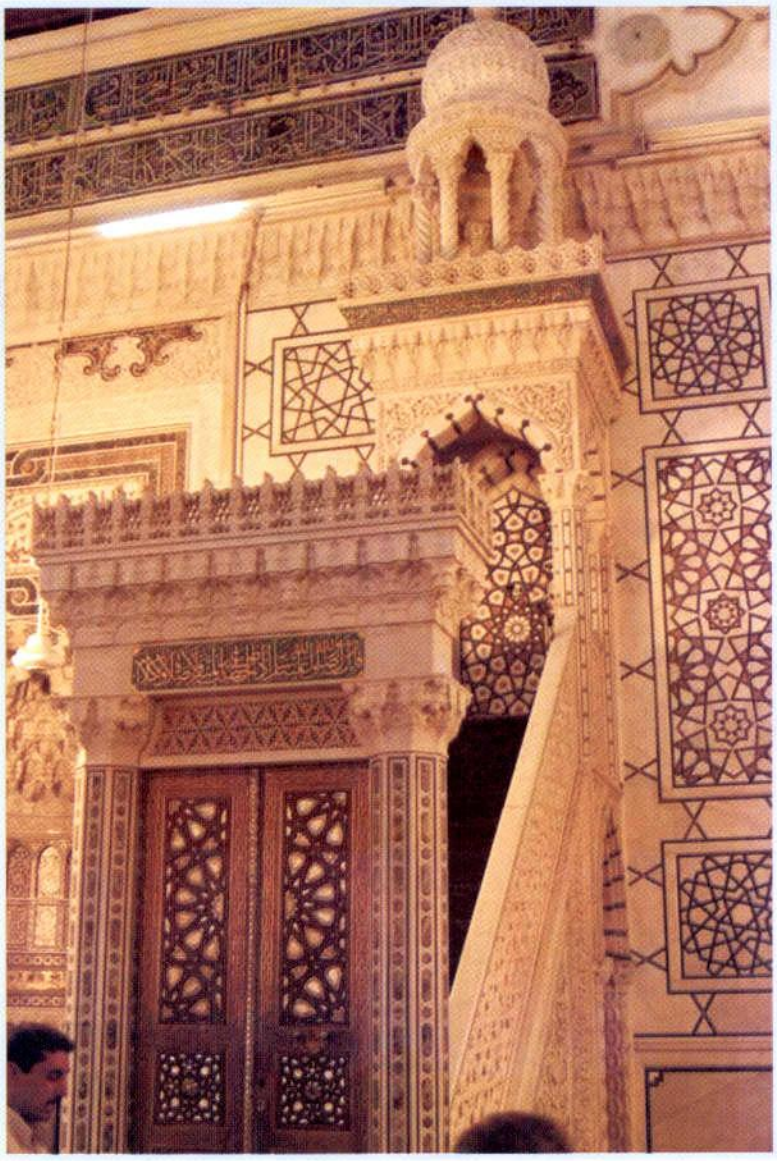
یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک مدفون ہے۔ جامع مسجد اموی کی تعمیر کے دوران ایک غار دریافت ہوا، خبر ملنے پر ولید بن عبدالملک خود اس غار میں داخل ہوئے تو ایک صندوق میں انسانی سر رکھا ہوا تھا، صندوق پر لکھا ہوا تھا کہ ' یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر ہے۔ اس وقت تک ان کے چہرے، بشرے اور بالوں میں ذرہ برابر بھی تغیر نہیں آیا تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک کو مسجد اموی کے ہال میں اس جگہ دفن کر دیا گیا۔

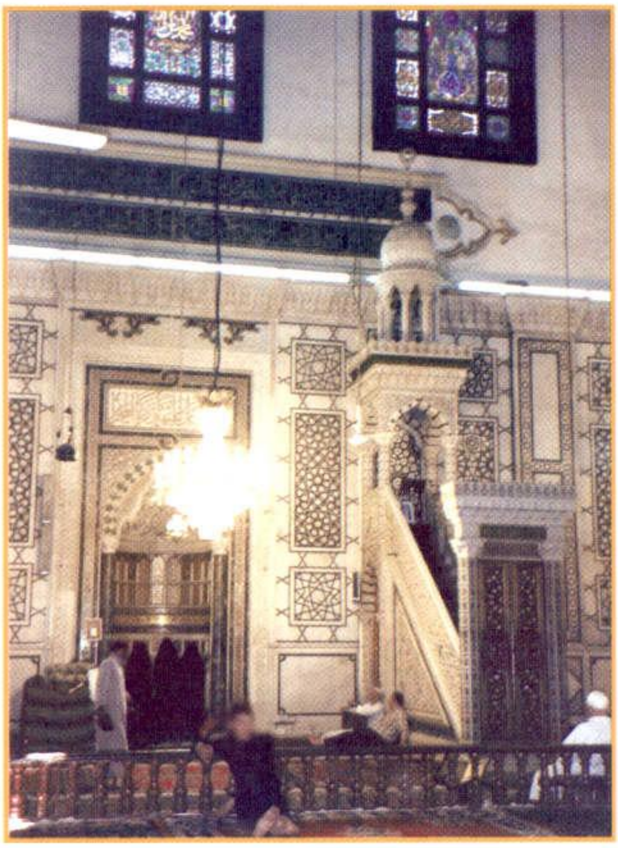


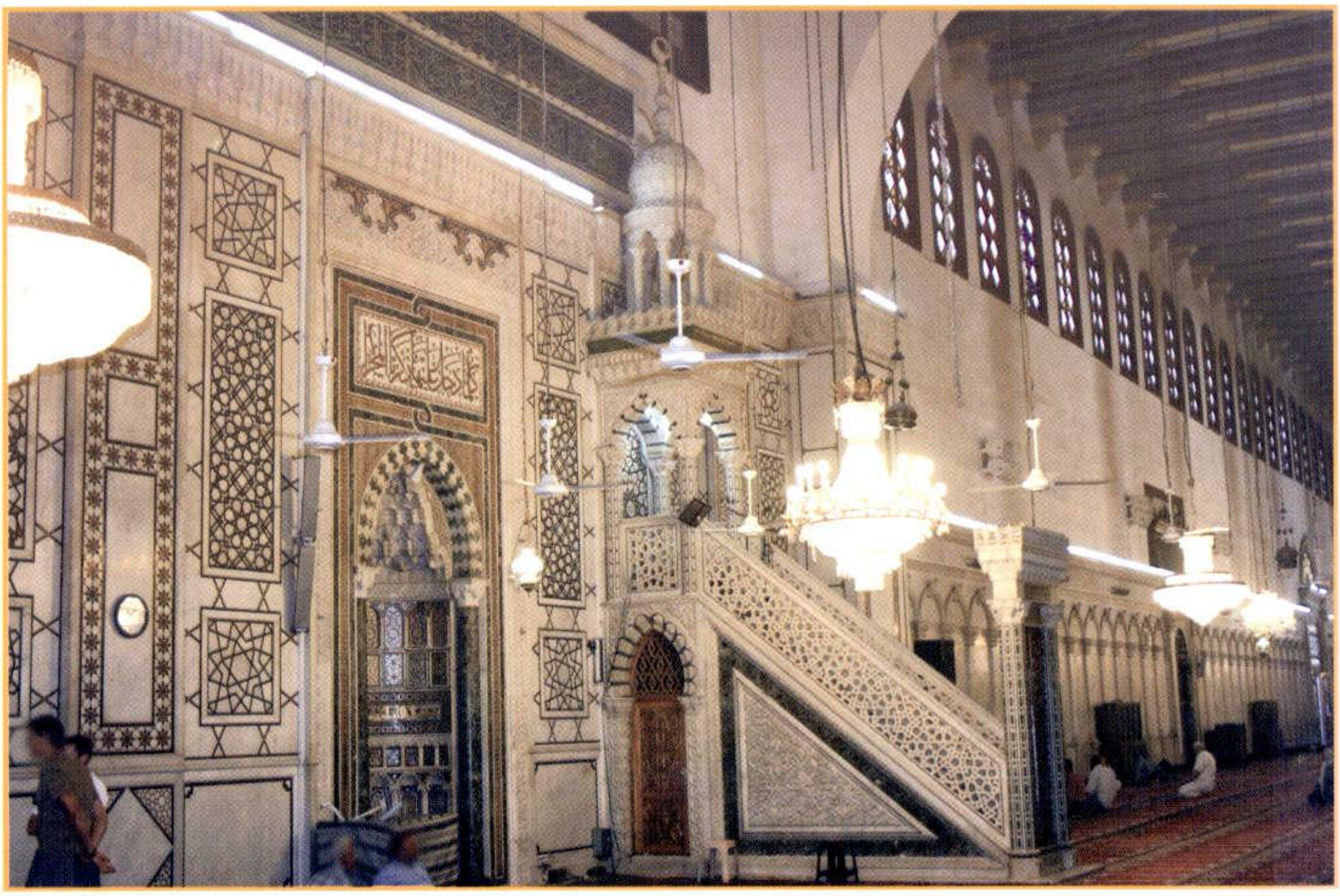




دمشق کی شہرہ آفاق جامع مسجد اموی کے خوبصورت اور تاریخی منبر ومحراب جن کا دلفریب منظر عظمت رفتہ کی یاد دلا رہا ہے۔ یہاں نجانے کتنے ہی اولیاء اللہ اور عظیم فاتحین اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے رہے۔ یہ عظیم الشان جامع مسجد دنیا کی چندگنی چنی عظیم مساجد میں شمار ہوتی ہے۔

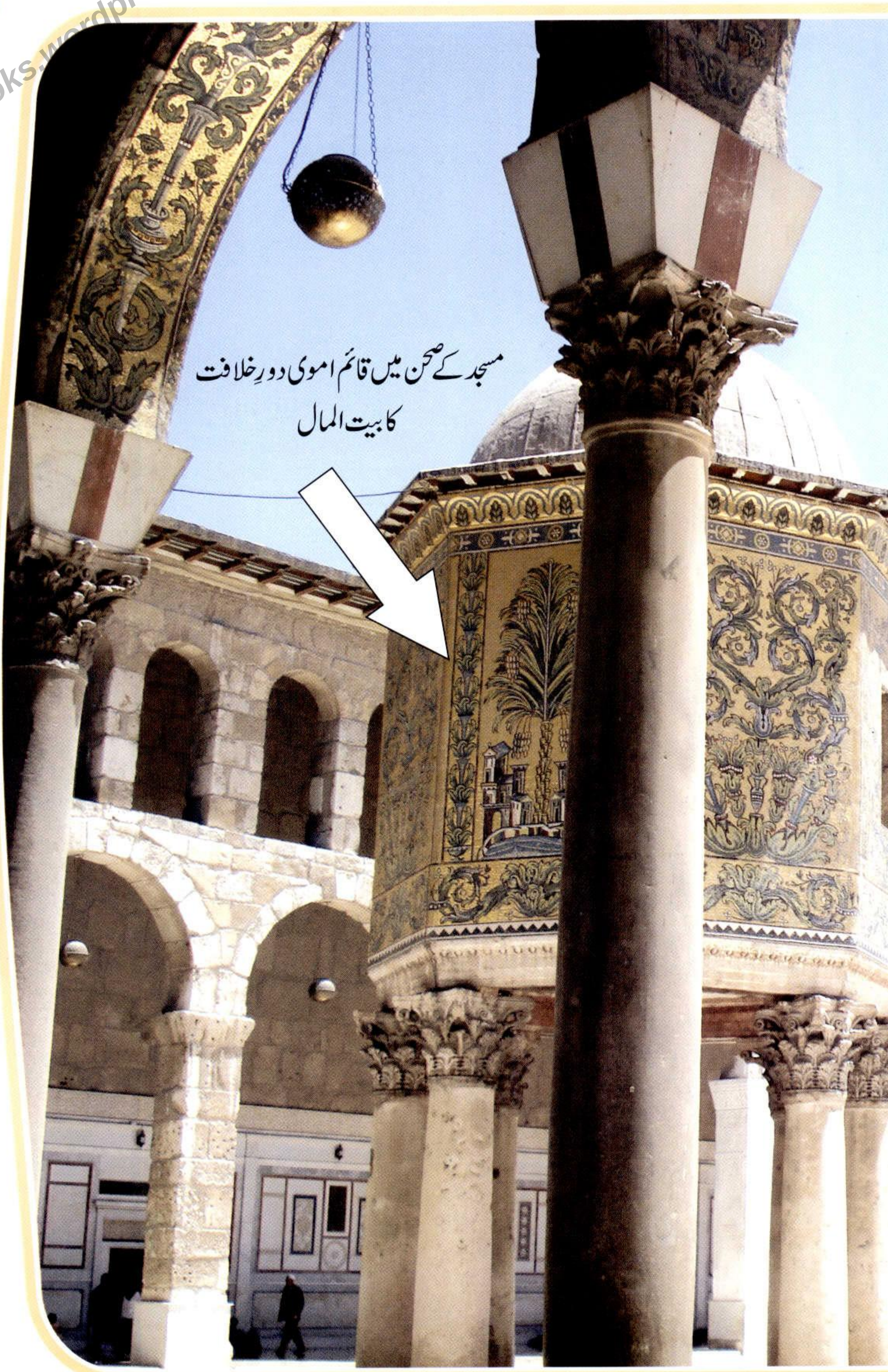








جامع مسجد اموی (شام، دمشق)

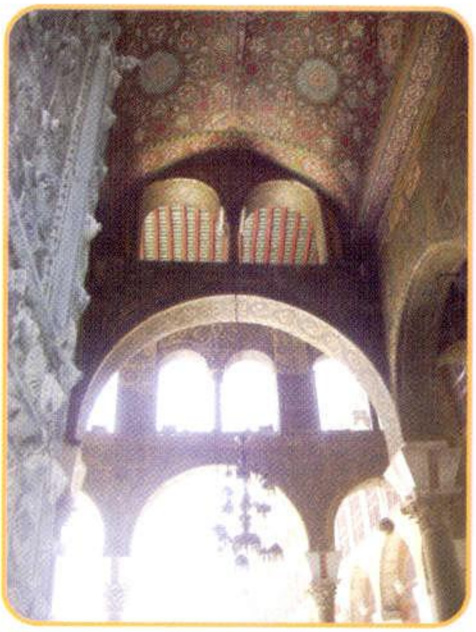


مسجد کے صحن میں قائم اموی دورِ خلافت
کا بیت المال

مسجدِ اموی کے مختلف مناظر









قبلے کی جانب والا دروازہ



بیر یحییٰ علیہ السلام

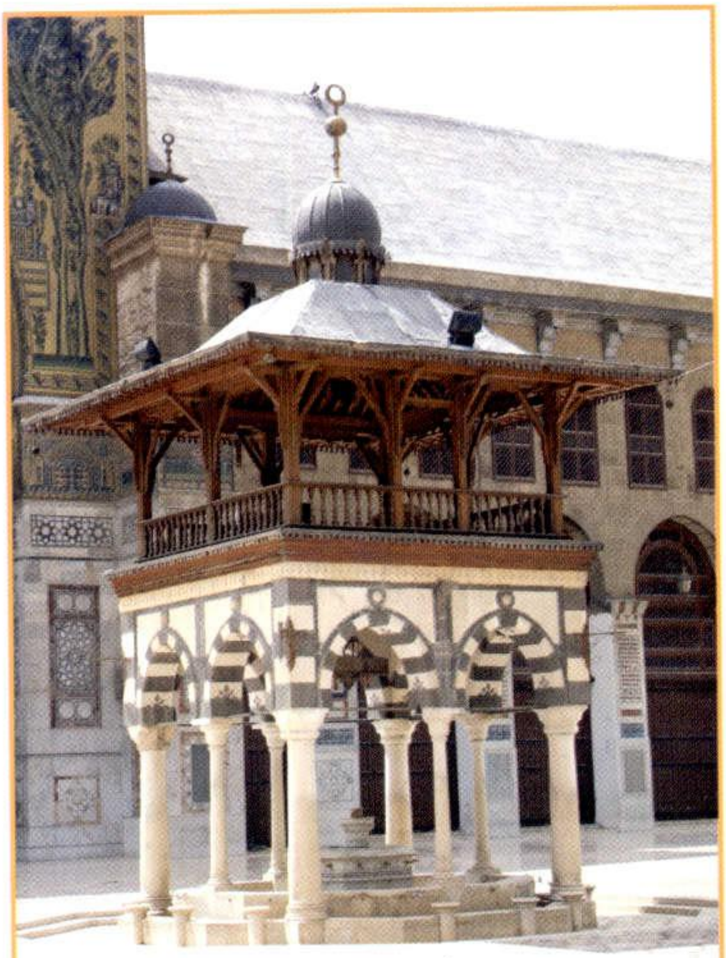
مسجد کے صحن میں موجود وہ کنواں جس کی نسبت
حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف ہے

جامع مسجد اموی (شام، دمشق) کے مختلف گوشے

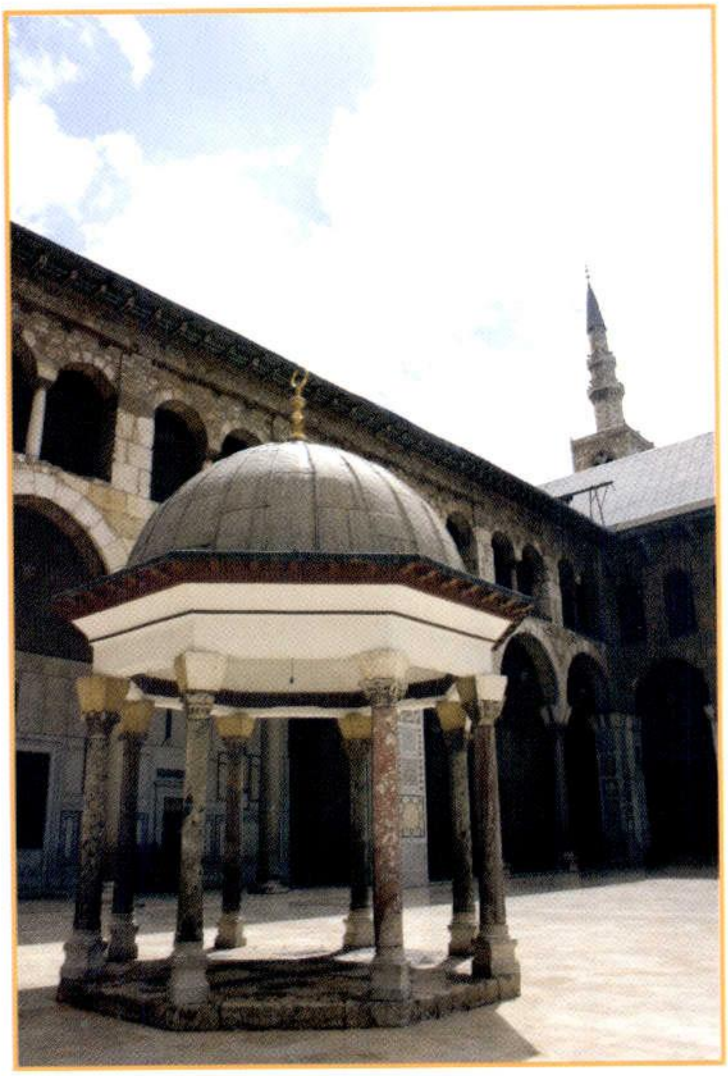




مسجد کے صحن میں قائم اموی دورِ خلافت کا بیت المال

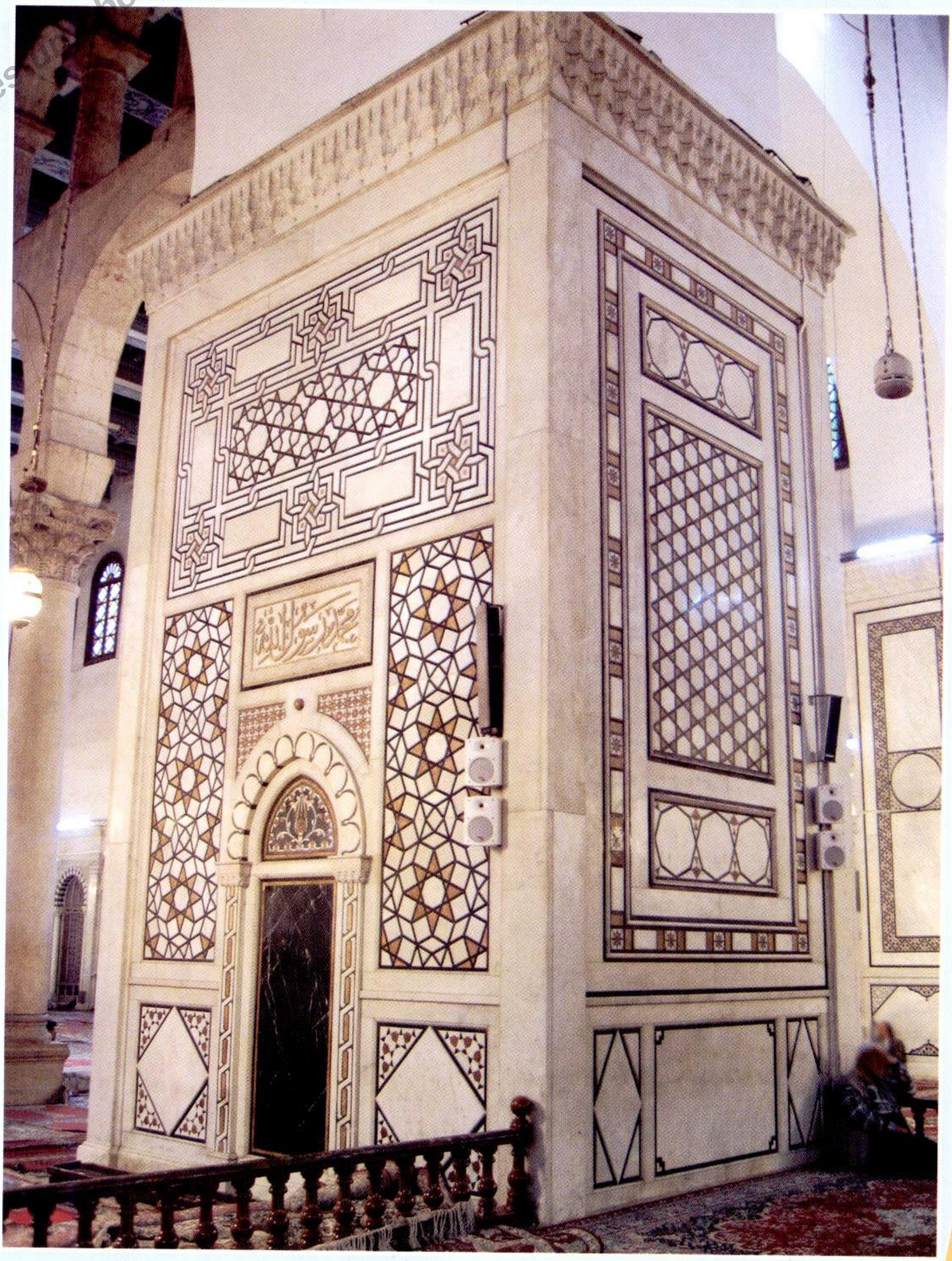


صحن میں موجود وضو خانہ



مسجد اموی کا ایک منقش خوبصورت ستون

یہ مسجد اپنے دور کی سب سے عالیشان اور سب سے خوبصورت قرار پائی تھی۔ آج بھی یہ اپنی مثال آپ ہے

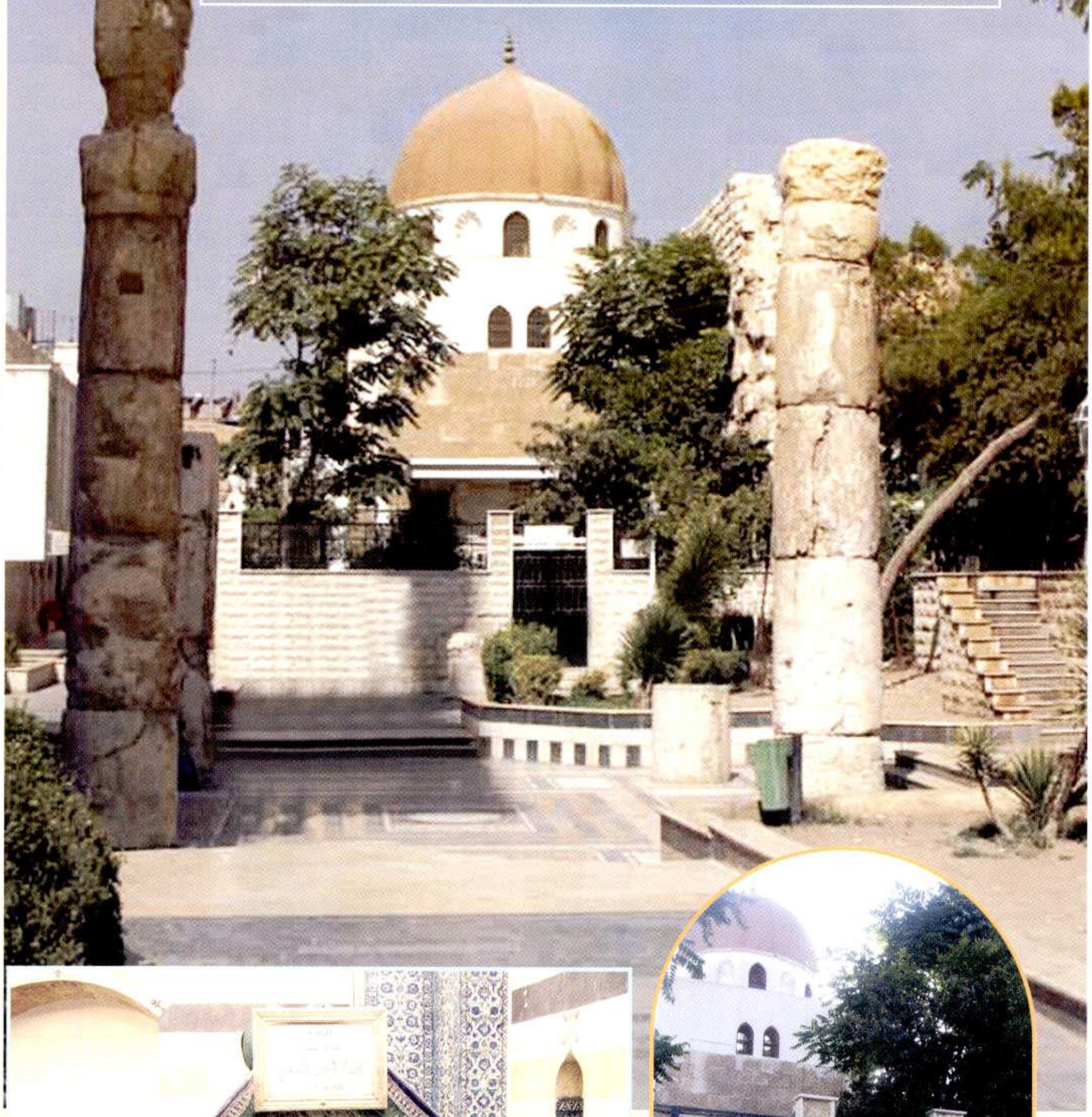


جامع مسجد اموی کی مینار میں وہ جگہ جو اذان کے لیے استعمال ہوتی ہے

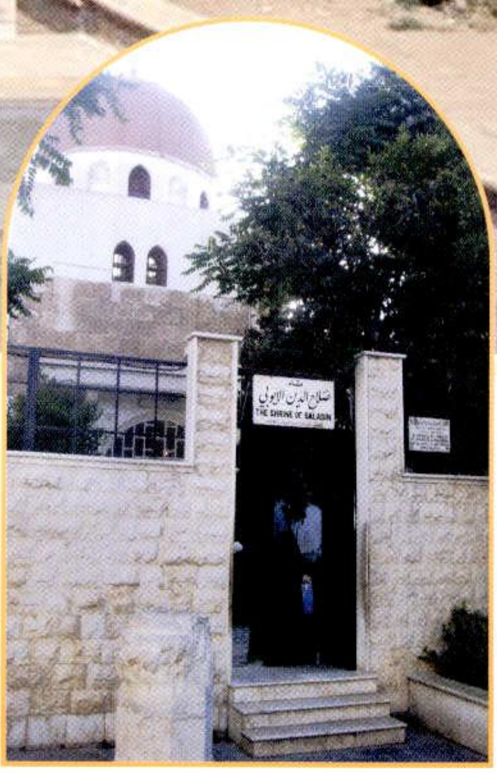


مقامِ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ

جامع مسجد اموی کے قریب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقبرہ ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی، نورالدین زنگی رحمہ اللہ کے قابل ترین جرنیلوں میں سے تھے۔ نورالدین زنگی رحمہ اللہ نے ان کو ان کے چچا شیرکوہ کے ساتھ ایک جنگی مہم پر مصر روانہ کیا تھا، وہاں انہوں نے اپنی بہترین جنگی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا، فرنگیوں کے متعدد حملے پسپا کیے، بالآخر وہ نورالدین زنگی رحمہ اللہ کی طرف سے مصر کے حکمران بن گئے۔ نورالدین زنگی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اہل شام کی دعوت پر شام کے بھی حکمران بن گئے۔ اپنے عہدِ حکومت میں بیشمار تعمیری کام کیے دوسری طرف عیسائیوں کے حملوں کا بھرپور دفاع کیا، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے ۵۸۳ھ میں مسلمانوں کا قبلہ اول عیسائی حملہ آوروں کے تسلط سے آزاد کروا کر وہاں اسلام کا پرچم لہرایا۔ ۵۸۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

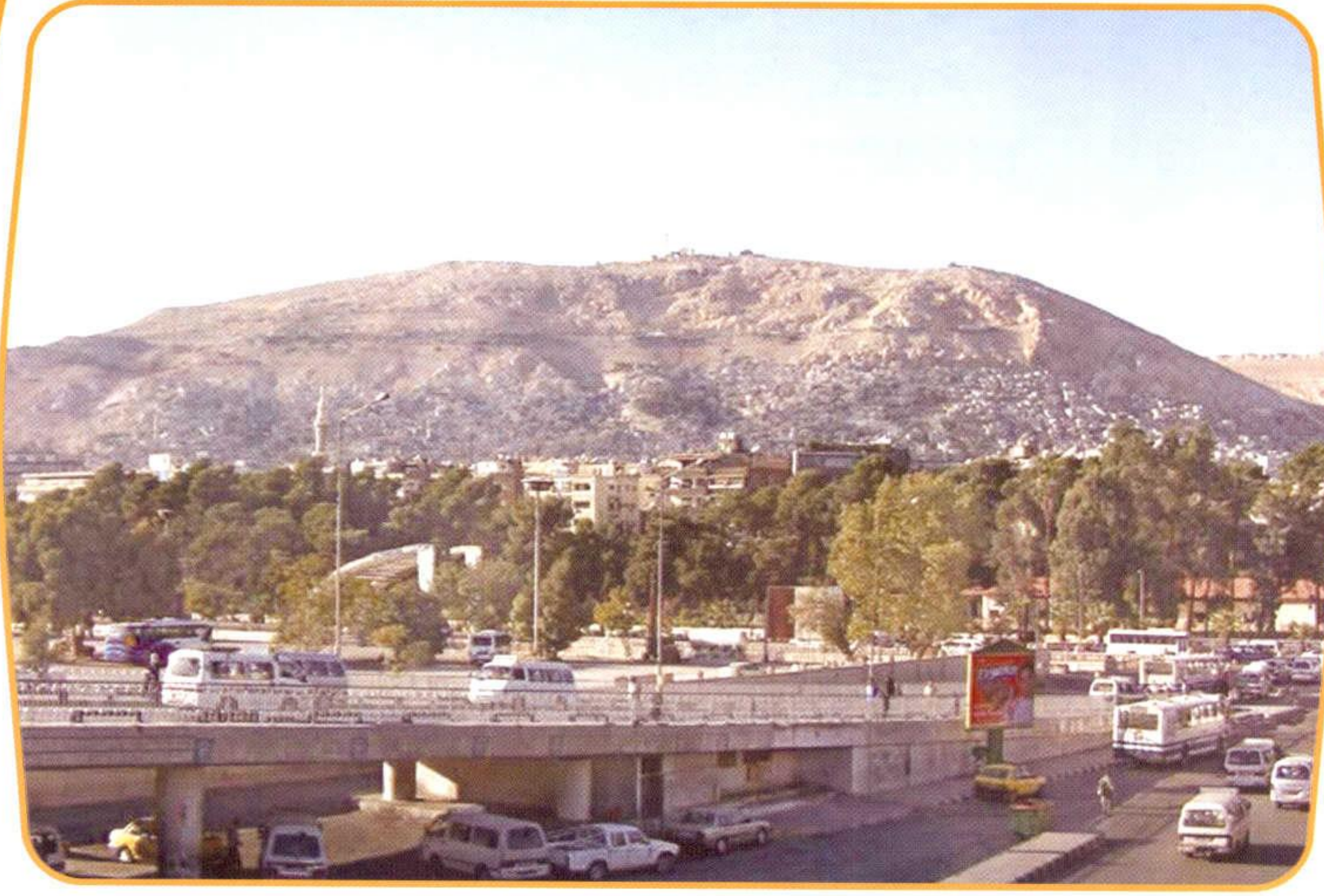






جبلِ قاسیون

دمشق میں واقع یہ پہاڑ جو مختلف روایات کی رو سے انبیاء علیہم السلام کا مرکز رہا ہے۔ بعض روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو یہیں قتل کیا تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق حضرت الیاس علیہ السلام بادشاہِ وقت کے مظالم سے تنگ آ کر اسی پہاڑ میں روپوش ہوئے تھے۔







جامع مسجد اموی (شام، دمشق)

جبلِ قاسیون سے جامع مسجد اموی کا ایک دلنشیں منظر



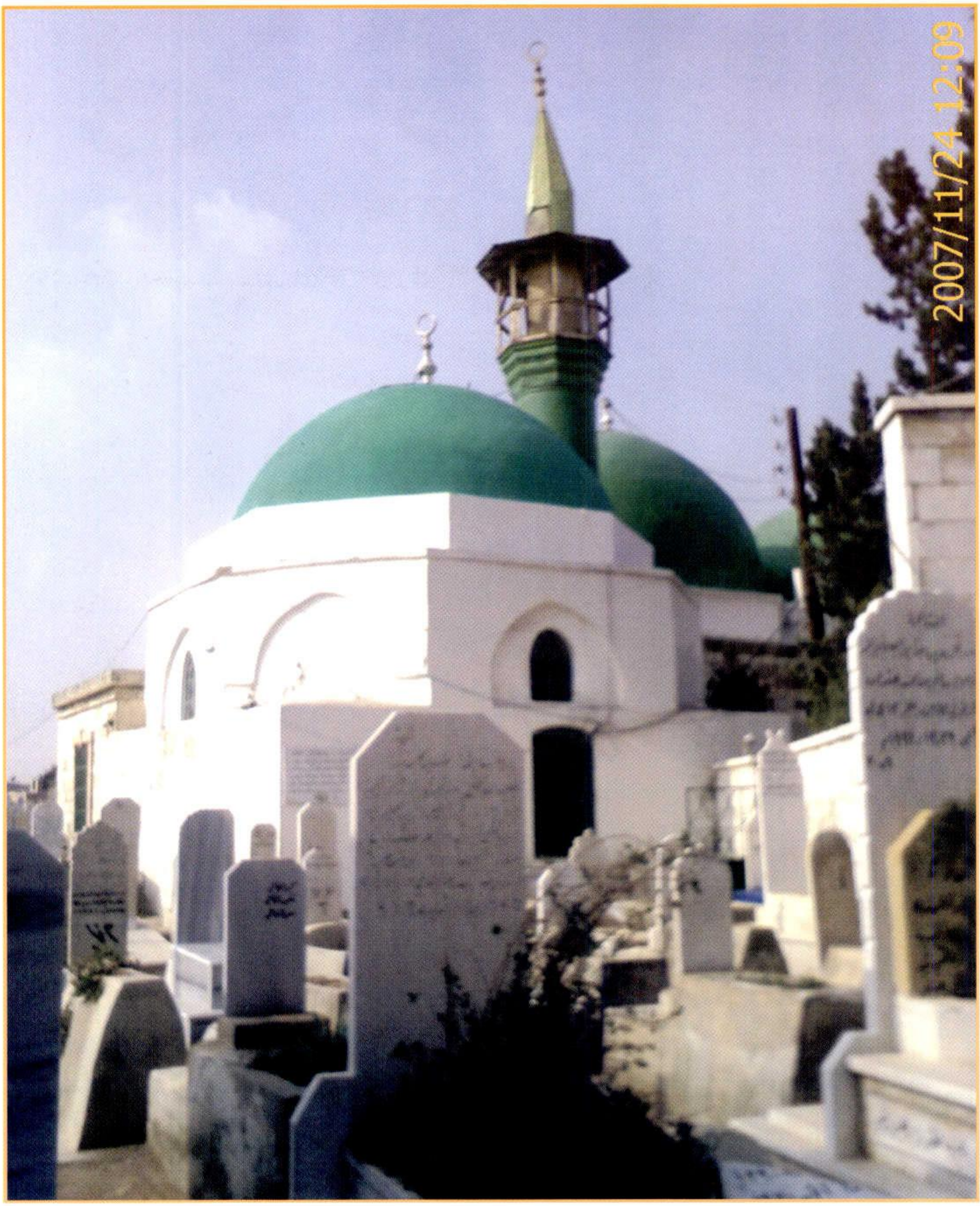
مقامِ حضرت ایوب علیہ السلام

دمشق کے نزدیک نوئ میں حضرت ایوب علیہ السلام کا مقبرہ۔ یہاں ایک چٹان بھی ہے جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس پر بیٹھ کر آپ نے امتحان کے دن گزارے اور وہ چشمہ بھی ہے جس میں غسل کر کے آپ نے شفا پائی تھی۔



مقامِ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا۔ آپؓ غلام تھے جب آپؓ کے آقا کو اس کا علم ہوا تو اس نے آپؓ کو شدید اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ ظلم و ستم کے باوجود آپؓ کی زبان سے صرف ''اَحد اَحد'' کا نعرہ نکلتا، بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں آزاد کرایا۔ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے باقاعدہ مؤذن تھے۔ مکہ مکرمہ فتح ہونے کے وقت آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد آپؓ جہاد کی خاطر شام تشریف لے آئے اور یہیں آپؓ کا وصال ہوا۔ "باب صغیر" قبرستان میں آپؓ کو دفن کیا گیا



جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

اقبال

مقامِ حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اردن کے شہر غوطہ اور دمشق کے درمیان حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام جو کہ رسول اللہ ﷺ کی نواسی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حقیقی بہن تھیں، آپؓ اپنے زمانے کی بڑی عاقلہ اور فصیح و بلیغ خاتون مشہور تھیں۔



مقام حضرت ابن امّ مکتوم

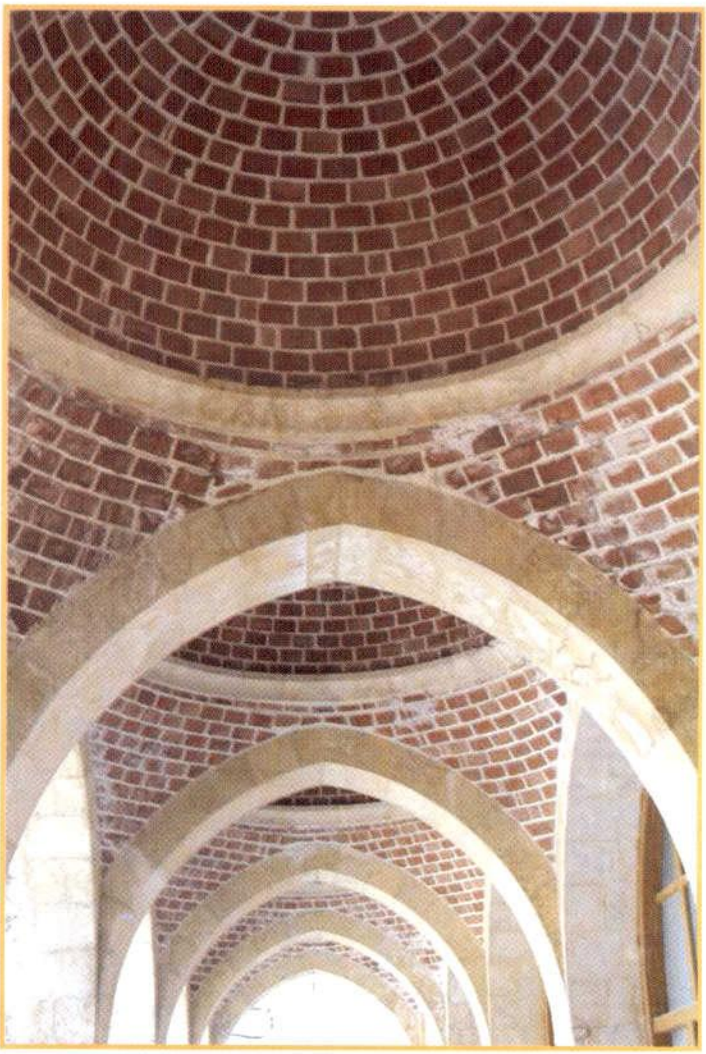


دمشق کے قدیم قبرستان ''الباب الصغیر'' جس میں بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعین اور بزرگانِ دین کے مزارات ہیں اس میں موجود یہ مزار ''حضرت عبد اللہ ابن امّ مکتوم'' کا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے دور کے مؤذن تھے جو اکثر فجر کی اذان دیا کرتے تھے۔ مکہ مکرمہ کے باشندے تھے، امّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ماموں زاد بھائی تھے، بچپن ہی میں نابینا ہو گئے تھے، سورۂ عبس کی ابتدائی آیات بھی آپؓ ہی کے بارے میں نازل ہوئیں۔ مدینہ طیبہ ہجرت کے بعد جب آنحضرت ﷺ کسی جہاد وغیرہ کے لیے مدینہ طیبہ سے باہر جاتے تو اکثر آپ ہی کو اپنا نائب بنا کر تشریف لے جاتے چنانچہ آپ ﷺ نے آپ کو ۱۳ مرتبہ اپنا نائب مقرر فرمایا۔

مشہور ومعروف صوفی ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد ومزار







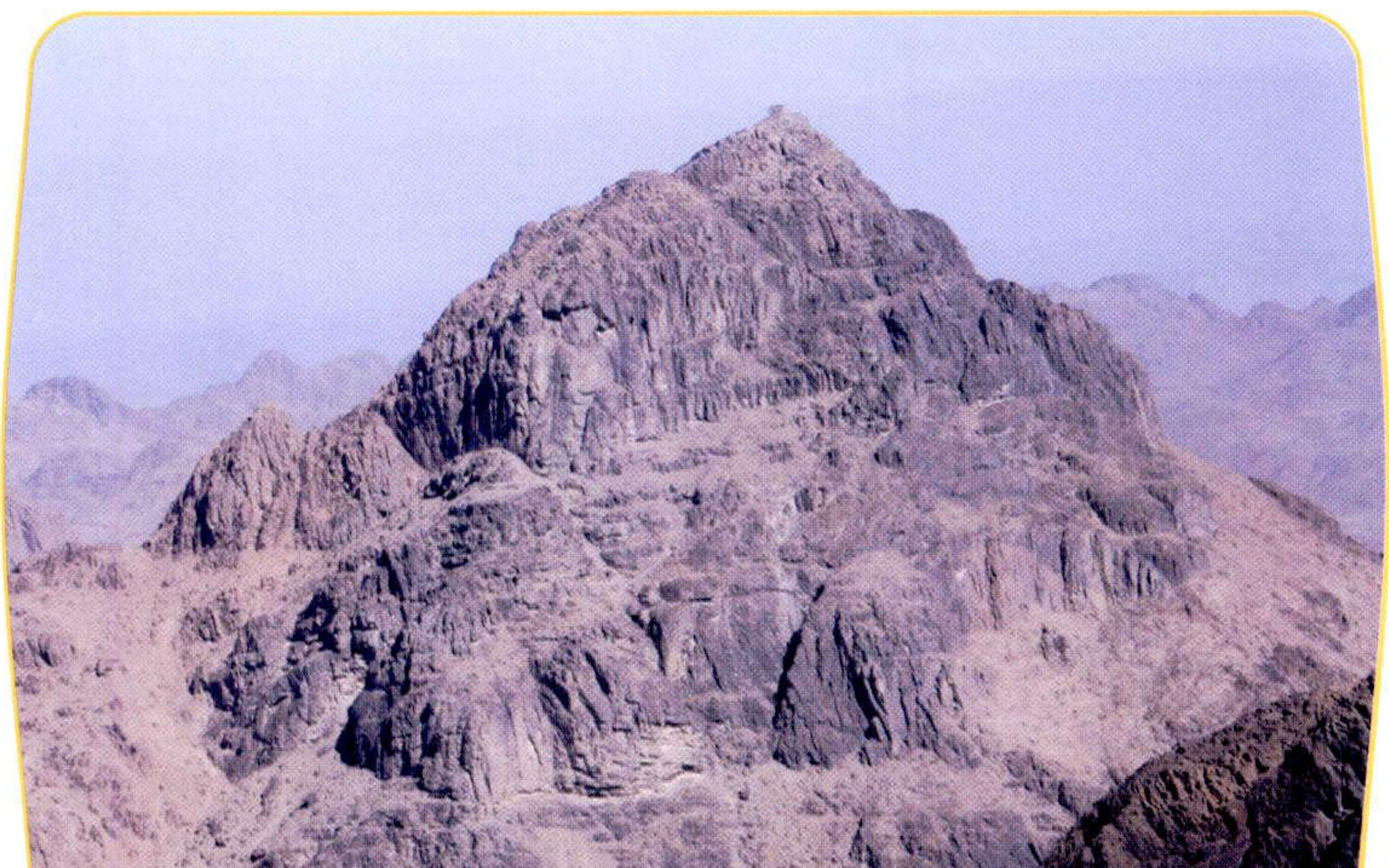
نقوش التاریخ الاسلامی

مصر



وادی سیناء میں وہ پہاڑ جو کوہِ طور یا جبل موسیٰ کہلاتا ہے۔ اسی پہاڑ کی چوٹی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدارِ الٰہی کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ پہاڑ پر انوارِ الٰہی کی تجلی ہوئی تو وہ جل کر ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو توبہ کی۔

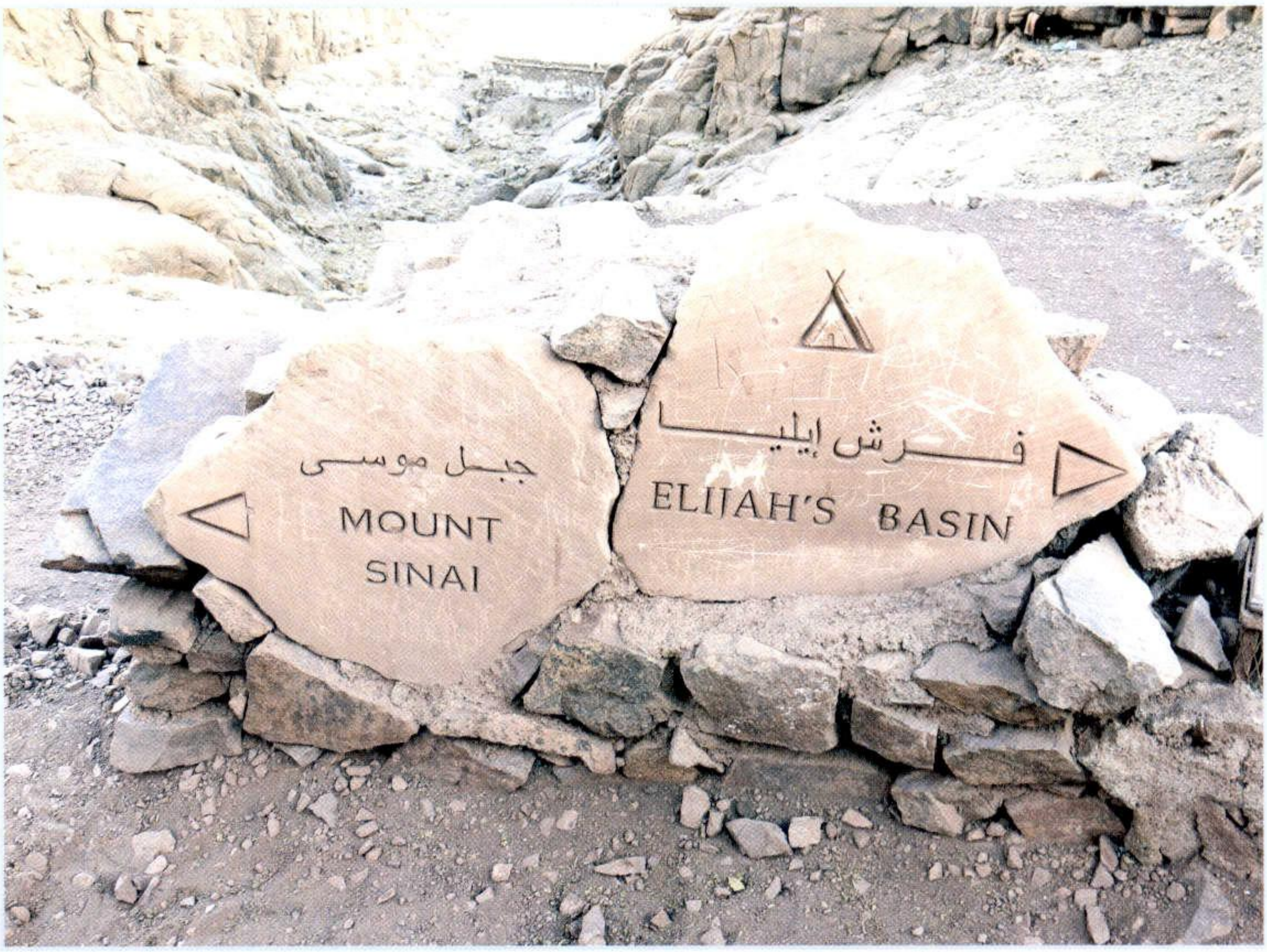




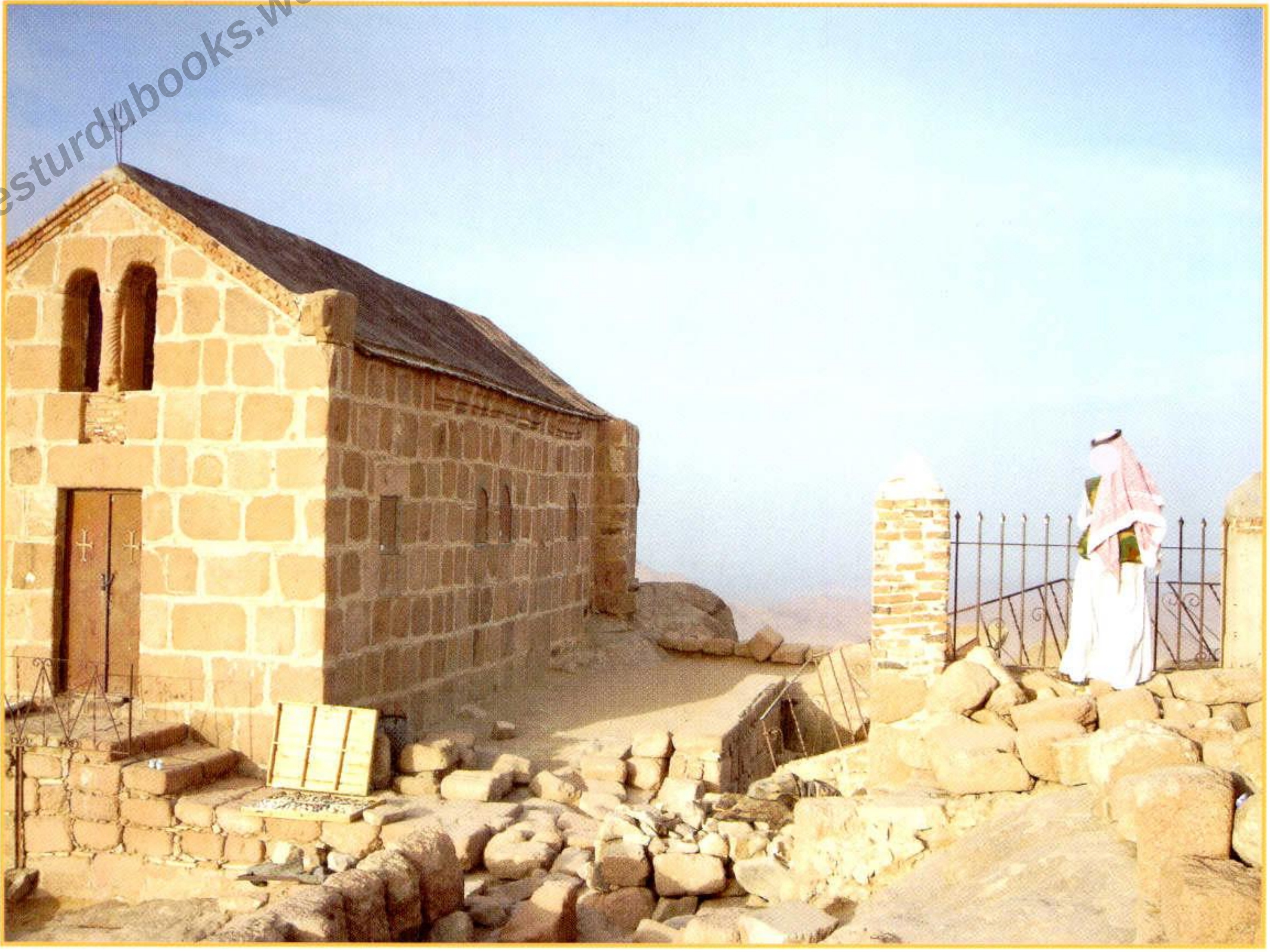
کوہِ طور کے دامن میں موجود ہارون علیہ السلام کے مقبرہ کی نشاندہی کا بورڈ

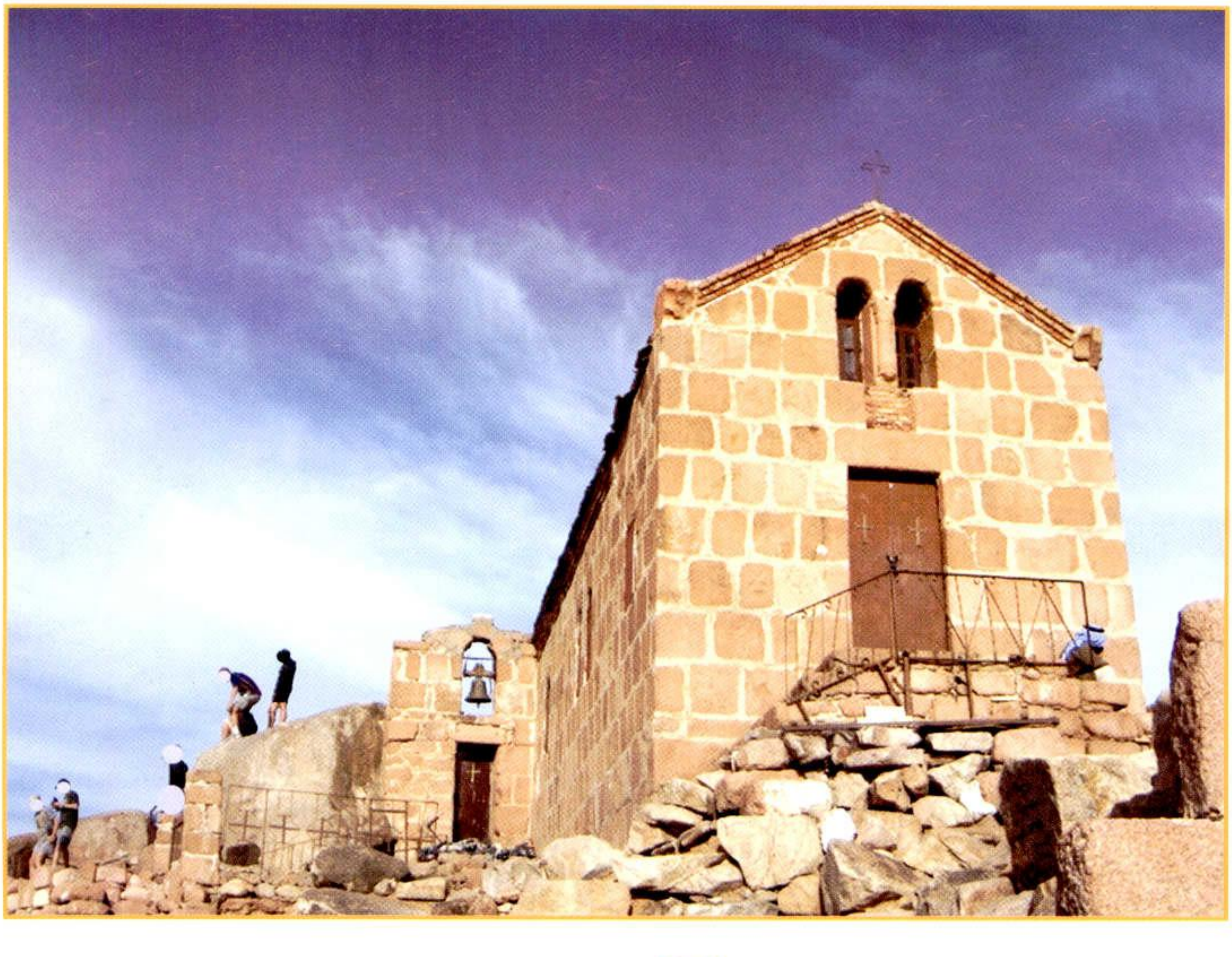


کوہِ طور (جبلِ موسیٰ) کی نشاندہی کے لیے لگائی گئی علامت



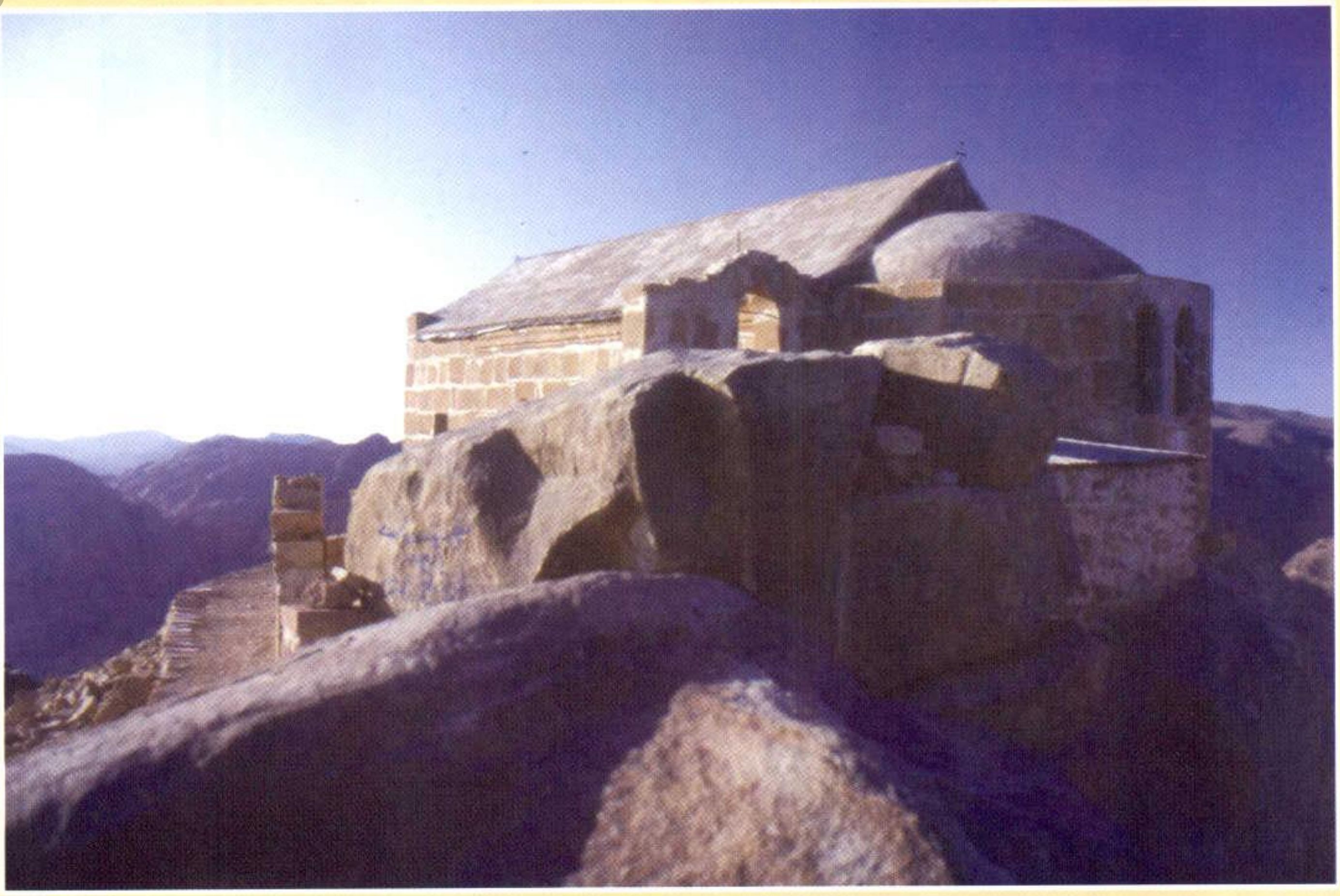
کوہِ طور کی چوٹی کی دو مختلف تصاویر



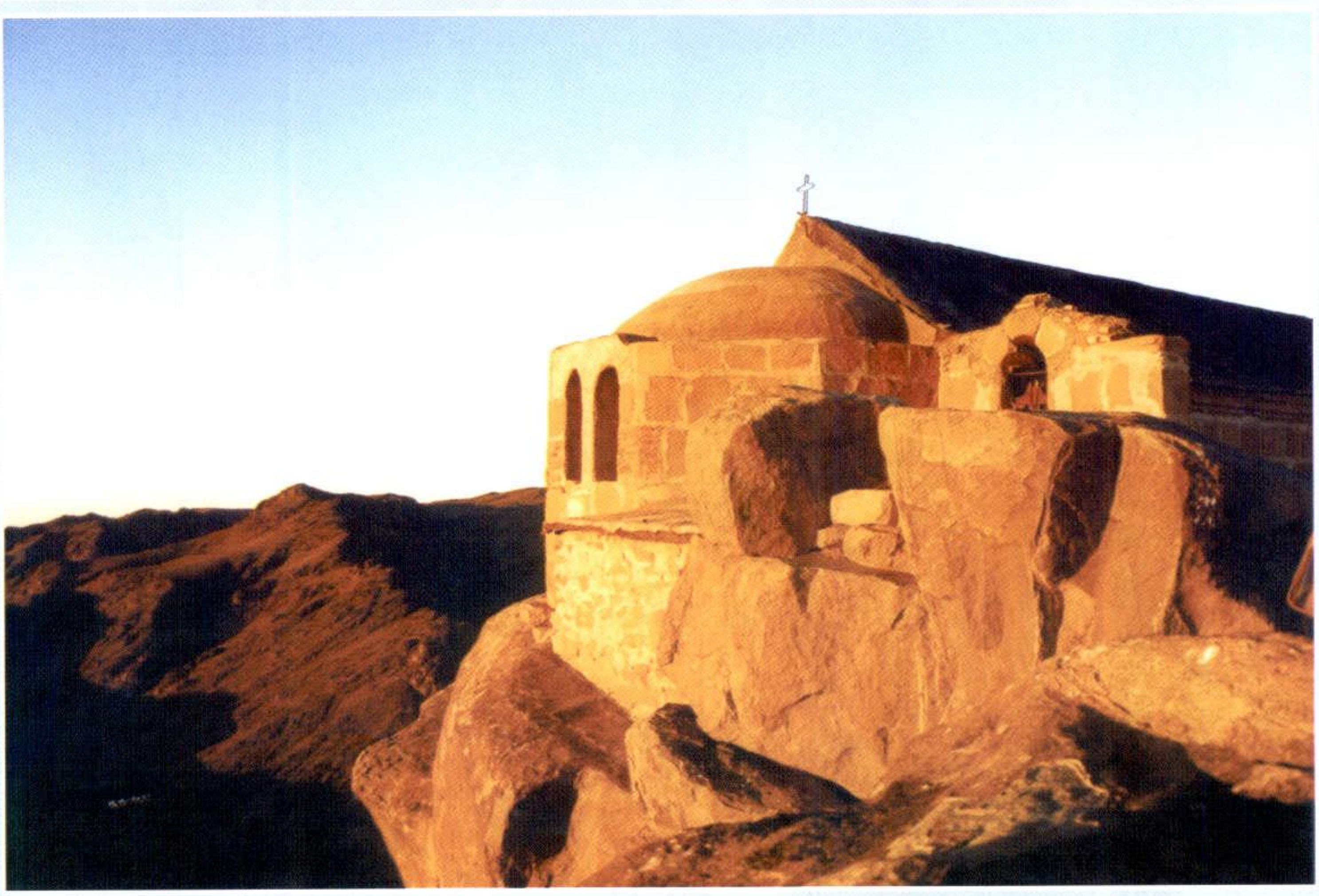


کوہ طور

پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا میدان ہے۔ جس میں گرجا اور ایک مسجد بنی ہوئی ہے۔



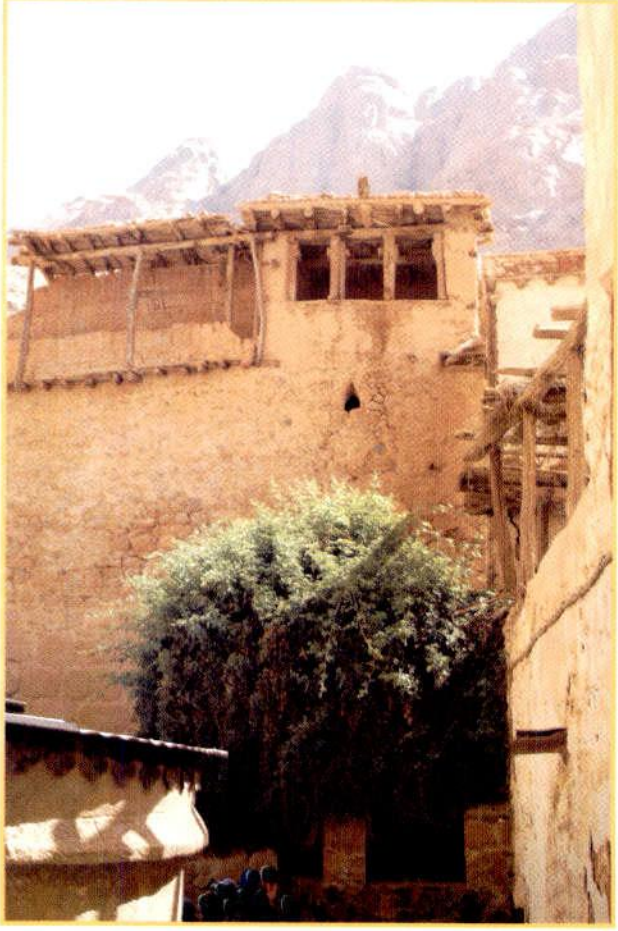
خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال	کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے (اقبال)



جلتی جھاڑی (Burning Bush)

کوہ طور کے دامن میں سینٹ کیتھرین ایک بہت بڑی عیسائی عبادت گاہ ہے۔اس کا وہ حصہ جہاں وہ جھاڑی (Burning Bush) ہے جس کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے کہ اسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آگ لگی ہوئی نظر آئی تھی۔ یہ عیسائی عبادت گاہ قسطنطین کے زمانے کا بنایا ہوا ہے





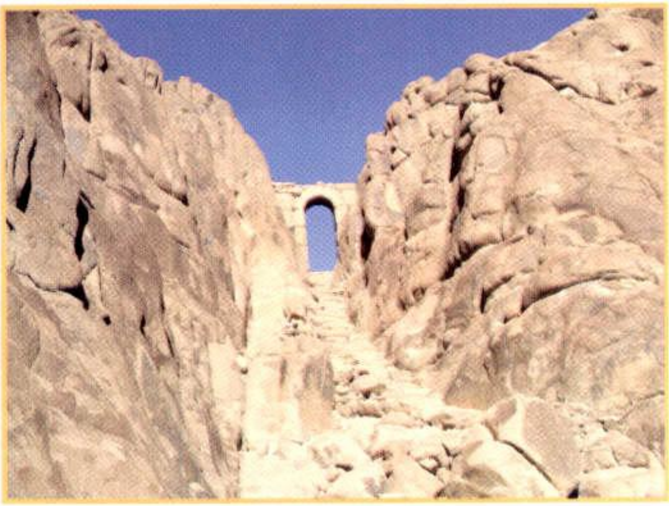


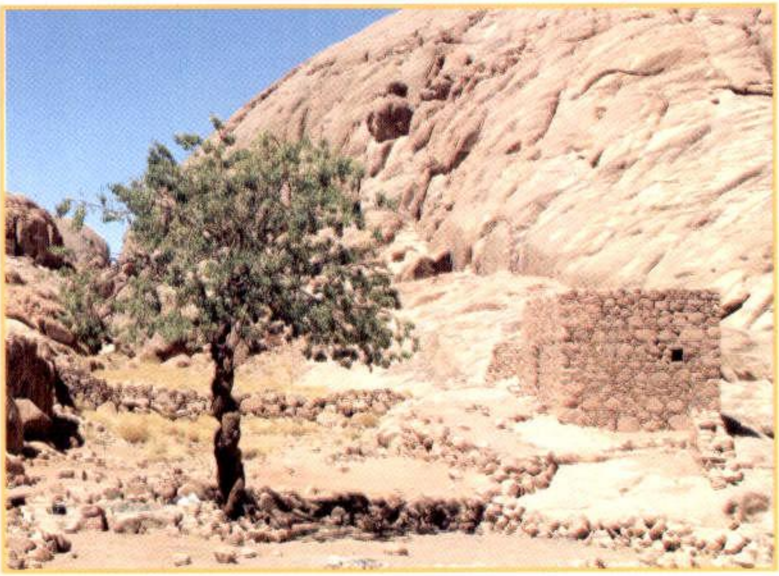
یہ بڑی جھاڑی ایک نیم دائرہ قد آدم دیوار کے اندر ہے۔تقریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل کی جھاڑی اب تک سر سبز ہے۔ بتایا گیا ہے کہ صدیوں سے یہ درخت اپنی ابتدائی جڑوں پر بار بار اگتا ہے۔ پرانا ہو کر مر جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے انہی جڑوں سے تازہ دم ہو کر تنا اور شاخیں نکل لیتا ہے۔

کوہِ طور کی جانب جانے والا راستہ۔ مشہور ہے کہ یہ وہی راستہ ہے جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے تھے



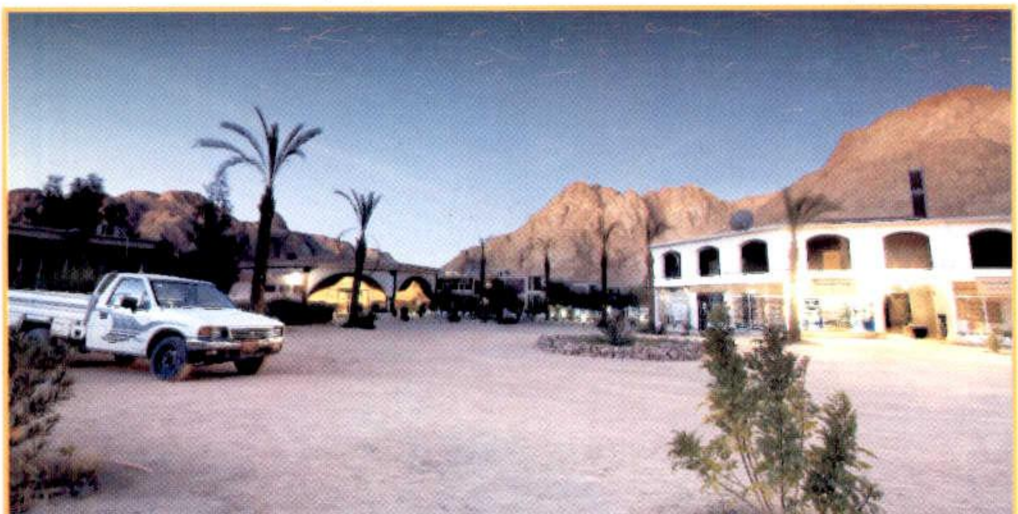
جبل طور (جبل موسیٰ) کے لیے تین چوتھائی چڑھائی اونٹوں پر ہوتی ہے، پھر بے قاعدہ سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں



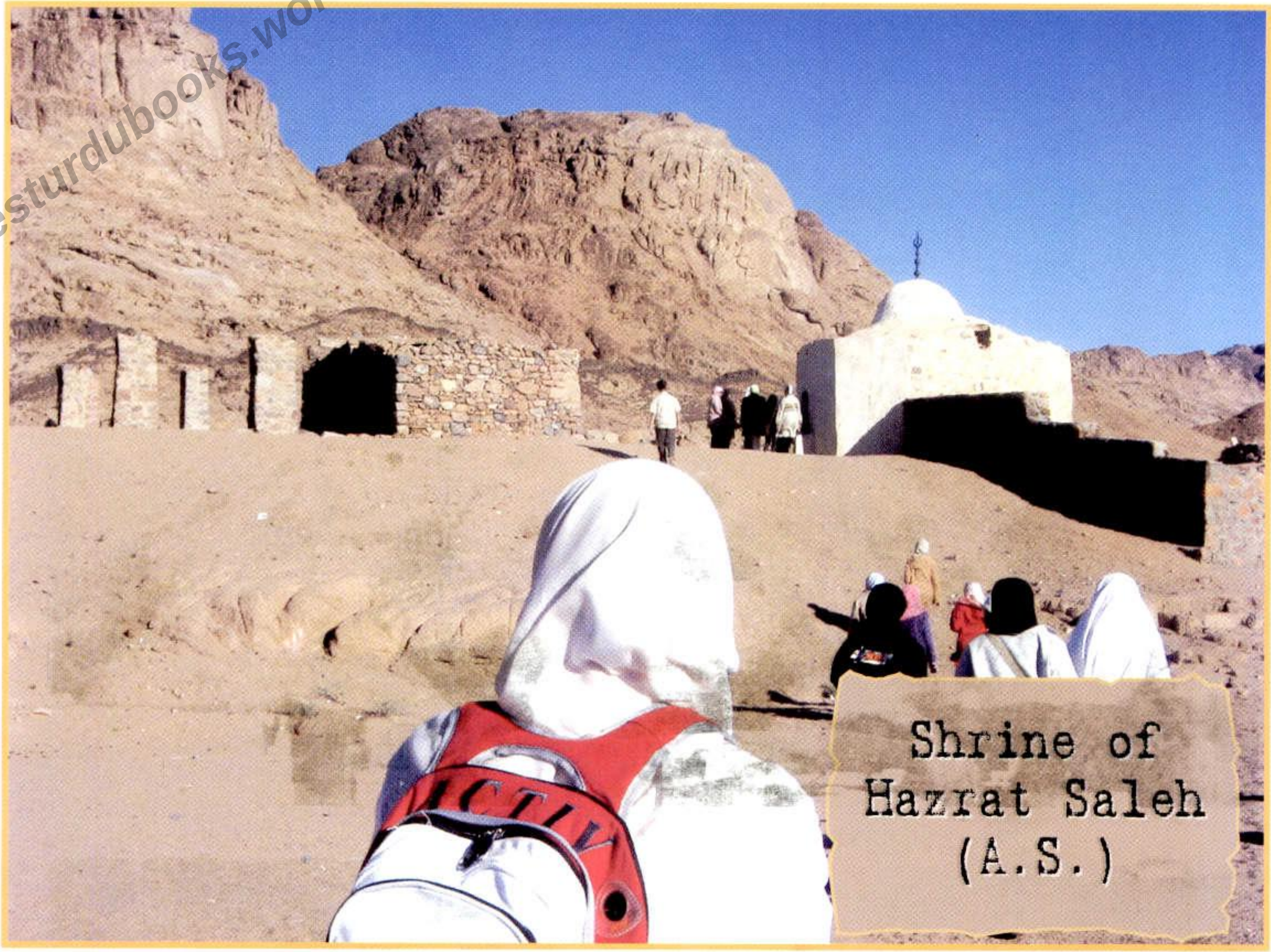


کوہ طور

جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کو ان کے سروں پر مسلط کر دیا، اس کے ڈر سے انہوں نے احکام قبول کیے۔



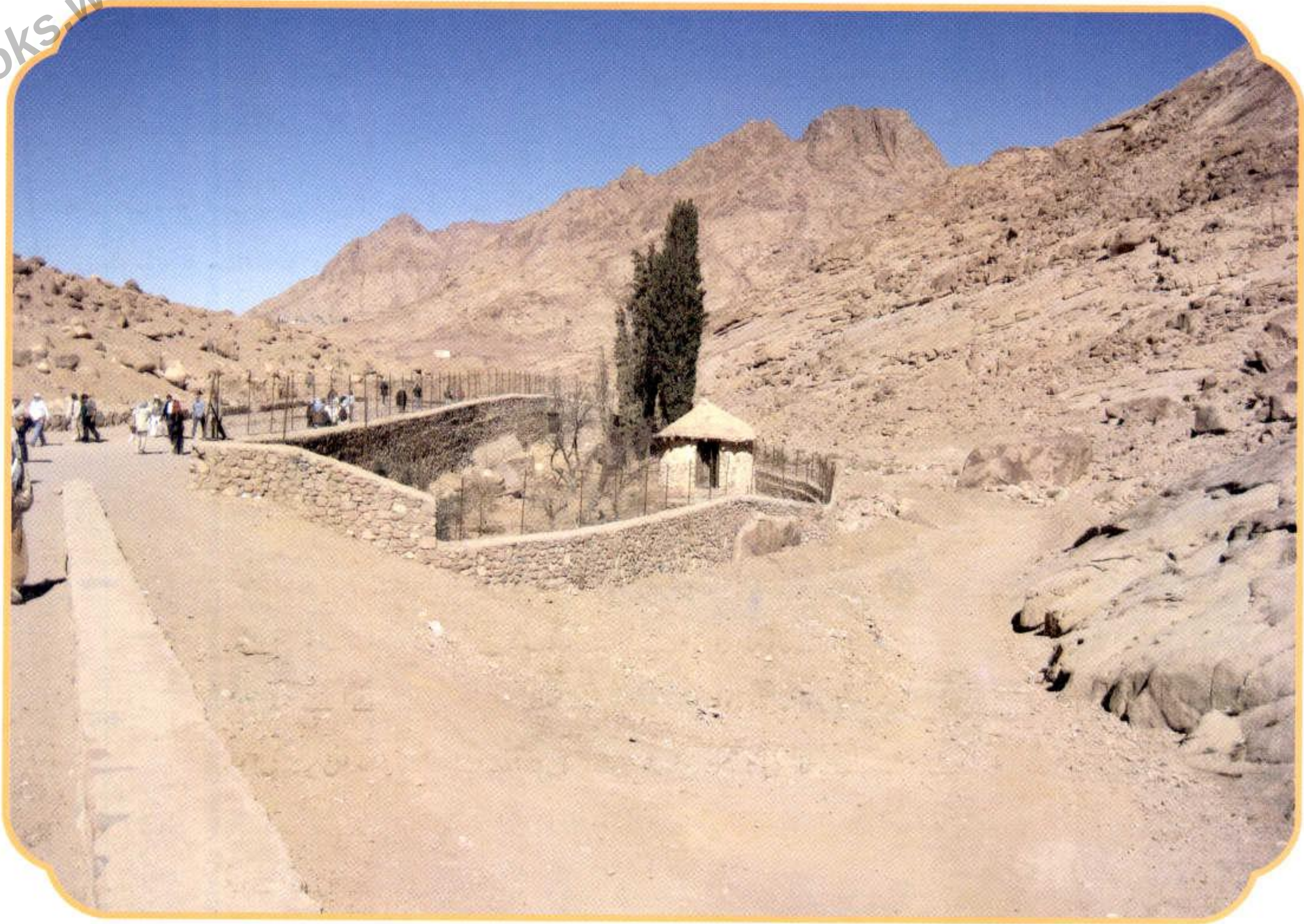
کوہ طور کے دامن میں حضرت صالح علیہ السلام کا مقبرہ

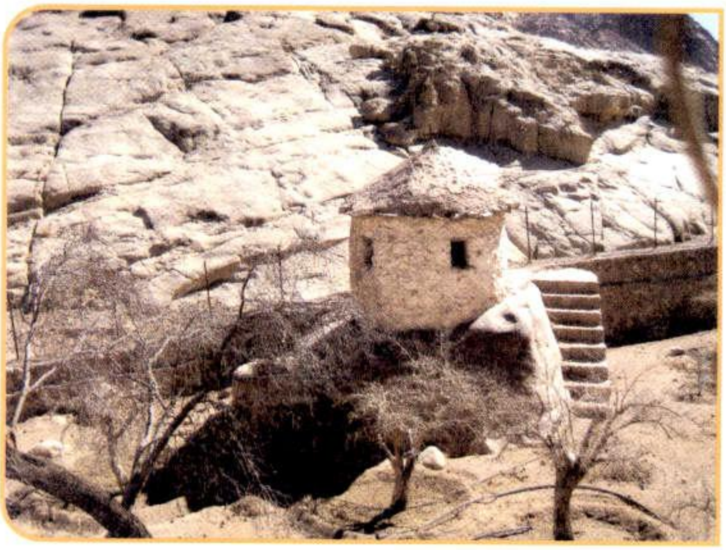


کوہ طور کے دامن میں حضرت ہارون علیہ السلام کا مقبرہ



کوہِ طور کے دامن میں حضرت ادریس علیہ السلام کا مقبرہ









اہرامِ مصر

مصر میں کے مختلف علاقوں میں تقریباً ۸۰ کے قرب اہرام کے آثار پائے جاتے ہیں لیکن صرف یہی تین اہرام عجائبات دنیا میں سے شمار ہوئے کیونکہ یہ اپنے سائز کے اعتبار سے بھی غیر معمولی ہیں، اوران کو مخروطی شکل دینے کے لیے سیڑھیوں کا سا انداز بھی اختیار نہیں کیا گیا بلکہ نیچے سے اوپر تک سطح کو سپاٹ رکھا گیا۔ یہ آج بھی دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے دلچسپی کا مرکز ہیں۔

جدید تحقیق کے مطابق یہ تین اہرام حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً ڈھائی ہزار سال پہلے فراعنہ کے چوتھے خاندان کے بادشاہ خوفو اور اس کے بیٹے خیفرے اور منکارہ نے تعمیر کیے تھے۔

ال

اس کا مجموعی رقبہ تقریباً ۱۳(
اونچائی ۴۸۱ فٹ تھی بعد میں
سے کوئی پتھر ۲ ٹن سے کم نہیں
جھری باہر سے نظر نہیں آتی او

الھرم الاصغر

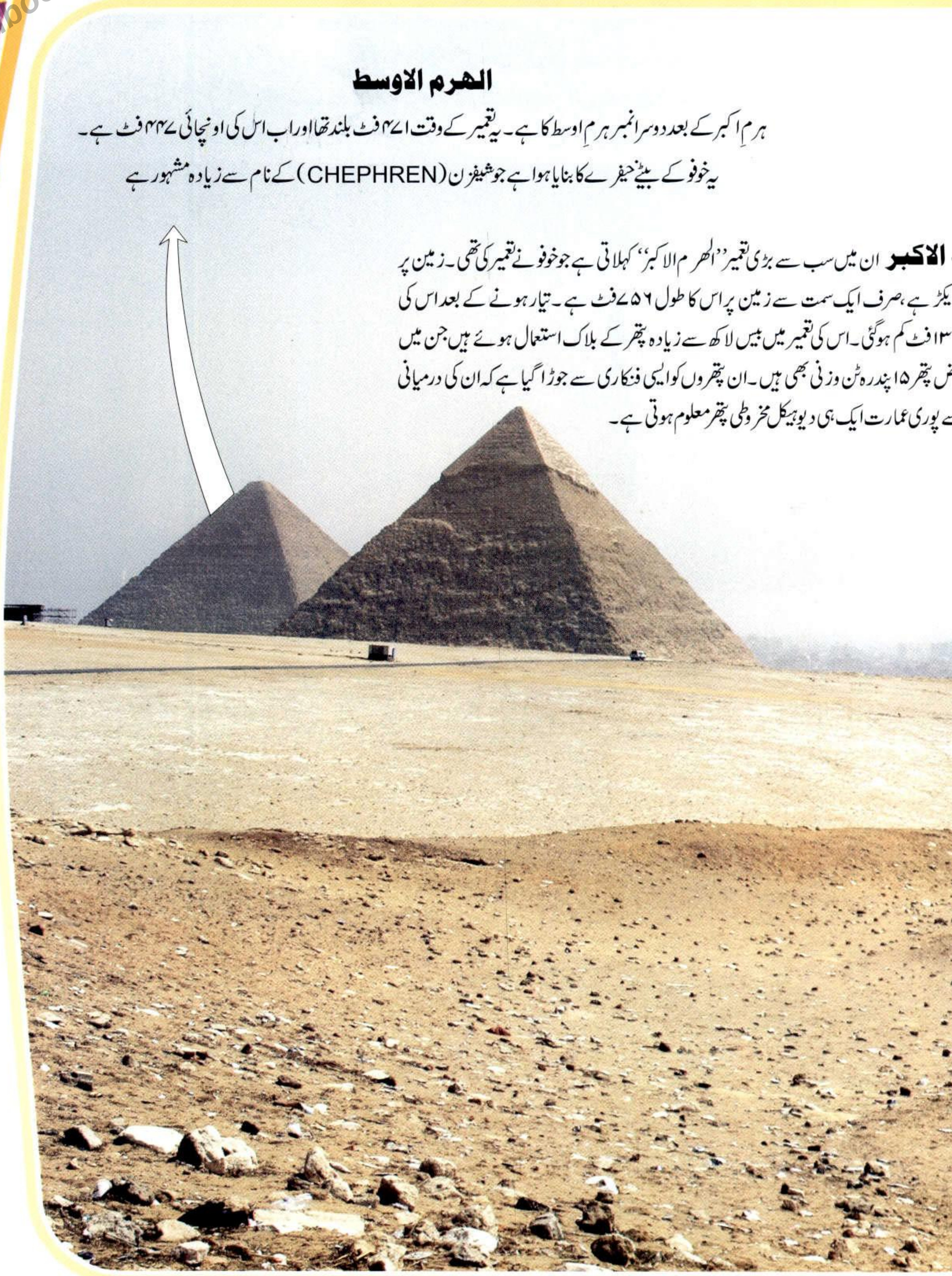
یہ چھوٹا ہرم ہے۔ یہ تعمیر کے وقت ۲۱۸ فٹ بلند تھا، اوراب ۲۰۴ فٹ بلند ہے، یہ منکارہ کا بنایا ہوا ہے جو مائی سرینوس کے نام سے معروف ہے۔



الهرم الاوسط

ہرمِ اکبر کے بعد دوسرا نمبر ہرمِ اوسط کا ہے۔ یہ تعمیر کے وقت ۴۷۱ فٹ بلند تھا اور اب اس کی اونچائی ۴۴۷ فٹ ہے۔
یہ خوفو کے بیٹے خیفرے کا بنایا ہوا ہے جو شیفرن (CHEPHREN) کے نام سے زیادہ مشہور ہے

الاکبر ان میں سب سے بڑی تعمیر ''الھرم الاکبر'' کہلاتی ہے جو خوفو نے تعمیر کی تھی۔ زمین پر
یکڑ ہے، صرف ایک سمت سے زمین پر اس کا طول ۷۵۶ فٹ ہے۔ تیار ہونے کے بعد اس کی
۱۳ فٹ کم ہوگئی۔ اس کی تعمیر میں بیس لاکھ سے زیادہ پتھر کے بلاک استعمال ہوئے ہیں جن میں
ض پتھر ۱۵ پندرہ ٹن وزنی بھی ہیں۔ ان پتھروں کو ایسی فنکاری سے جوڑا گیا ہے کہ ان کی درمیانی
ے پوری عمارت ایک ہی دیوہیکل مخروطی پتھر معلوم ہوتی ہے۔



اہرامِ مصر

قاہرہ میں جیزہ کے مقام پر یہ اہرام دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک ہیں۔ ہزاروں سال قبلِ مسیح بنی ہوئی یہ حیرت انگیز عمارتیں جو آج بھی انجینئر نگ کی تاریخ کا عجوبہ سمجھی جاتی ہیں۔ یہ عمارتیں کس نے اور کیوں بنائیں اس بارے میں مشہور ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے پہلے مصر کے بادشاہ سورید نے ایک خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر یہ دی گئی تھی کہ دنیا پر ایک عالم گیر مصیبت آنے والی ہے۔ سورید نے اس موقع پر اہرام کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کے اندر کچھ ایسی سرنگیں بنائی تھیں جن سے دریائے نیل کا پانی اندر مخصوص جگہوں تک جا سکے۔ اس وقت اہل مصر سائنس اور حساب سے لے کر طب اور سحر تک جتنے علوم سے واقف تھے، ان کو اس عمارت کی دیواروں چھتوں اور ستونوں پر لکھ کر محفوظ کیا تھا۔ بعد میں اسی عمارت کو بادشاہوں کے مقبروں کے طور پر بھی استعمال کیا گیا۔









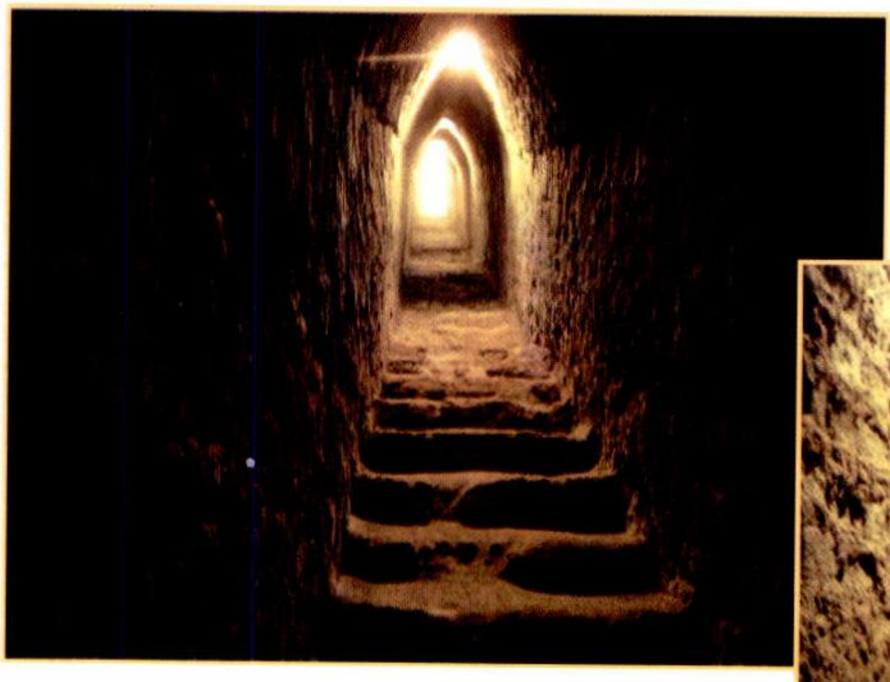
اھرامِ مصرکا دروازہ

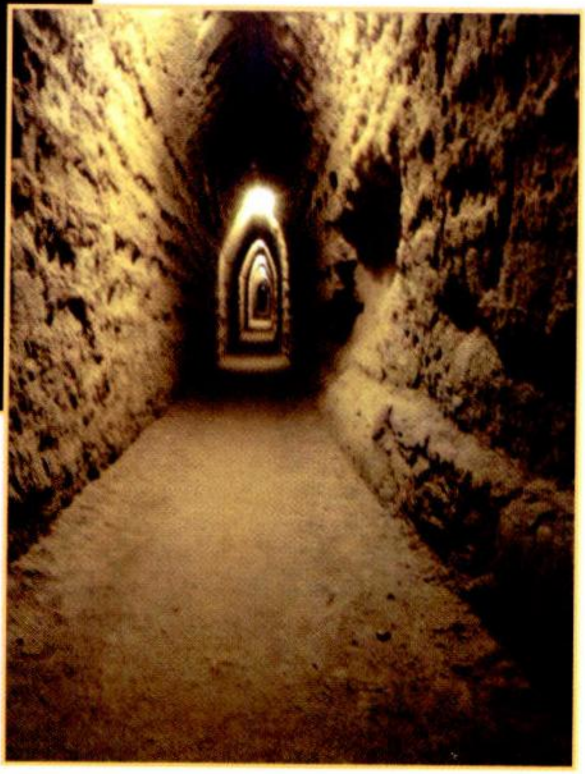
اہرام کے درمیان میں زمین سے ذرا بلندی پر ایک غار نما دروازہ ہے جو ایک سرنگ میں کھلتا ہے۔ یہ سرنگ اندر ہی اندر ہرم کی چوٹی تک چڑھتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ عربی تاریخوں کے متعلق یہ ہرم کا باقاعدہ دروازہ نہیں ہے، بلکہ خلیفہ مامون الرشید نے اپنے عہدِ حکومت میں اہرامِ مصر کے اندرونی راز معلوم کرنے کے لیے ہرمِ اکبر کے درمیان سے کھدائی کا حکم دیا تھا۔ اس دور میں صرف اتنے حصے کی کھدائی پر بڑی دولت صرف کی گئی تھی۔ آگ اور لوہے سے لیکر منجنیقوں (قدیم توپ) تک کو استعمال کیا گیا تھا۔ کھدائی سے معلوم ہوا کہ دیوار کا اندرونی حجم بیس ہاتھ ہے۔ جب کھدائی مکمل ہوئی تو یہ اتفاق سے وہی جگہ تھی جہاں سے سرنگ اوپر جارہی تھی وہاں ایک تھیلی رکھی ہوئی تھی جس میں ایک ہزار دینار رکھے ہوئے تھے، بعد میں جب کھدائی کا مجموعی حساب لگایا گیا تو وہ اتنے ہی دینار کے برابر تھا۔



اس سرنگ کی چڑھائی خاصی دشوار گزار ہے، اس کی انتہاء ایک وسیع ہال پر ہوتی ہے جس کی تمام دیواریں پتھر کی بنی ہوئی ہیں۔
اس کے شمال مغربی کونے میں پتھر کا ایک حوض بنا ہوا ہے جس میں بادشاہ کی لاش رکھی جاتی تھی



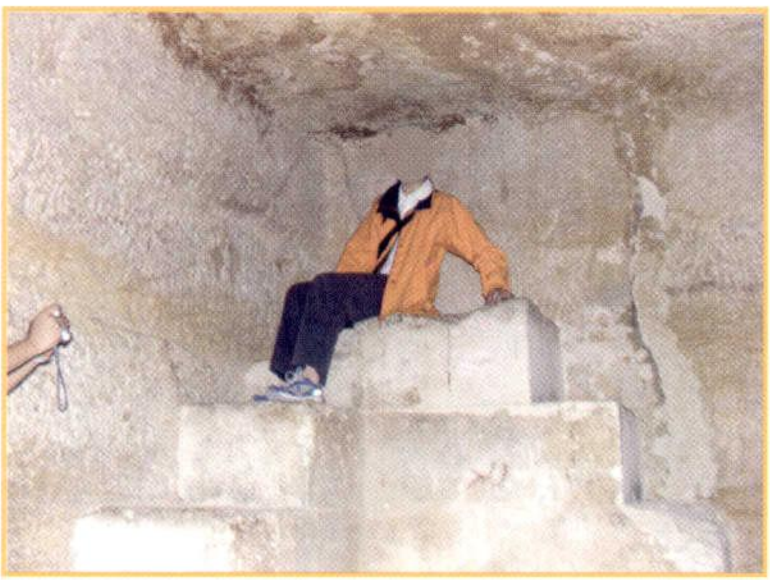


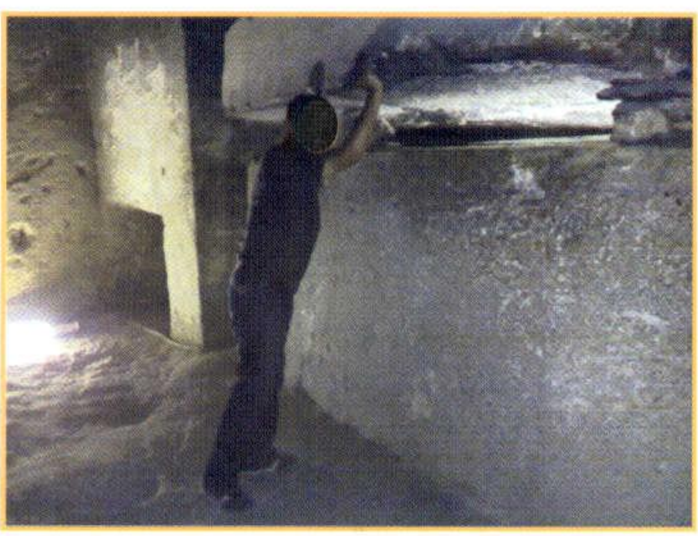




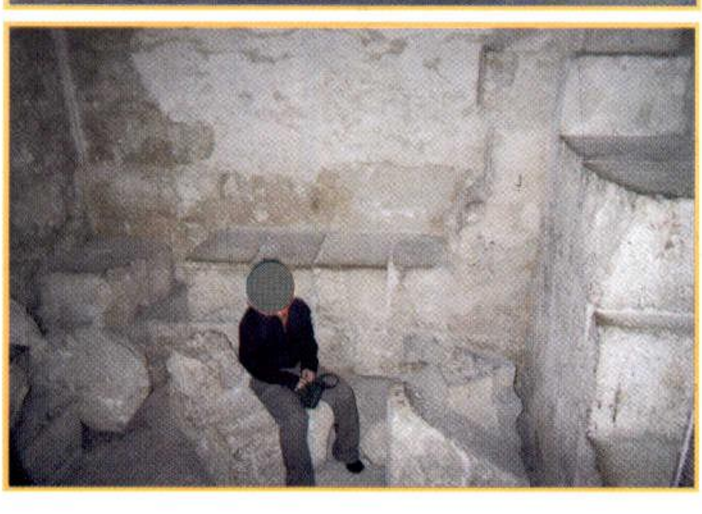
ہرم کے چند اندرونی مناظر







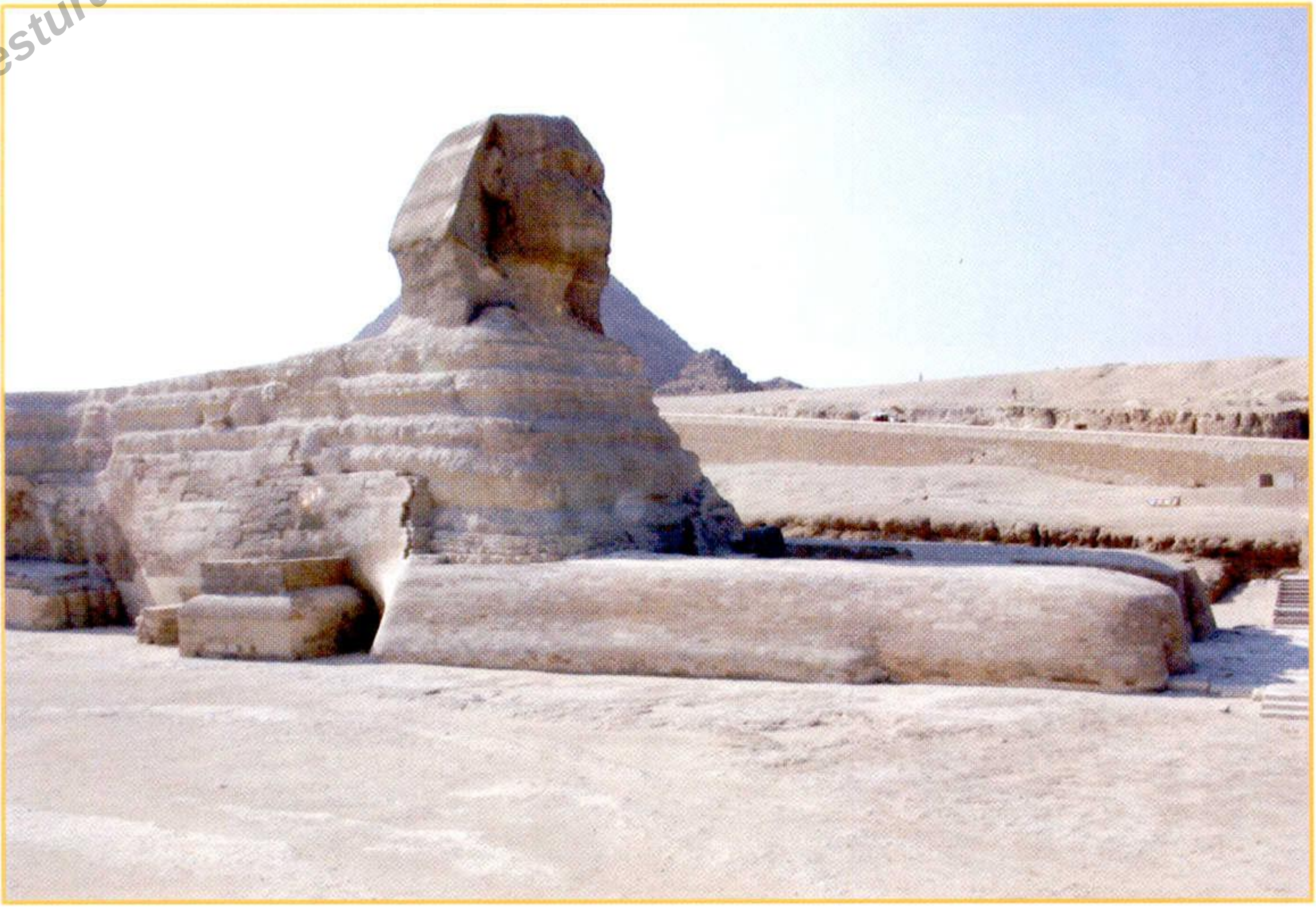






ابو الهول کا مجسمہ

اہرام کی مشرقی جانب یہ ابوالہول کا مجسمہ ہے۔ یہ دراصل ہرمِ اوسط کے بانی خیفرے کا مجسمہ ہے، جو اس نے خود اپنی زندگی میں بنوایا تھا۔ یہ مجسمہ ۲۴۰ فٹ لمبا اور ۶۶ فٹ اونچا ہے، اس کی ناک قدِ آدم ہے اور ہونٹ ۷ فٹ سے زائد لمبے ہیں۔ چہرہ مردانہ لیکن دھڑ شیر جیسا ہے۔ یہ پورا مجسمہ ایک پتھر کا بنا ہوا ہے۔

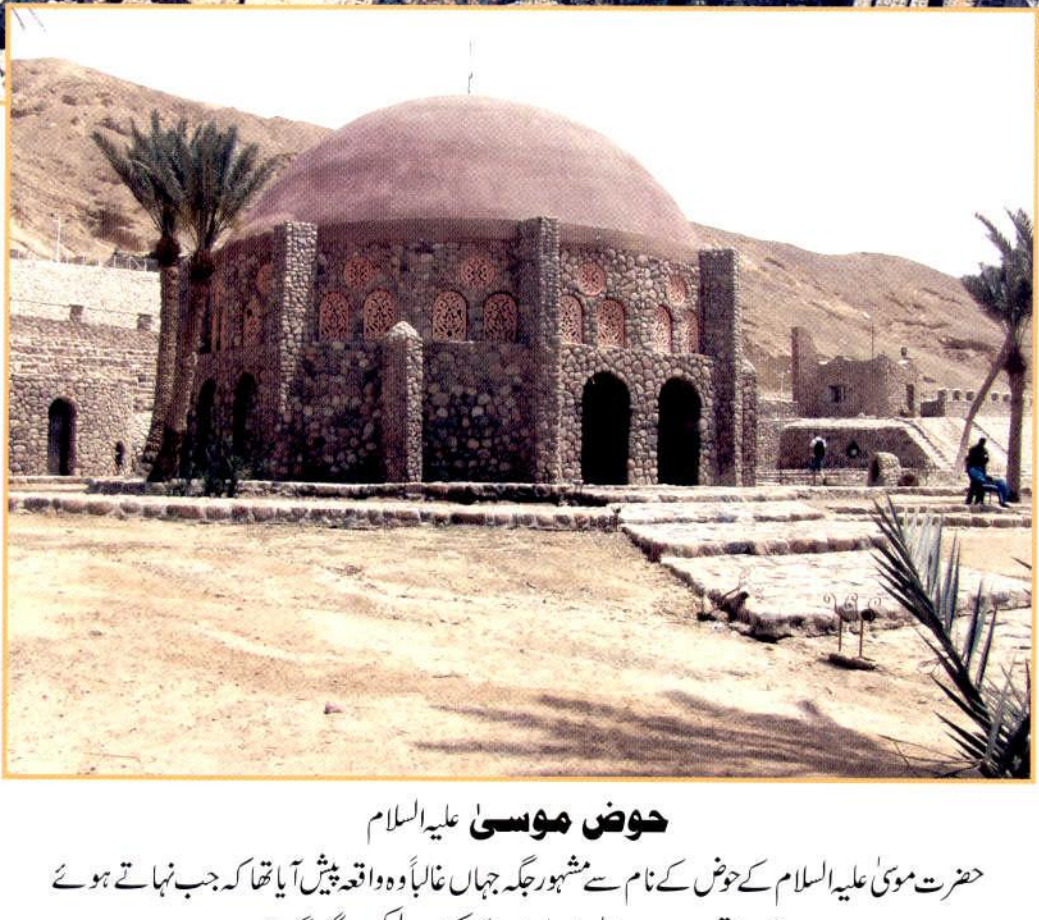




دریائے نیل

یہ تاریخی دریا قوموں کے عروج وزوال کی نہ جانے کتنی داستانیں اپنی لہروں میں چھپائے ہزار ہا سال سے اسی طرح بہہ رہا ہے۔ صحیح حدیث میں اس کو ''جنت کا دریا'' کہا گیا ہے۔ ہزار ہا سالوں سے یہ بات محققین کے لیے معمہ بنی رہی ہے کہ اس کا اصل منبع کہاں ہے۔ مختلف سروے اور تحقیقات کے باوجود اس کے اصل سرچشمہ کا علم نہ ہوسکا۔ دریائے نیل اپنے طول کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا دریا ہے جو چار ہزار میل میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ دوسرے دریاؤں کے برعکس جنوب سے شمال میں بہتا ہے۔





حوض موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوض کے نام سے مشہور جگہ جہاں غالباً وہ واقعہ پیش آیا تھا کہ جب نہاتے ہوئے ایک پتھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لیکر بھاگ گیا تھا

مقام اور مسجدِ امام شافعی

مصر کے شہر قاھرہ میں ''حارۃ الشافعی'' نامی محلے میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کی مسجد۔ اسی مسجد میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مقبرہ بھی ہے





امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقبرہ



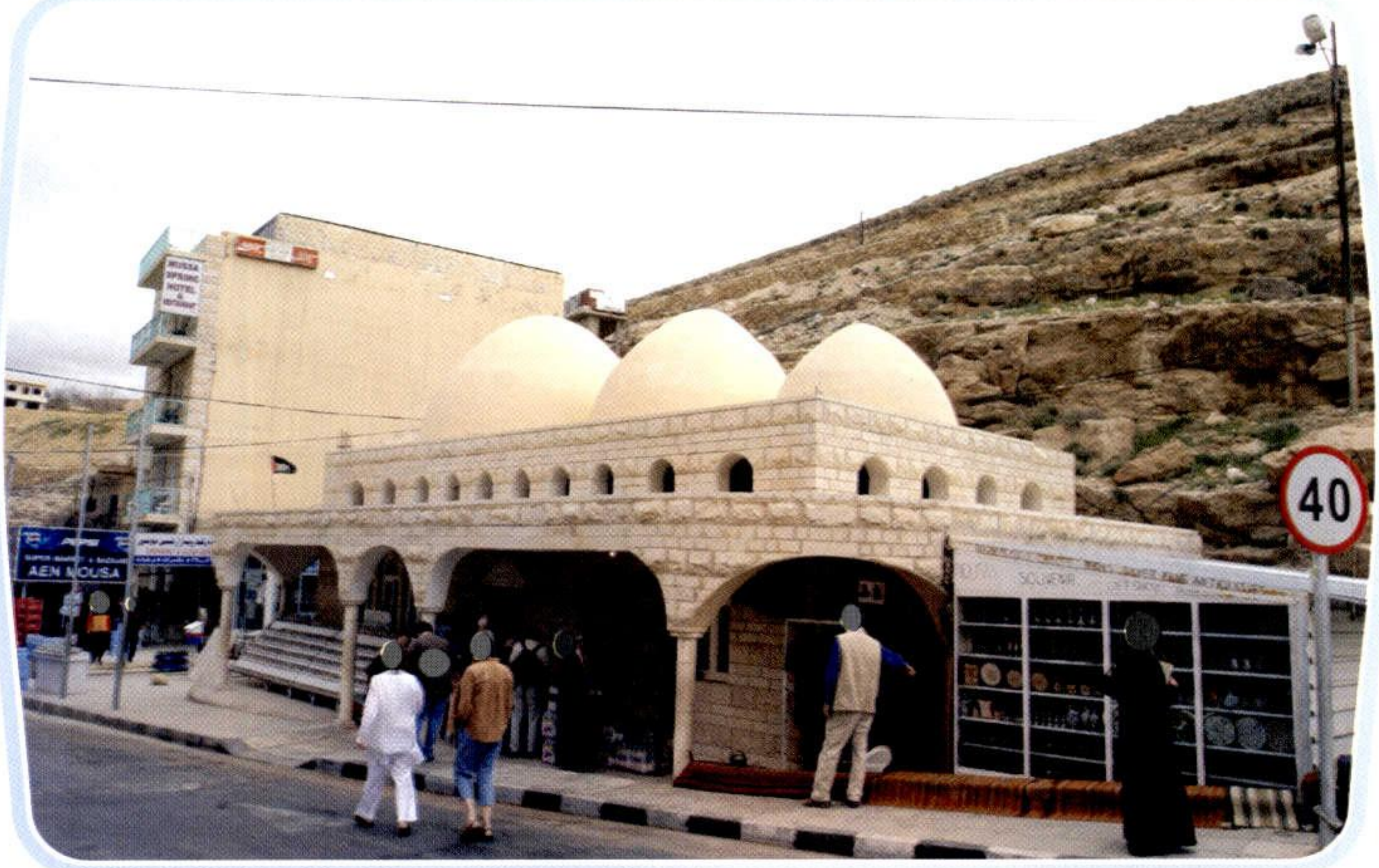


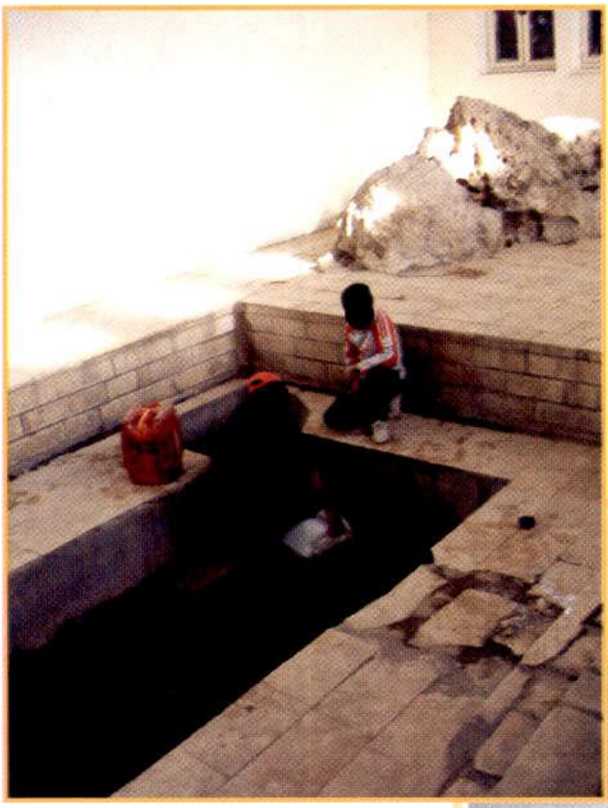


نہرِ سوئز سے ۲۲ کلومیٹر کے فاصلے پر وہ مقام جہاں موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل نے اس وقت قیام کیا جب انہوں نے فرعون سے بچ کر دریا کو معجزاتی طور پر عبور کیا۔ اسی جگہ پر موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے بنی اسرائیل کے لیے بارہ چشمے جاری ہوئے تھے۔ کچھ چشمے اب تک موجود ہیں

عیونِ موسیٰ

مصر میں بحرِ احمر عبور کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام صحراء سینا میں آئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے عصا چٹان پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ ان میں سے کچھ اب بھی باقی ہیں۔ زیرِ نظر تصویر اسی چٹان اور اس سے نکلتے ہوئے چشمے کی ہے۔ اب اس کے اوپر عمارت بنا دی گئی ہے



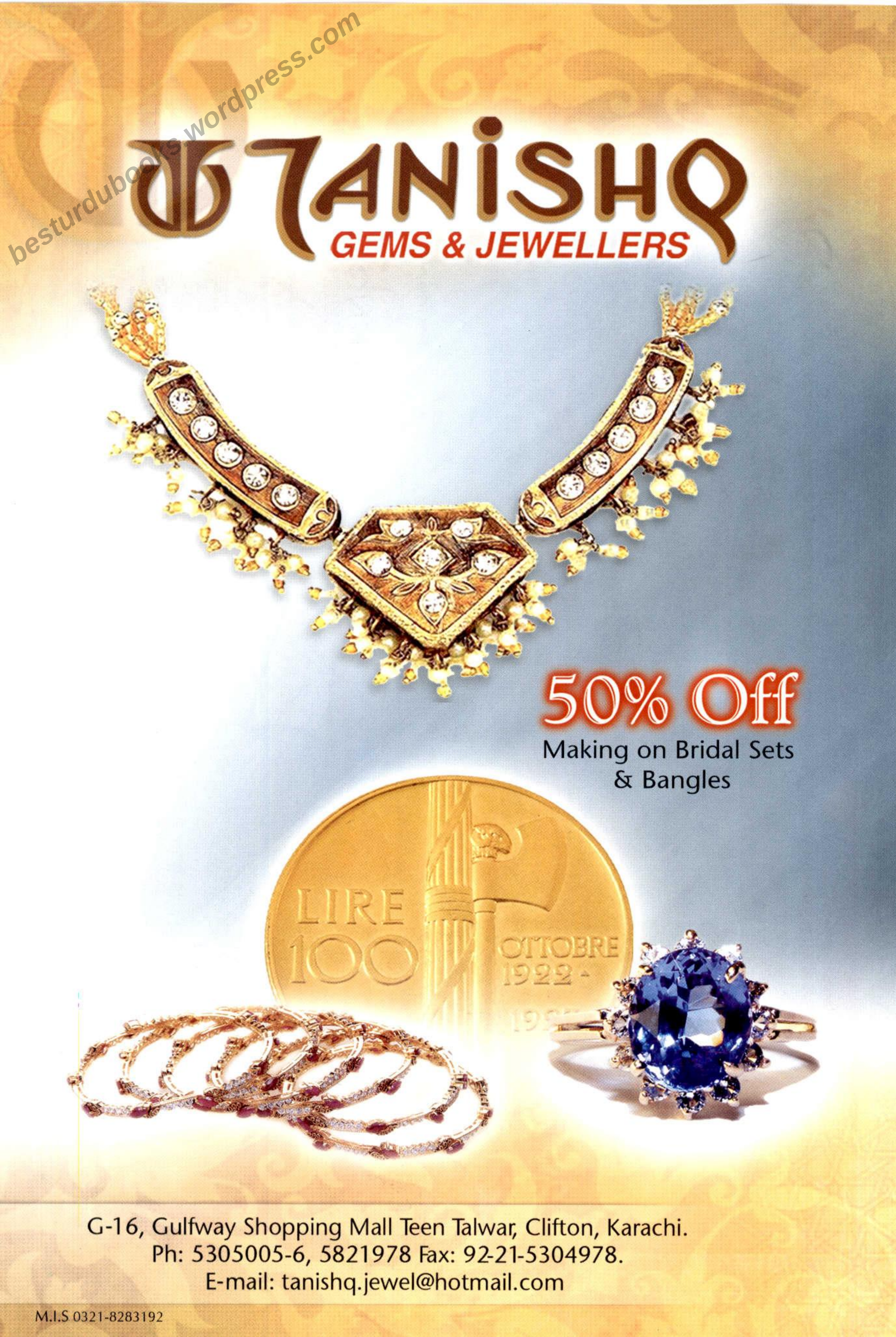




فرعون کی حنوط شدہ لاش

مصری عجائب خانے میں موجود فرعون کی لاش




TANISHQ
GEMS & JEWELLERS
50% Off
Making on Bridal Sets
& Bangles
LIRE
100
OTTOBRE
1922
G-16, Gulfway Shopping Mall Teen Talwar, Clifton, Karachi.
Ph: 5305005-6, 5821978 Fax: 92-21-5304978.
E-mail: tanishq.jewel@hotmail.com
M.I.S 0321-8283192

مُتفرّق

• عِراق • ایران • یمن • سری لنکا • نجران • آرمینیا



طاقِ کسریٰ (ایران)

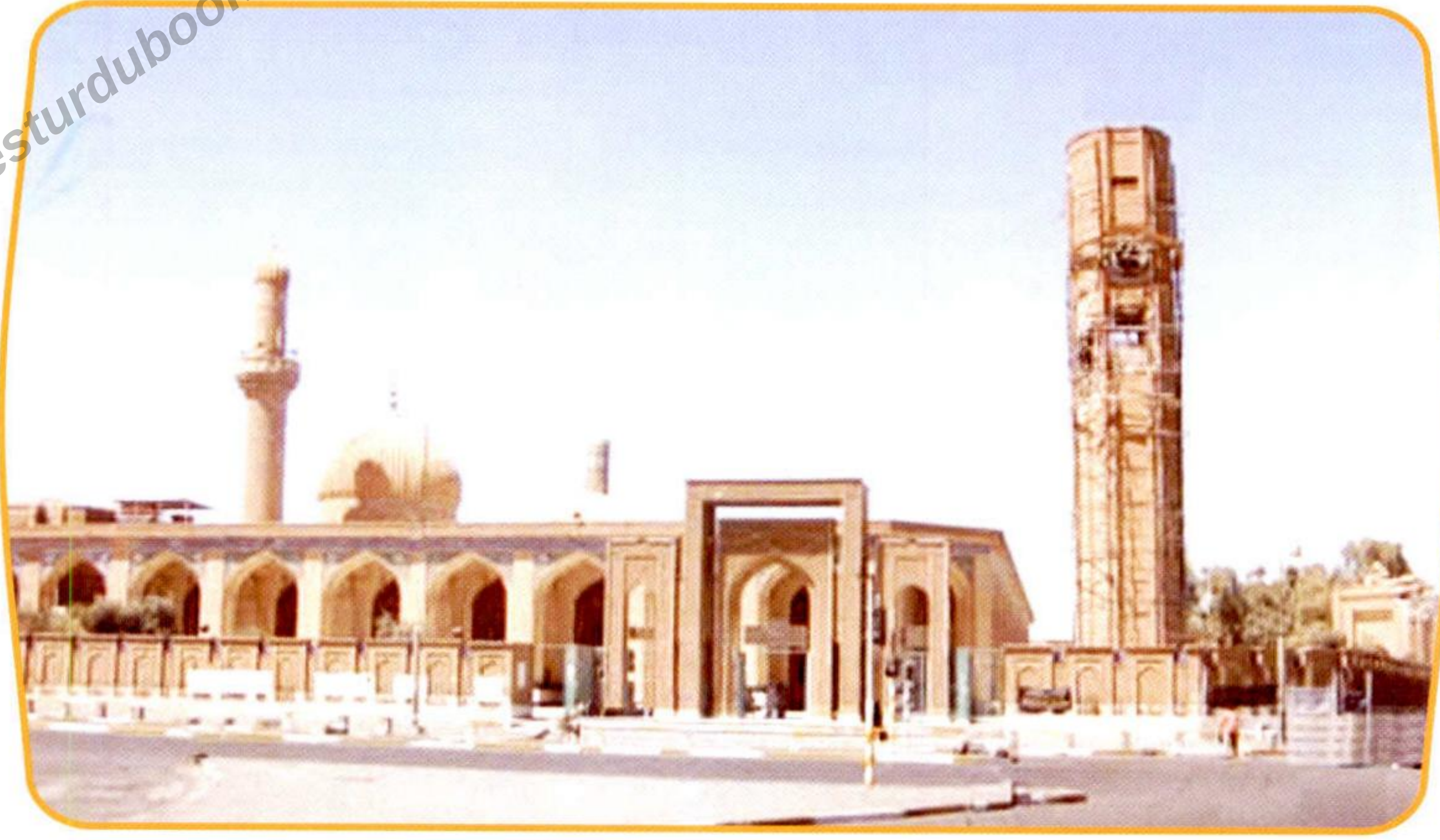
فارس کے بادشاہ کسریٰ نوشیرواں کا وہ محل جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے موقع پر دراڑیں پڑ گئی تھیں اور چھت پر نصب فانوس اور کنگرے گر گئے تھے





مسجدِ امام ابو حنیفہ (ایران)

ایران میں واقع امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار اور مسجد



مسجد سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

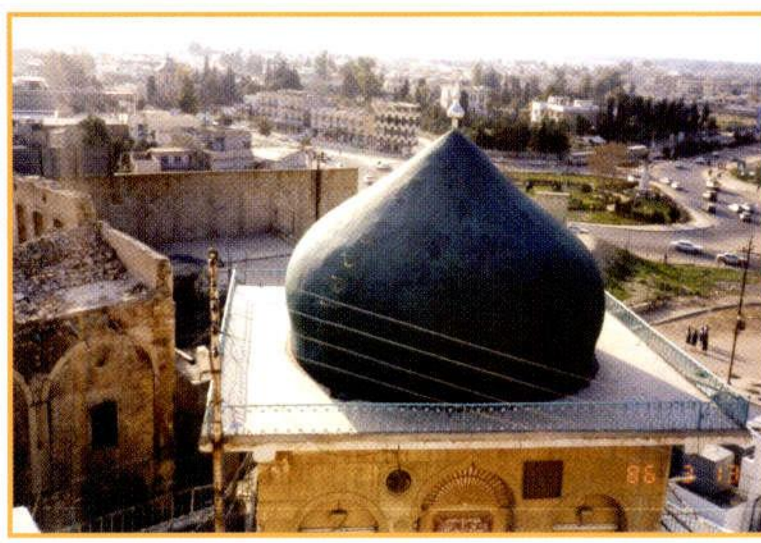
ایران میں واقع مسجد سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مزار

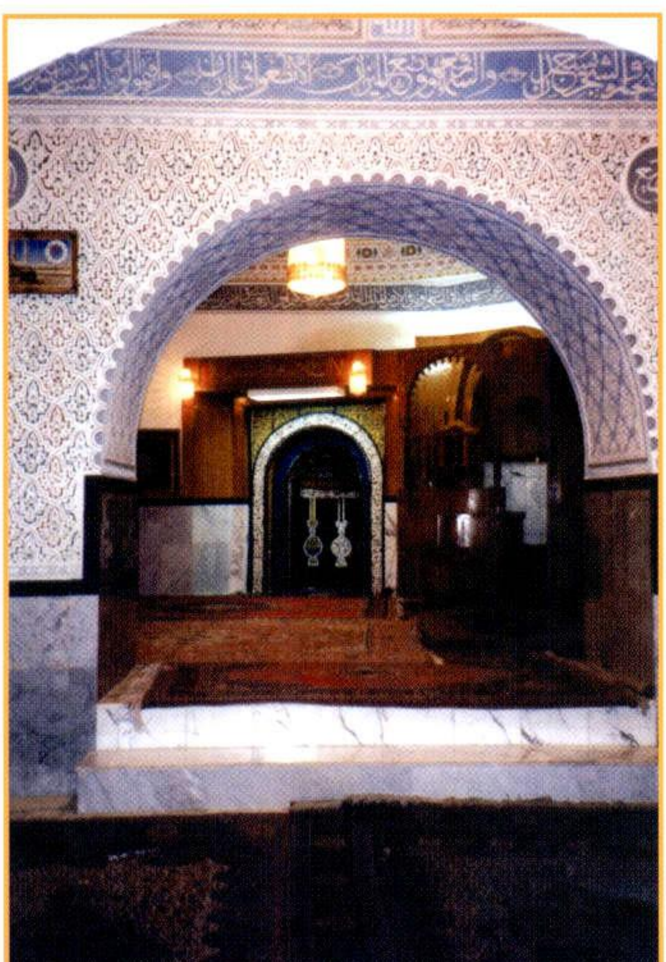


مقام حضرت یونس علیہ السلام

نینوی (عراق) کے مقام پر حضرت یونس علیہ السلام کا مقبرہ اور مسجد۔ ان کی قوم بھی ادھر ہی آباد تھی

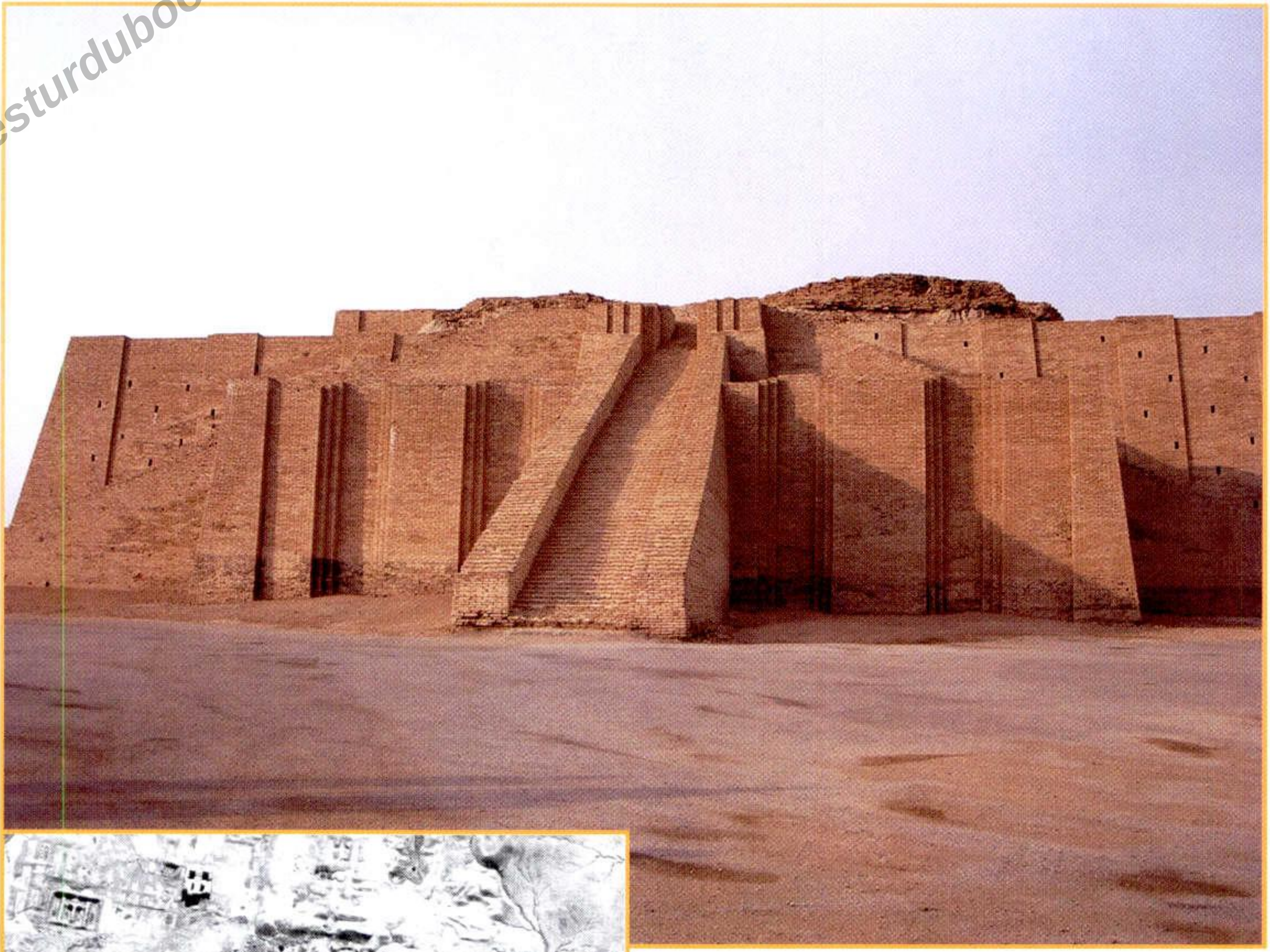




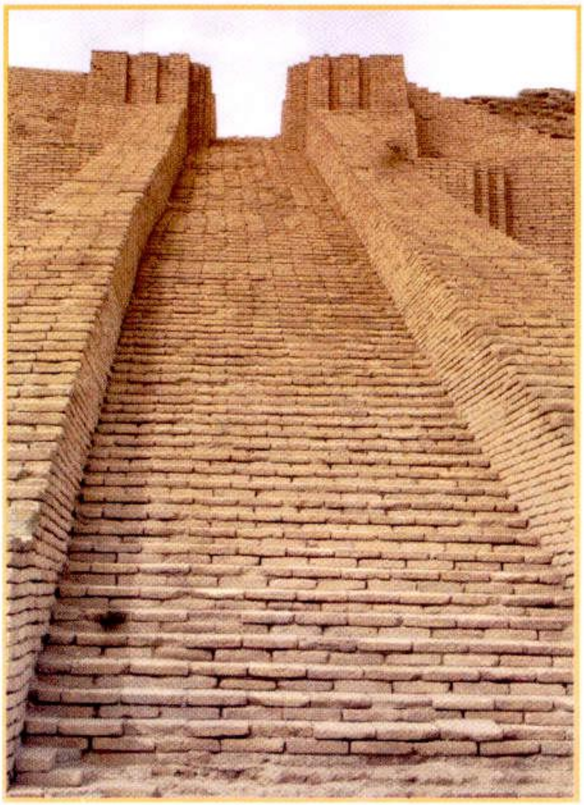


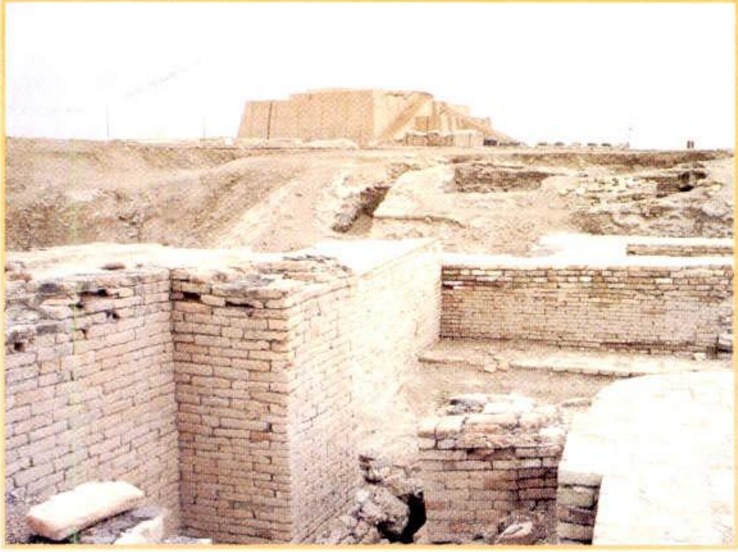
زگورت (چاند دیوی) کا مندر

اُر (عراق) کے مقام پر نمرود کا بنایا ہوا زگورت (چاند دیوی) کا مندر، 1922ء میں کھدائی کے دوران برآمد ہوا۔
کہا جاتا ہے کہ یہی وہ مندر ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا تھا





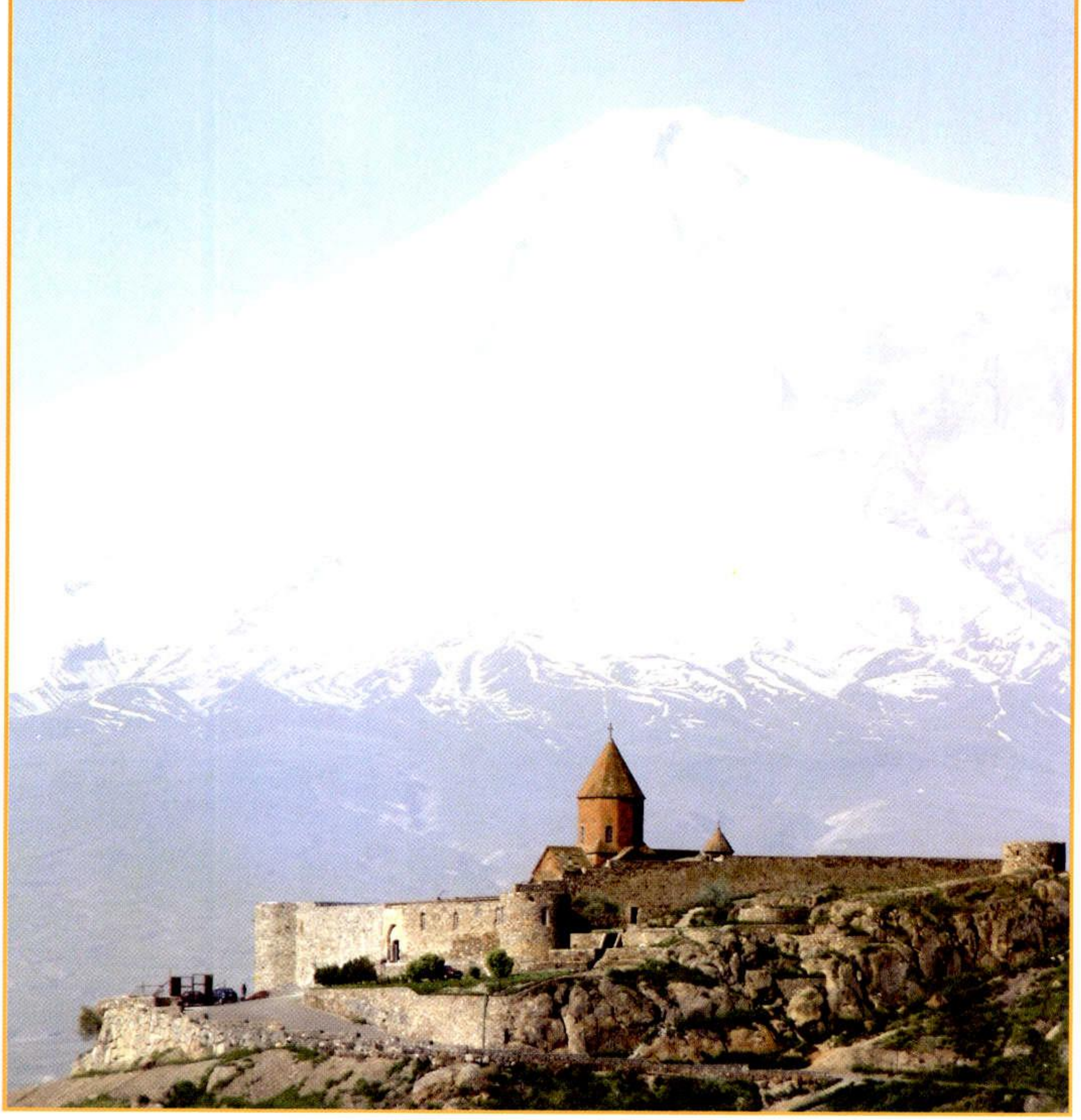




کوہِ اراراط (آرمینیا)

ترکی ور آرمینیا کی سرحد پر واقع سلسلہ کوہِ اراراط
جس میں جبل جودی ہے۔ جس کی چوٹی پر طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی آکر رکی تھی



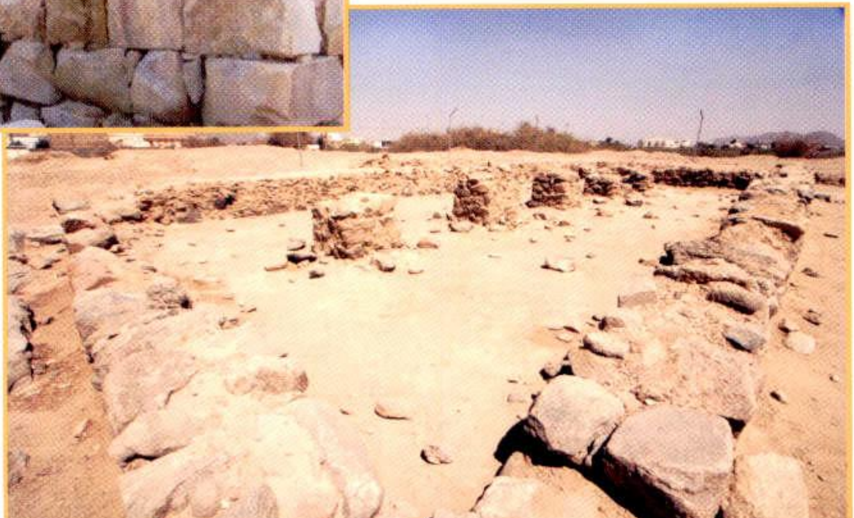


اصحاب الاخدود (نجران)

نجران میں اصحاب الاخدود کا مقام۔ سورۂ بروج میں ان کا تذکرہ ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے بادشاہ نے لوگوں کے ایمان قبول کرنے پر ایک بڑی خندق کھدوائی اور ایمان والوں سے کہا کہ ایمان چھوڑ دو ورنہ آگ میں جلا دیے جاؤ گے۔ پھر جو بھی اس کی بات ماننے سے انکار کرتا تو اس بادشاہ کے کارندے اس کو خندقوں میں پھینک دیتے

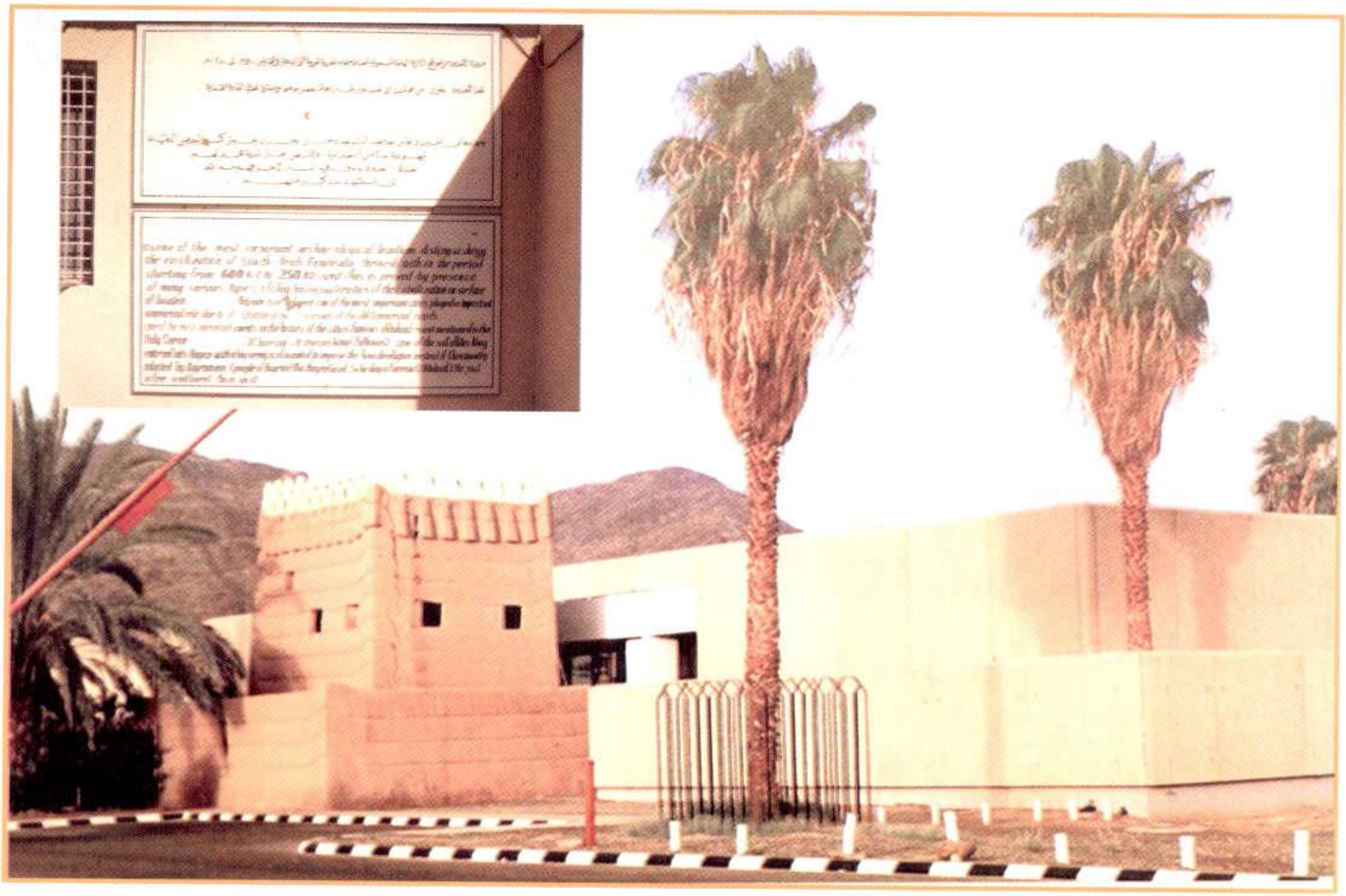






اصحاب الاخدود کا مقام

سورۂ بروج میں اصحاب الاخدود کا تذکرہ ہے۔ نجران (یمن) میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے ۷۰ سال پہلے بادشاہ یوسف ذونواس حکمران تھا۔اس کے دربار میں ایک بوڑھا جادوگر تھا۔اس نے بادشاہ سے کہا کہ کوئی لڑکا میرے پاس بھیج دو تا کہ میں اس کو اپنا علم سکھا دوں چنانچہ عبداللہ بن تامر نامی لڑکا بھیجا گیا لیکن وہ ساحر کے پاس جانے کے بجائے راہب کے پاس جاتا۔اس زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب دینِ حق تھا۔لڑکا مسلمان ہوگیا اور اس کے ہاتھوں سے لوگ اللہ کے حکم سے شفایاب ہوتے۔ بادشاہ کو پتا چلا تو اس کو گرفتار کرلیا اور متعدد بار قتل کرنے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔اس پر لڑکے نے کہا کہ اگر مجھے مارنا چاہتے ہوتو تمام لوگوں کو جمع کر کے ''بسم اللہ رب الغلام'' کہہ کر تیر مارو۔ بادشاہ نے اسی طرح کیا تو وہ لڑکا شہید ہوگیا لیکن پورا مجمع یہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔اس پر اس ظالم بادشاہ نے آگ کی خندقیں بنوا کر لوگوں کو اس میں جلا ڈالا۔ یہ وہی جگہ ہے۔ اب اس جگہ میوزیم قائم کر دیا گیا ہے۔ اس کے آس پاس خندقوں کے آثار بھی ملتے ہیں۔





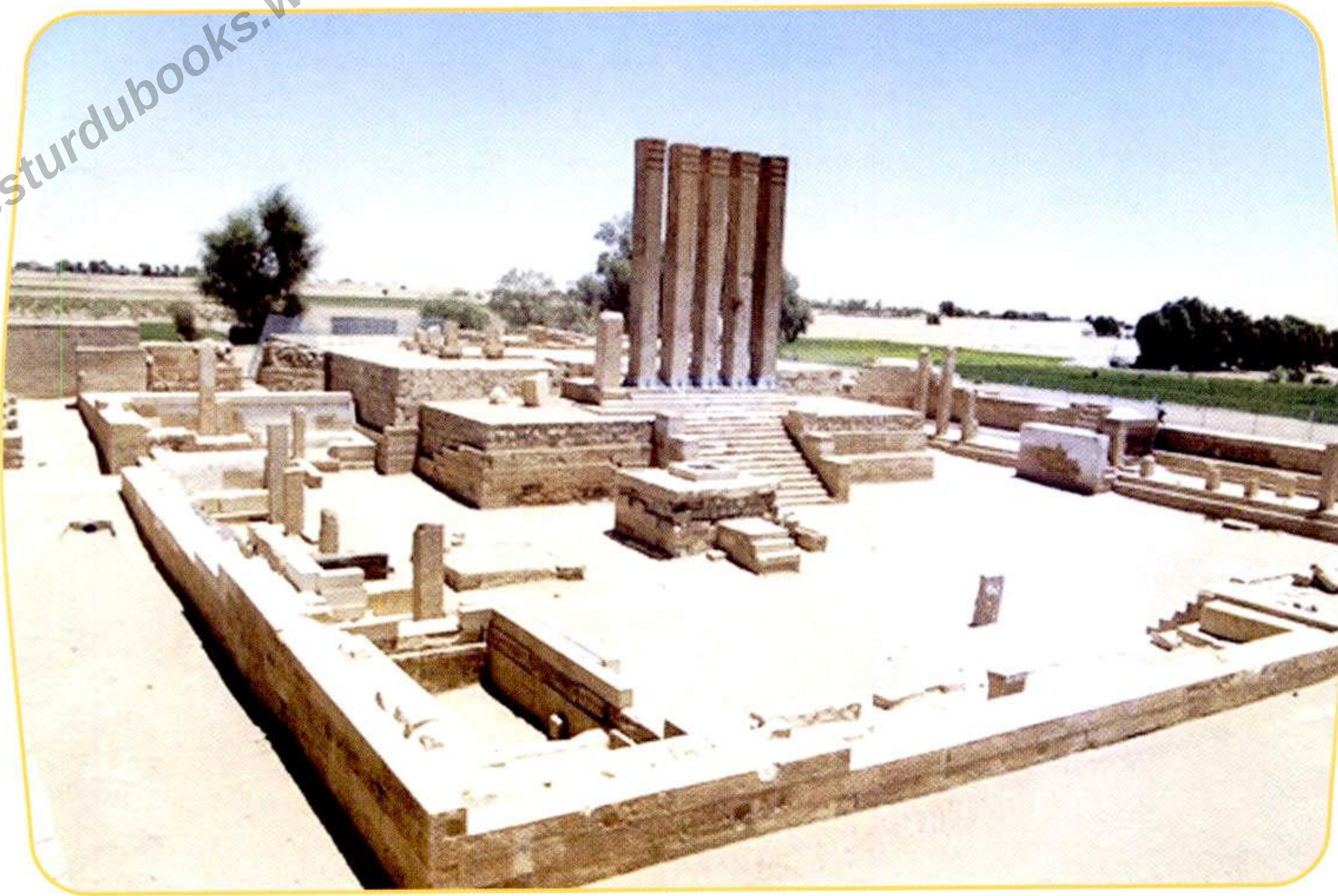
رحلة نجران لرحال الحجر

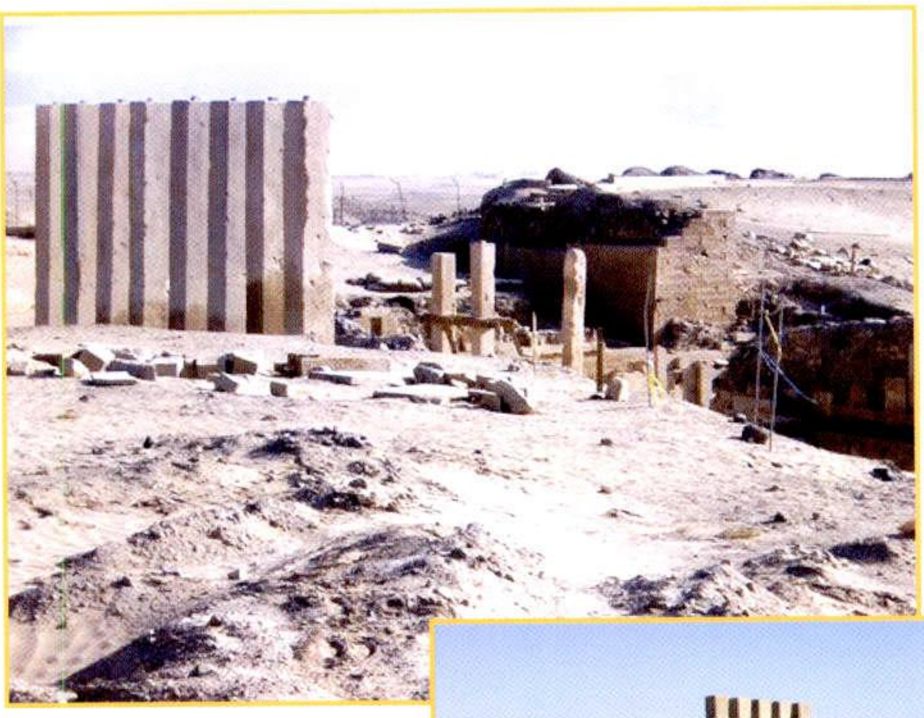


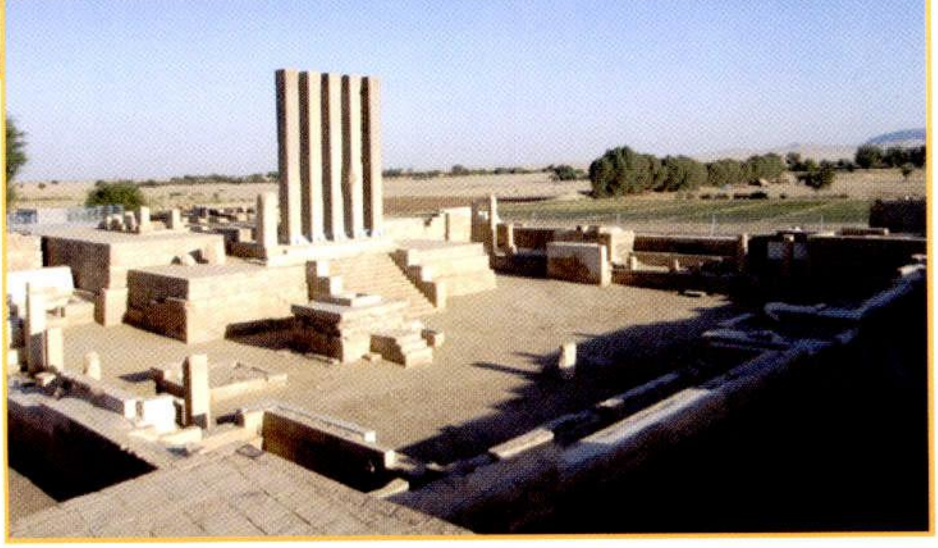
رحلة نجران لرحال الحجر

ملکہ سبا (بلقیس) کا مقام

یمن میں وہ جگہ جہاں ملکہ سبا (بلقیس) کا تخت رکھا جاتا تھا اور ملکہ کے وزراء کی نشست گاہیں جن پر وہ بیٹھتے تھے

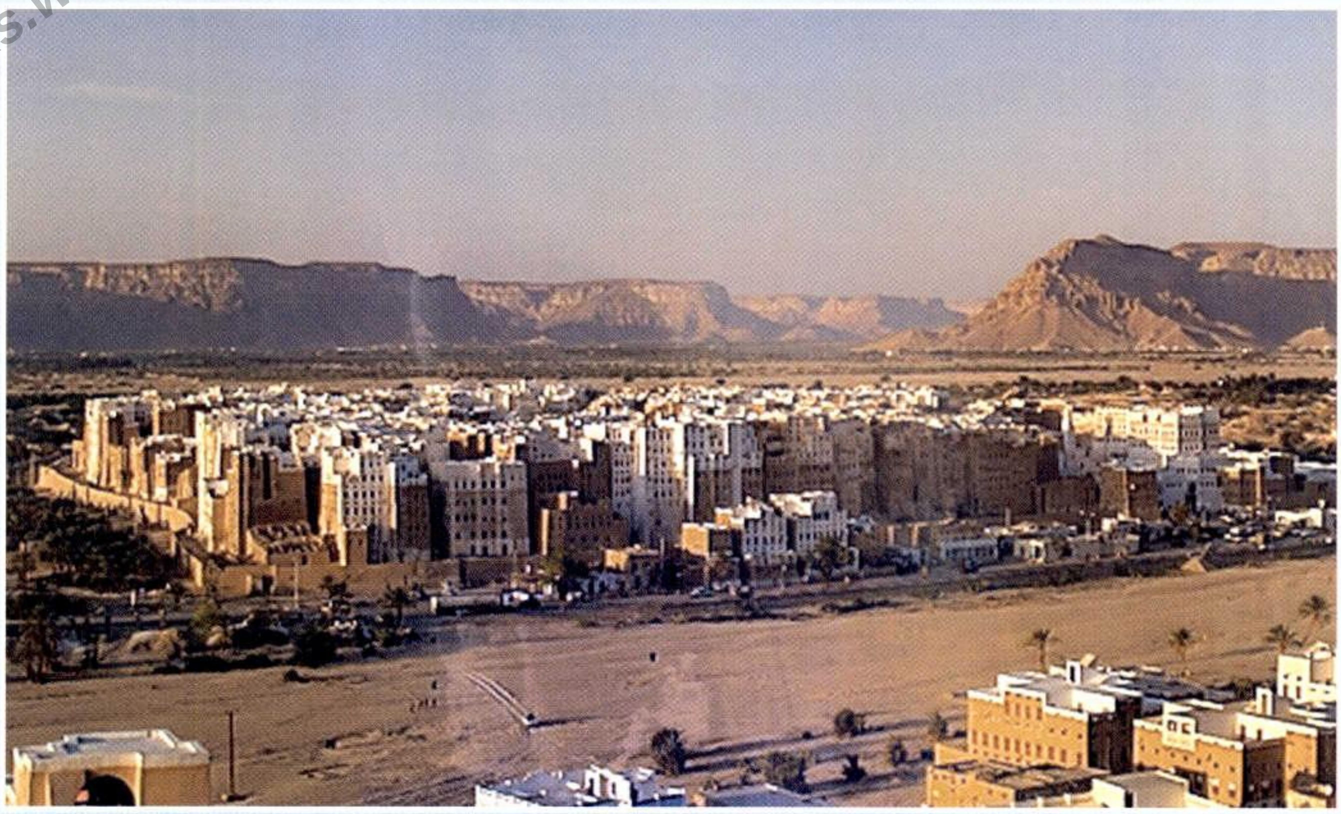






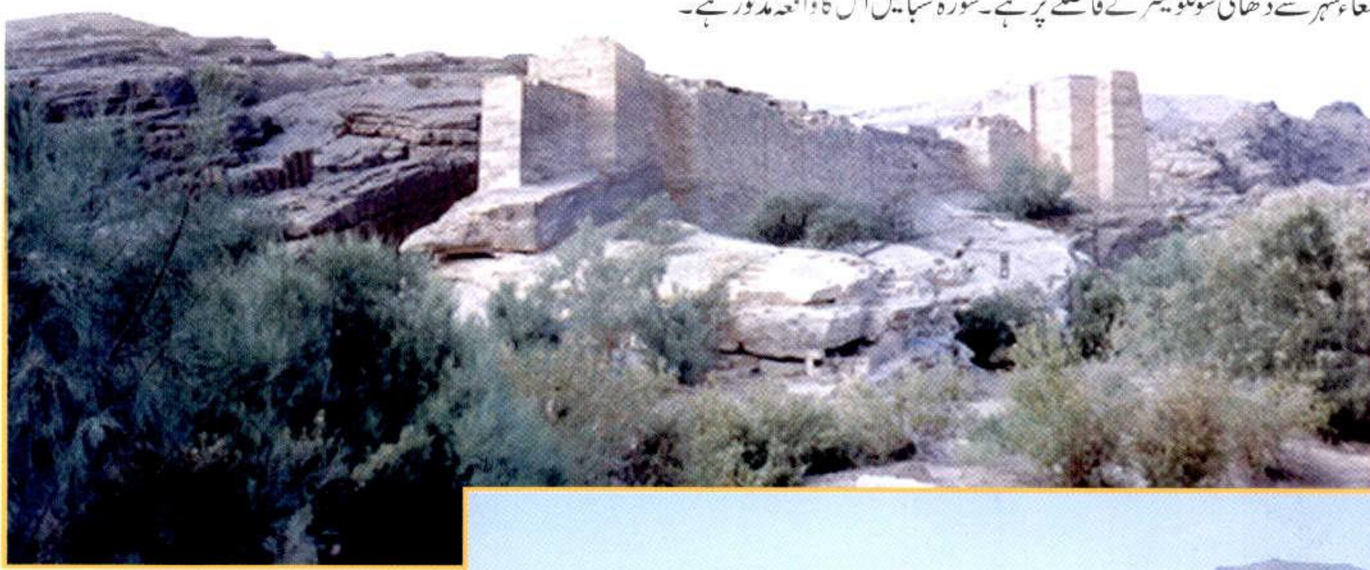
حضرموت (یمن)

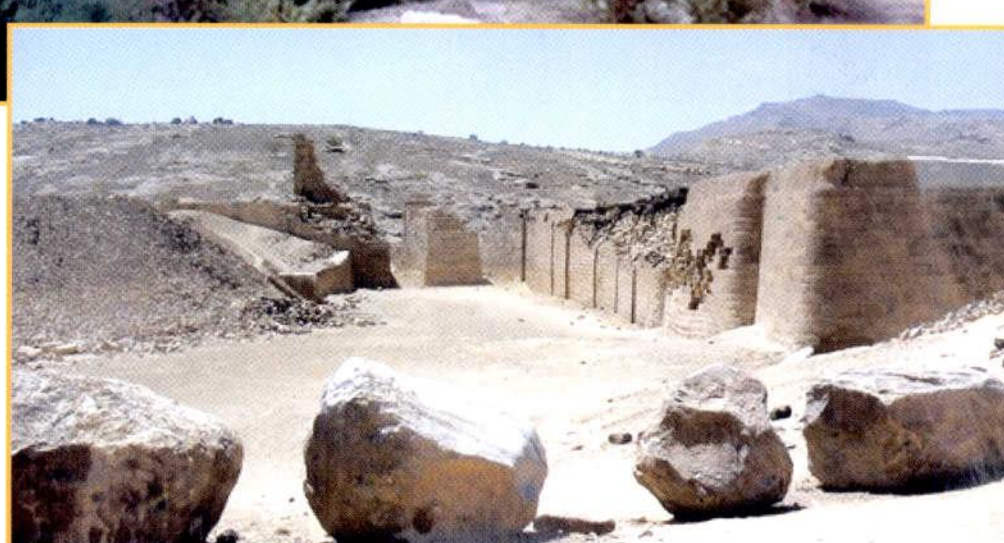
یمن کا مشہور شہر حضرموت، جو قومِ عاد کا دار الحکومت تھا۔ حضرت ہود علیہ السلام اس قوم کی طرف مبعوث کیے گئے تھے



سدِ مارب (مارب کا ڈیم) یمن

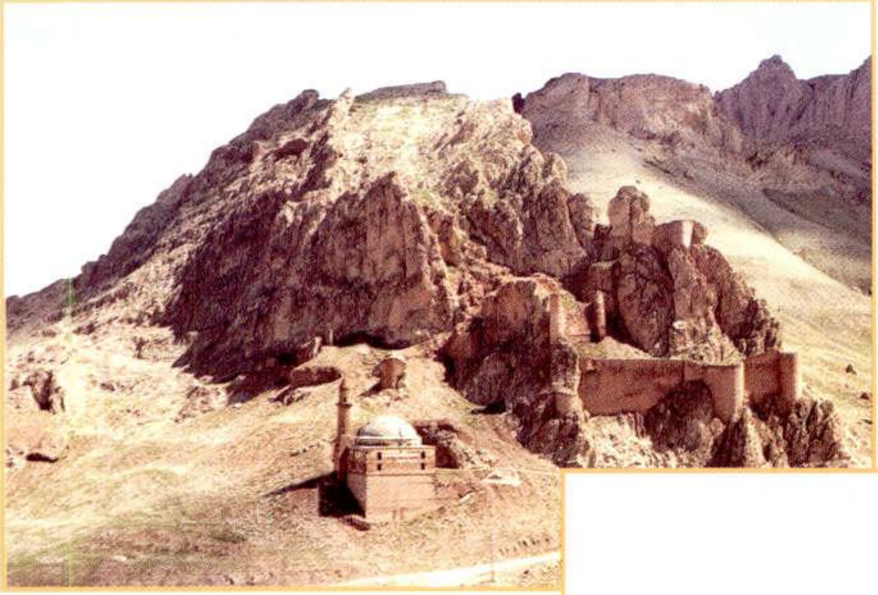
اہلِ سبا (یمن) کا قائم کردہ ڈیم جو انہوں نے علمِ ہندسہ اور انجینئرنگ میں مہارت کے سبب بنایا۔ عرب میں کوئی باقاعدہ دریا نہ تھا اور بارشوں کا پانی کوئی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جاتا تھا، پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے یہ ڈیم بنایا گیا جس کی وجہ سے اہلِ سبا کا پورا علاقہ سرسبز و شاداب ہو گیا اور یہ لوگ خوب مالدار ہو گئے۔ اس مالداری کی وجہ سے ان کے اندر غرور و تکبر پیدا ہو گیا اور کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے تقریباً تیرہ انبیاء علیہم السلام کو بھیجا لیکن یہ لوگ باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے سیلاب کو ان پر مسلط فرما دیا جس کی وجہ سے ان کا ڈیم تباہ و برباد ہو گیا اور ان کی کھیتیاں برباد ہو گئیں اور ان میں خاردار درخت اور جنگلی بیریاں اگ گئیں۔ یہ علاقہ صنعاء شہر سے ڈھائی سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ سورۂ سبا میں اس کا واقعہ مذکور ہے۔





عراق کے اندر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے رہنے کی جگہ



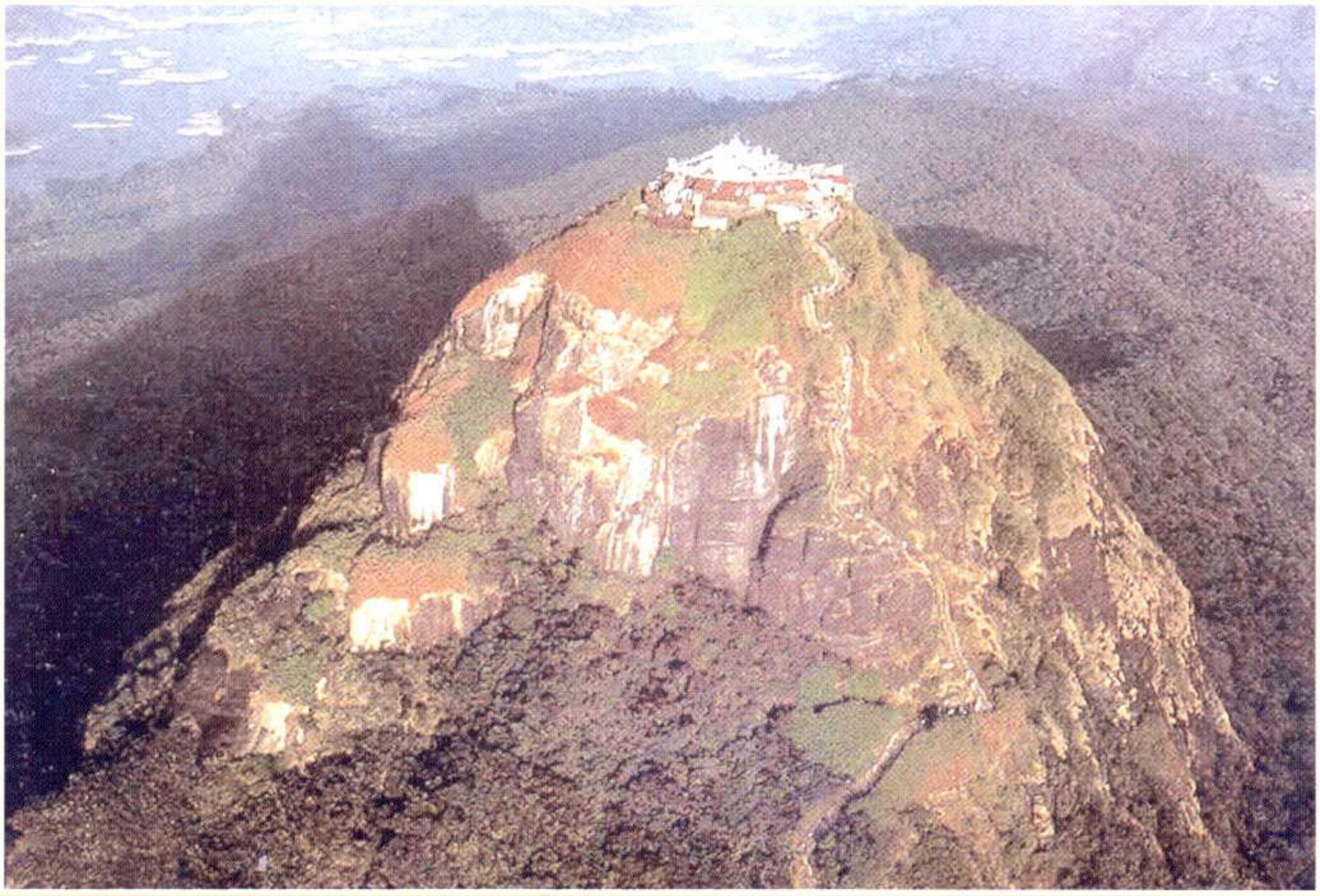


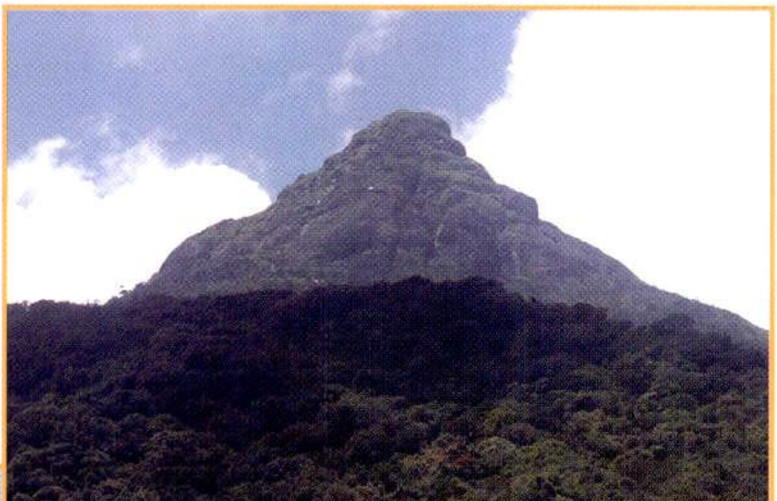
الحمد لله رب العالمين

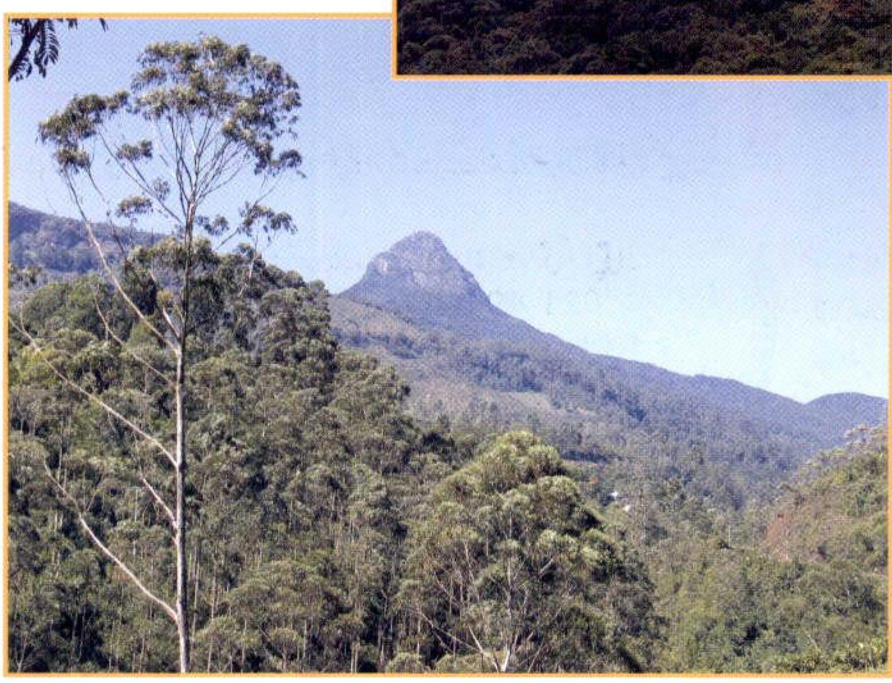


سری پدا (سری لنکا)

سری لنکا میں یہ پہاڑ ''قدم آدم'' Adam'sPeak کے حوالے سے مشہور ہے۔یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اس جگہ اتارا گیا۔ یہ پہاڑ رتنا پور کے قریب ہے جس کی بلندی 7420 فٹ ہے۔ بدھ مذہب والے اسے ''سری پدا'' کہتے ہیں۔لیکن روایات سے ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صفا پہاڑ پر نازل کیا گیا اور حواء رضی اللہ عنہا کو مروہ پر اتارا گیا۔









بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احساسِ تشکر

ہے خوبی دو عالم اِک حسن خاتمہ پر   کرنا سر اس مہم کا ادنیٰ ہے کام تیرا

اللہ کے فضل وکرم سے کتاب مکمل ہوئی۔ اس کتاب کی تیاری میں اللہ تعالیٰ کی توفیق، مدد اور نصرت ہر لحظہ شامل رہی۔ یہ بھی اللہ ہی کی نظرِ عنایت ہے ورنہ بندہ اس قابل کہاں۔

مجھ پر لطف فرواں میں تو اس قابل نہ تھا   تیری اس رحمت کے قرباں میں تو اس قابل نہ تھا
یہ تہی دست ازل بھی تیرے در سے اے کریم   لے چلا ہے بھر کے داماں میں تو اس قابل نہ تھا

ان ساتھیوں کا بھی شکر ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے اس کی تیاری کے کسی بھی مرحلے میں میری مدد کی۔

سب سے پہلے اپنی اہلیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے مجھے مکمل یکسو ہو کر کام کرنے کا موقع دیا اور ہر ممکنہ مدد کی۔ ابتدائی معلومات کے سلسلے میں میرے شاگرد محترم عطاء اللہ بن شفیع الرحمٰن اور کامران اعجاز حسین کا ساتھ رہا۔ اسی طرح اپنے محترم طاہر بھائی اور بھائی رفیق احمد کا بھی ممنون ہوں جن کے مخلصانہ مشورے ہر مشکل موقع پر روشنی کا کام کرتے رہے۔ تصاویر کی ایڈیٹنگ اور کتاب کی ڈیزائننگ کے وقت بھائی آصف سعید نے جاں فشانی کے ساتھ اس نازک، طویل اور اہم ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ دلچسپی بڑھانے کے لیے خطاطی کے نمونے بھائی مبشر نے فراہم کیے۔ پروف ریڈنگ کے مرحلے میں بھائی سید منہاج الحق کی باریک بینی نے کام کر کے ممکنہ حد تک غلطیوں سے مبرّا کرنے کی سعی کی۔ اشتہارات کے سلسلے میں بھائی شیراز احمد نے دوڑ دھوپ کی۔ دورانِ پرنٹنگ بھائی رفیق احمد، بھائی آصف سعید اور بھائی عمر فاروق کے تکون نے نگرانی کی۔

سب سے آخر میں اپنے استاذِ محترم جناب مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں، جنھوں نے اپنے قیمتی اوقات میں بندہ کو وقت عنایت کر کے اس کتاب کو صفحہ بہ صفحہ دیکھا اور جو کچھ کمی کوتاہی نظر آئی اس کی اصلاح فرمائی اور اپنے قیمتی الفاظ بصورت ''تقریظ'' کتاب کے لیے مرحمت فرمائے۔

بارگاہ ایزدی میں بدل وجان دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ادنیٰ کوشش کو شرفِ قبولیت بخش دیں۔

اس رند کے حق میں یہ دعا کردے خدارا   توفیقِ ندامت سے ہو غفلت کی تلافی
بخشے تجھے اللہ بلندی مراتب   مجھ کو ہو عطا میرے گناہوں کی معافی

والسلام

محمد ہاشم عارف
۴ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ
بمطابق 3 دسمبر 2008ء

اس کتاب کی تیاری میں ان کتب ورسائل سے مدد لی گئی ہے۔
شکریہ کے ساتھ

1. قصص القرآن — مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی
2. معارف القرآن — مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب
3. جہانِ دیدہ — شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
4. ضربِ مؤمن — مفتی ابولبابہ صاحب
5. تاریخِ مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ — ڈاکٹر الیاس عبدالغنی صاحب
6. تاریخِ مدینہ منورہ — محمد عبدالمعبود صاحب
7. سیرت النبی ﷺ قدم بہ قدم — عبداللہ فارانی صاحب
8. اٹلس سیرت النبی — ڈاکٹر شوقی ابو خلیل صاحب
9. نشاناتِ ارضِ قرآن — شاہ مصباح الدین شکیل صاحب

نوٹ: قارئین سے التماس ہے کہ اپنی قیمتی نوازشات سے بندہ کو ضرور آگاہ فرمائیں۔

پتا: 523 سی بلاک، آدم جی نگر، نزد مدینہ مسجد، پرانا دھوراجی کراچی۔
فون: 021-4944448,0321-2220104
پوسٹ کوڈ: 75350 ویب سائٹ: www.mis4kids.com